

# پاکستانی معیشت کی کیفیت

بینک دولت پاکستان کے مرکزی بورڈ کی  
پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2010ء



بینک دولت پاکستان

## سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر و چیئرمین	سید سلیم رضا
رکن	جناب سلمان صدیق
رکن	جناب کامران وائی مرزا
رکن	جناب ظفر اے خان
رکن	مرزا قمر بیگ
رکن	جناب طارق سعید سہگل
رکن	جناب وقار اے ملک
رکن	جناب اسد عمر
کارپوریٹ سیکرٹری	جناب آفتاب مصطفیٰ خان

## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی

12 جنوری 2010ء

محترم چیئرمین،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 10-2009ء پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

(سید سلیم رضا)

گورنر

جناب فاروق ایچ نانک

چیئرمین

سینیٹ

اسلام آباد

## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی

12 جنوری 2010ء

محترمہ اسپیکر صاحبہ،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 10-2009ء پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

(سید سلیم رضا)

گورنر

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا

اسپیکر

قومی اسمبلی

اسلام آباد



## ٹیم

### سربراہ

محمد منصور علی

mansoor.ali@sbp.org.pk

### محققین

معین الدین (سربراہ، شعبہ تحقیقی پیداوار)

محمد شریف خواجہ (زراعت)

محمد نقی اکبر (زراعت)

نائلہ ارم (زراعت)

اسما خالد (بڑے پیمانے کی اشیاء سازی اور خدمات)

شہیر احمد (بڑے پیمانے کی اشیاء سازی)

تمکنت رؤف (بڑے پیمانے کی اشیاء سازی اور خدمات)

ڈاکٹر میاں فاروق حق (سربراہ، شعبہ قیمتیں)

صغیر پرویز غوری (قیمتیں)

محمد عثمان عباسی (قیمتیں)

وسیم فضل الرحمن (قیمتیں)

سعدیہ بدر (سربراہ، شعبہ زراور پیداواری)

صباحت (زری سروے)

ریہاشیم (امانتوں کا اکٹھا کرنا)

محمد زبیب (غیر ادا شدہ قرضے)

محمود الحسن خان (سربراہ، مالیاتی شعبہ)

محمد ادریس (مالیاتی صورتحال اور خصوصی سیکشن 2)

محمد زبیب (مالیاتی صورتحال اور خصوصی سیکشن 2)

محب کمال اعظمی (سربراہ، بیرونی شعبہ)

عمران نوید خان (خدمات، شرح مبادلہ اور ذخائر)

فیاض حسین (توازن ادائیگی)

سید ذوالقرنین حسین (تجارت)

فرخ مرزا (خدمات، شرح مبادلہ اور ذخائر)

توصیف حسین (توازن ادائیگی)

بشری شفیق (خصوصی سیکشن 1)

### تحقیقی معاونین

سید قمر حسین

زابد حسین

syed.qamar@sbp.org.pk

zahid.hussain@sbp.org.pk

## ترجمہ ٹیم

### نگراں

سہیل انجم

suhail.anjum@sbp.org.pk

### مترجمین

شجاعت علی

منصور احمد

عالیہ عطا کریم

shujat.ali@sbp.org.pk

mansoor.ahmed1@sbp.org.pk

alia8@sbp.org.pk

### ترمیم و آرائش

سید حسن اسماعیل

hasan.ismail@sbp.org.pk

# فہرست

1	معاشی صورتحال	1-1
1	عمومی جائزہ	1.1
3	مستقبل کے امکانات	1.2
5	خلاصہ	1.3
11	حقیقی پیداوار کا شعبہ	2-1
12	شعبہ زراعت کی کارکردگی	2.1
23	بڑے پیمانے کی اشیا سازی	2.2
29	خدمات	2.3
33	قیمتیں	3-1
33	گرائی کا عالمی منظر نامہ	3.1
35	ملکی صورتحال	3.2
37	صارف اشاریہ قیمت	3.3
41	تھوک اشاریہ قیمت	3.4
44	حساس قیمت اظہاریہ	3.5
45	زراور بینکاری	4-1
45	زری پالیسی	4.1
49	زری مجموعوں کی صورتحال	4.2
57	نجی شعبے کا قرضہ	4.3
63	امانتیں جمع کرنا	4.4
65	غیر ادا شدہ قرضے	4.5

## فہرست

69	مالیاتی صورتحال	5-
69	5.1 عمومی جائزہ	
70	5.2 مالیاتی کارکردگی کے اظہار یہ	
70	5.3 محاصل	
73	5.4 اخراجات	
74	5.5 ملکی میزانیہ مالکاری	
76	5.6 ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں	
81	5.7 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں	
81	5.8 ملکی قرضے	
87	بیرونی شعبہ	6-
87	6.1 عمومی جائزہ	
89	6.2 جاری حسابات کا توازن	
98	6.3 مالی کھاتہ	
105	6.4 خدمات کی تجارت	
112	6.5 زرمبادلہ کے ذخائر	
114	6.6 شرح مبادلہ	
116	6.7 تجارتی کھاتہ	
129	خصوصی سیکشن 1: کاربن ٹریڈنگ، پاکستان کے لیے ایک موقع	
135	خصوصی سیکشن 2: قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ - ایک جائزہ	
139	فہرست اصطلاحات	

## 1 معاشی صورتحال

### 1.1 عمومی جائزہ

مالی سال 10ء کے ابتدائی مہینوں میں معاشی استحکام کی بحالی کے امکانات روشن ہوئے۔ م س 09ء کے آخری مہینوں میں زیادہ تر اہم اظہاریوں میں جوشت رجحانات شروع ہوئے تھے وہ رواں سال جاری رہے۔

زرعی اور صنعتی شعبے کے بارے میں دستیاب اعداد و شمار م س 10ء کے دوران معاشی نمو میں کسی حد تک بہتری کی توقعات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ م س 10ء کی خریف (اپریل تا اکتوبر 2009ء) کے کٹائی کے موسم میں اہم فصلوں کی کارکردگی توقعات سے کم تھی تاہم بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کا شعبہ، مارچ 2009ء میں 20.6 فیصد سال بسال کی بعد خاصا بحال ہوا ہے (دیکھئے جدول 1.1)۔ اسی طرح گرانی میں نمایاں کمی، اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کے حد میں رہنے، بیرونی عدم توازن میں واضح سکڑاؤ، روپے اور ڈالر کی پیرٹی میں استحکام اور نرم ہوتے ہوئے زری موقوف، سب سے معاشی استحکام کو تقویت ملنے کا امکان ہے۔ تاہم تجارت کے مجموعی حجم میں کمی، ٹیکسوں کی معمولی نمو، توقع سے کم وصولیوں کے خطرے اور خاص طور پر مالیاتی خسارے میں اضافے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو بہتری آئی ہے وہ غیر یقینی ہے اور بحالی کو بدستور خطرہ لاحق ہے۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے				
م س 10ء	م س 09ء	م س 08ء		
شرح نمو (فیصد)				
-0.7	-6.0	7.3	جولائی تا ستمبر	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
-7.4	12.0	6.5	جولائی تا نومبر	برآمدات (ایف او بی)
-23.0	16.4	18.4	جولائی تا نومبر	درآمدات (سی آئی ایف)
0.6	27.7	11.6	جولائی تا ستمبر	ٹیکس حاصل (ایف بی آر)
14.6	19.1	7.6	نومبر	ص اق گرانی (12 حرکت پذیر)
0.9	4.4	5.8	جولائی تا 5 دسمبر	نئی شعبے کا قرضہ
4.2	0.6	4.8	جولائی تا 5 دسمبر	رسد زر (زر 2)
ارب امریکی ڈالر				
13.7	9.1	15.7	آخر نومبر	مجموعی سیال ذخائر <sup>1</sup>
3.8	2.9	2.6	جولائی تا نومبر	ترسیلات زر
1.1	1.4	2.1	جولائی تا نومبر	خالص بیرونی سرمایہ کاری
جی ڈی پی کی فیصد <sup>2</sup>				
1.5	1.1	1.5	جولائی تا ستمبر	مالیاتی خسارہ
3.1	5.3	4.4	جولائی تا نومبر	تجارتی خسارہ
0.8	4.4	2.9	جولائی تا نومبر	جاری حسابات کا خسارہ
<sup>1</sup> اسٹیٹ بینک اور کرنشل بینکوں میں۔				
<sup>2</sup> نصب نما میں پورے سال کے جی ڈی پی پر مبنی۔ م س 10ء کے لیے پورے سال کا تخمینہ شدہ استعمال کیا گیا ہے۔				

ملک کے اندر شدت پسندوں کے خلاف جنگ کی صورتحال اور کمزور بین الاقوامی طلب کے پیش نظر ممکنہ پالیسی اقدامات محدود ہیں، بالخصوص ملک کے شمالی علاقوں میں شدت پسندوں کے خلاف فوجی کارروائیوں سے وفاقی بجٹ کے اخراجات پر مزید دباؤ بڑھا ہے۔ اس طرح کے صوابدیدی حکومتی اخراجات کا روکنا بہت مشکل ہوتا ہے بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس مجموعی طلب میں معمولی بحالی کسی حد تک اسی مالیاتی موقف کی بنا پر آئی ہے جس سے کاروبار کو سہارا ملا ہے اور صارفین کا اعتماد بہتر ہوا ہے۔ کاروباری اداروں کا اعتماد عالمی معیشت میں بحالی کے اشارات سے بھی بڑھا ہے اور برآمدی امکانات تھوڑے بہتر ہو گئے ہیں۔ بہر حال بڑھتے ہوئے مالیاتی عدم توازن اور نیم مالیاتی سرگرمیوں نے معاشی استحکام کو درپیش خطرات میں اضافہ کر دیا ہے۔ اعانت میزانیہ کے لیے بیرونی رقوم کی نمو کے حد میں رہنے اور مرکزی بینک سے قرض گیری کو محدود کیے جانے سے حکومت کی کمرشل بینکوں سے درکار مالکاری کی ضرورت بہت بڑھ گئی ہے۔ اسے صحیح تناظر میں دیکھا جائے تو جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران زرو سچ میں 4.2 فیصد سال بہ تاریخ اضافہ (گذشتہ برس صرف 0.6 فیصد سال بہ تاریخ اضافہ ہوا تھا) مالیاتی اور نیم مالیاتی سرگرمیوں کی بنا پر ہوا ہے۔ اس کے برخلاف اسی عرصے میں نجی شعبے کے قرضے کی نمو محض 0.9 فیصد سال بہ تاریخ رہی ہے۔

قرضے کی کمزور نجی طلب اور بینکوں کے خطرے سے گریز کے رویے نے حکومت کو موقع فراہم کیا کہ نجی شعبے کی سرگرمیوں کو متاثر کیے بغیر م س 10ء کے دوران اپنے بڑھے ہوئے اخراجات پورے کر سکے۔ اب اس امر کے شواہد ہیں کہ یہ گنجائش زیادہ عرصہ نہیں چل سکے گی۔ مسلسل بڑھی ہوئی مالیاتی ضروریات منڈی کی سیالیت، سود کی شرحوں اور نجی شعبے کو قرضے پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہیں، جس سے مرکزی بینک پالیسی ریٹ میں مزید کمی سے قاصر رہے گا۔ مالیاتی مہینہ جاری رہنے سے درآمد شدہ گرانے میں اضافہ بھی متوقع ہے جس سے ملکی قیمتوں کے دوبارہ سراہارنے کا خطرہ بڑھ جائے گا۔

اگرچہ اکتوبر 2009ء میں عمومی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت گر کر 8.9 فیصد سال بسال (جو پچھلے 26 مہینوں کی کمترین سطح ہے) ہو گئی، تاہم اگلے مہینے یہ پھر 10.5 فیصد پر آ گئی۔ اسی طرح گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں نومبر 2009ء میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا اور وہ گذشتہ ماہ کے 3.8 فیصد سال بسال سے بڑھ کر 12.5 فیصد ہو گئی۔ یہ اہم اظہار یہ ہے اس لیے اس سے معیشت میں بڑھتے ہوئے دباؤ کا پتہ چلتا ہے۔ اس نقطہ نظر کو ان عوامل سے بھی تقویت ملتی ہے: (الف) حالیہ مہینوں میں گرانے بلحاظ حساس قیمت اظہار یہ میں اضافہ، (ب) قوزی گرانے کا مسلسل بلند سطح پر رہنا، نیز (ج) ماہ بہ ماہ بنیاد پر طویل عرصے تک گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کا بلند رہنا۔

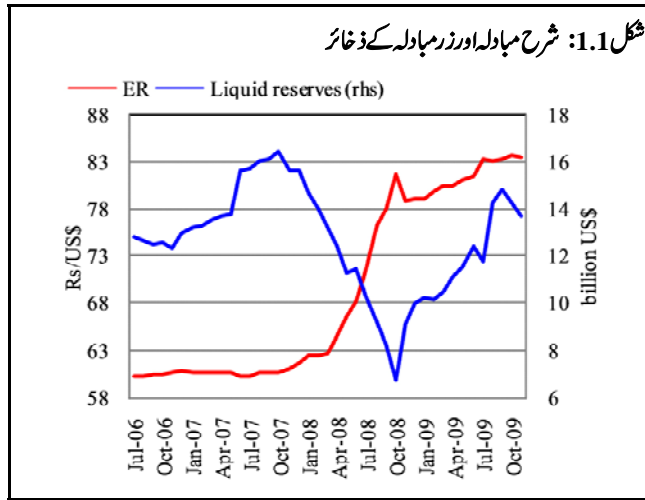
حقیقت یہ ہے کہ یہ تنگ سیالیت اور گرانے کے دباؤ کے دوبارہ سراہارنے کے خطرات ہی کا مشترکہ اثر تھا جس کی بنا پر زری پالیسی نرم کرنے میں احتیاط برتی گئی۔ مثال کے طور پر نومبر 2009ء میں جب مرکزی بینک نے پالیسی ریٹ 50 بیس پوائنٹس گھٹایا تو یہ کمی منڈی کی توقعات کے مطابق نہ تھی۔ منڈی 100 بی پی ایس کمی کی توقع کر رہی تھی کیونکہ جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران عمومی گرانے تیزی سے گری تھی اور جاری حسابات کا خسارہ خاصاً کم (83.9 فیصد سال بسال کمی) ہو گیا تھا۔

بہر کیف نومبر 2009ء میں گرانے کے رجحانات کی ظاہری رجعت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کی احتیاط جائز معلوم ہوتی ہے۔ مزید برآں مرکزی بینک کی پیش گوئیوں سے پتہ چلتا ہے کہ اجناس کے بلند ترین بین الاقوامی نرخوں اور توقع سے کم بیرونی وصولیوں کی وجہ سے م س 10ء کی دوسری ششماہی میں گرانے میں اضافے کا رجحان جاری رہ سکتا ہے۔ جولائی تا اکتوبر م س 10ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں کمی ترسیلات

زر کی مستحکم نمو اور درآمدات میں کمی (جس سے درآمدات کی کمی کا اثر زائل ہو گیا) کا نتیجہ ہے۔ تاہم ہو سکتا ہے کہ یہ بہتری م س 10ء کے بقیہ مہینوں میں قائم نہ رہے۔ خاص طور پر ملکی اشیا سازی کی بحالی اور اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی بنا پر آنے والے مہینوں میں درآمدی طلب کے آئندہ بڑھنے کا امکان ہے۔ ساتھ ہی یہ علامات ہیں کہ اسی مدت میں بعض اہم برآمدات (بامستی چاول، سیمنٹ وغیرہ) کی نمو کم ہو سکتی ہے۔

اسی طرح ترسیلات زر میں نمایاں بہتری کے اسباب ابھی تک غیر واضح ہیں اور اس رجحان کی پائیداری کے بارے میں سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ بعض تجزیہ کاروں نے اس تشویش کا اظہار کیا ہے کہ یہ نمو زیادہ تر ان افراد کی جانب سے رقوم کی یکبارگی منتقلی کی بنا پر ہوئی ہے جو معاشی بحران کے بعد مشرق وسطیٰ، امریکہ اور یورپ میں روزگار سے محروم ہوئے۔ تاہم یہ بھی ممکن ہے کہ بعض مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے مبینہ غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف اقدامات کے باعث یہ ساختی تبدیلی رونما ہوئی ہو۔ اگر ایسا ہے تو سرکاری طریقوں سے ترسیلات زر لانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات سے یہ مثبت رجحان تقویت پا سکتا ہے۔

مالی سال 10ء کے لیے متوقع جاری حسابات میں اس بہتری کے باوجود پاکستان کے جاری حسابات کی پوزیشن کمزور ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیرون ملک سے کم آمد رقوم کی بنا پر جاری حسابات کا کم خسارہ بھی پورا کرنا بہت مشکل ہے۔ جولائی تا اکتوبر م س 10ء کے دوران ملک میں آنے



والی مجموعی سرمایہ کاری پہلے ہی سال بسال 15.5 فیصد کم ہو چکی ہے اور عالمی قرضہ منڈیوں تک رسائی سخت دشوار ہے (خصوصاً دہی ورلڈ کی قرضے کی ری اسٹرکچرنگ درخواست کے بعد)۔ اس فضا میں ملک کے زر مبادلہ کے ذخائر کو بہتر بنانے اور روپے کی قدر میں کمی کو قابو کرنے کے لیے آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹینڈ بائی اریجمنٹ کی بنیادی اہمیت رہی ہے (دیکھئے شکل 1.1)۔ یہ مجموعی معاشی استحکام کے حوالے سے اہم کامیابیاں ہیں لیکن ان کامیابیوں کو برقرار رکھنا اور

معاشی بحالی کے تسلسل کو یقینی بنانا م س 10ء کے باقی مہینوں میں دشوار رہے گا۔

## 1.2 مستقبل کے امکانات

اسٹیٹ بینک کے تخمینے کے مطابق م س 10ء میں جی ڈی پی نمو 3.3 فیصد کے سالانہ ہدف کے قریب رہے گی جو م س 09ء کی 2 فیصد نمو سے کچھ زیادہ ہے (دیکھئے جدول 1.2)۔ اس نمو کا بڑا محرک شعبہ خدمات سے آنے کی توقع ہے۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبے کے اندر صنعتی پیداوار زراعت کی کمزوری کی بنا پر جزواً غیر مؤثر ہونے کا امکان ہے۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہاریوں کی پیش گوئیاں			
مالی سال 10ء		مالی سال 09ء	
اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں	سالانہ منصوبے کے اہداف		
شرح نمو فیصد میں			
2.5 - 3.5	3.3	2.0	جی ڈی پی
10.0 - 12.0	9.0	20.8	اوسط گرانی
11.0 - 12.0	-	9.6	زری اثاثے (زرر)
ارب امریکی ڈالر			
7.8 - 8.8	7.0	7.8	کارکنوں کی ترسیلات
18.5 - 19.0	19.9	19.2	برآمدات (بی او پی، ایف او پی)
30.5 - 31.0	28.7	31.7	درآمدات (بی او پی، ایف او پی)
فیصد جی ڈی پی			
4.7 - 5.2	4.9	5.2	مالیاتی خسارہ
3.7 - 4.7	5.3	5.3	جاری حسابات کا خسارہ
نوٹ: مالیاتی و جاری حسابات کے خسارے کے جی ڈی پی کے ساتھ تناسب کے اہداف م 10ء کے بجٹ میں دی گئی نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں جبکہ پیش گوئیاں سال کے تخمین شدہ (بلندتر) نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔			

اسی طرح جاری حسابات کا خسارہ پچھلے سال کی نسبت م 10ء میں مزید بہتر ہونے کی امید ہے، گوکہ اشیا سازی کی جانب سے درآمدی طلب کی کچھ متوقع بحالی اور بڑھتی ہوئے اجناس کی قیمتیں بہتری کے اس عمل کو محدود کر سکتی ہیں۔

بہر حال ہر چند کہ م 10ء کے دوران اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت م 09ء کے مقابلے میں خاصی کم ہونے کی توقع ہے مگر یہ 9 فیصد سالانہ کے ہدف سے زیادہ ہی رہے گی۔ گرانی کے دباؤ میں متوقع اضافے کی اہم وجوہات میں تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کی بنا پر ایندھن کے نرخوں میں اضافہ اور بجلی کی زراعت میں کٹوتی شامل ہیں۔

حکومت بجٹ خسارے کے حوالے سے ایس بی اے کے سہ ماہی اہداف حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ تاہم شدت پسندوں کے خلاف مہم میں تیزی کی وجہ سے پیدا ہونے والے غیر معمولی حالات کے پیش نظر ان اہداف کا حصول آسان نہ ہوگا کیونکہ دفاع اور بے گھر افراد کی آباد کاری پر بھاری اخراجات ہو رہے ہیں۔ جنگ کی بالواسطہ لاگت ٹیکس محاصل کی کمزور نمو بھی ہے کیونکہ امن وامان کے حالات غیر یقینی ہونے کی بنا پر صنعتی اور تجارتی سرگرمیاں (جو سب سے زیادہ مالیاتی محاصل لاتی ہیں) ماند ہیں۔

چنانچہ معیشت کا بڑا چیلنج ٹیکس اور جی ڈی پی کا تناسب بہتر بنانا ہے۔ جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران ٹیکس محاصل میں 0.6 فیصد سال بسال اضافہ تشویش کا باعث ہے۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو پاکستان کا ٹیکس اور جی ڈی پی کا تناسب جو م 09ء میں پہلے ہی 9.8 فیصد کی کم سطح پر تھا مزید گر جائے گا۔ معیشت میں دوسری جنریشن کی ساختی اصلاحات کی ضرورت کے پیش نظر فیڈرل بیورو آف ریونیو کی استعداد مضبوط بنانا،



دستاویزیت بڑھانا، استثنائات کو کم کرنا، مختلف ذرائع سے ہونے والی آمدنی سے مساوی برتاؤ کرنا اور جامع ویلیو ایڈڈ ٹیکس کے نفاذ کو تیز کرنا ضروری ہے۔ سرکاری مالیات کی ایک اور دشواری حکومت کے ہنگامی واجبات کی بڑھتی ہوئی سطح ہے۔ خاص طور پر شعبہ توانائی کے گردشی قرضوں کا مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا ہے اور اجناس کی خرید و فروخت کے لیے حکومتی قرضوں کی م 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران متوقع موسمی واپسی شروع نہیں ہوئی ہے۔ چونکہ ان قرضوں کا بڑا حصہ ٹی سی پی اور پاسکونے لیا ہے اس لیے ایک اور گردشی قرضے کا مسئلہ پیدا ہونے سے پہلے اس کا تصفیہ ضروری ہے۔<sup>1</sup>

یہ ذہنی نشین رہنا چاہیے کہ اجناس کی خرید و فروخت / مالکاری میں حکومت کی ضرورت سے زیادہ شمولیت اور منڈی کی قیمتوں کے تعین میں مداخلت منفی نتائج پیدا کر سکتی ہے اور اس سے گریز کرنا چاہیے۔ منڈی میں خرابی کی صورتوں سے نمٹنے کا بہترین طریقہ مؤثر اصلاحات اور مسابقتی کمیشن پاکستان جیسے اداروں کو مستحکم کرنا ہے۔

### 1.3 خلاصہ 1.3.1 حقیقی شعبہ

#### زراعت

ابتدائی تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ م 10ء میں خریف فصلوں کی کارکردگی گزشتہ سال کے مقابلے میں کمزور رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ بوائی کے وقت پانی کی قلت ہے اور زیادہ اہم بات کاشتکاروں کو گزشتہ خریف فصلوں کے مقابلے میں کچھ فصلوں پر ملنے والی رقم پر مایوسی ہے جو چاول اور گنے کی کاشت کے رقبوں میں کمی سے ظاہر ہے۔ مؤخر الذکر کی نشاندہی چاول اور گنے کے زیر کاشت رقبے میں کمی سے بھی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس م 10ء خریف موسم کے دوران مناسب نرخ کے باعث کپاس کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہوا ہے۔ کپاس کی قیمتیں اس وقت ریکارڈ بلندی پر ہیں۔

دوسری طرف گندم کی اعلان شدہ امدادی قیمت رینج کی فصل کے لیے فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ تاہم اس کا امکان ذرا کم ہے کہ گندم سے نمویں کوئی خاص اضافہ ہوگا کیونکہ اس کی بیس پہلے ہی بلند ہے۔ خریف کی پیداوار کم ہونے کے ابتدائی اشاروں، رینج کی فصل میں گنجائش کے خاتمے اور غیر فارم زرعی قرضے کی کمی کی وجہ سے گلہ بانی کی غیر یقینی صورتحال سے یہ خطرہ بڑھ گیا ہے کہ رواں مالی سال کے دوران شعبہ زراعت کی مجموعی کارکردگی کمزور رہے گی۔

<sup>1</sup> م 09ء میں گندم کی خریداری 9 ملین ٹن سے زائد تھی۔ یہ 7 ملین کے ہدف سے خاصی زیادہ ہے، جو پچھلے سال کی درآمدات کے موجودہ اسٹاک کے علاوہ تھی۔ نتیجے کے طور پر صوبائی حکومتوں اور ایجنسیوں کے پاس گندم کا اسٹاک وافر ہے جو زیادہ تر ذخیرے کی کافی سہولتوں کے بغیر ہے۔ اس سے اہم خطرات جنم لیتے ہیں: (الف) گندم کی خاصی کم عالمی قیمتوں کے پیش نظر ملکی منڈی میں سستی گندم کی اسٹاکنگ ہو سکتی ہے، (ب) بارشوں کی صورت میں نمایاں نقصانات ہو سکتے ہیں، اور (ج) گندم کے حکومتی اسٹاک کا استعمال توقع سے خاصا کم ہو سکتا ہے۔ ان تمام خطرات سے بینکاری شعبے کی سیالیت کے حوالے سے تشویش پیدا ہوتی ہے۔

### بڑے پیمانے کی اشیا سازی

جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کچھ بحالی ہوئی اور اشیا سازی کا اشاریہ 0.7 فیصد بڑھ گیا جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران 5.0 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ اس کا سبب زری پالیسی میں بتدریج نرمی اور مالیاتی اعانت ہے۔

تاہم متعدد ساختی مسائل کی بنا پر بحالی کمزور اور منتشر رہی: (الف) جنگ کے اعداد و شمار مستحکم رہے تاہم لنٹ اور دھاگے کی برآمدات زیادہ ہونے کی وجہ سے اعلیٰ قدر اضافی کی حامل صنعتیں خام مال کی کمی کا شکار رہیں جس سے ٹیکسٹائل کی مجموعی نمونی ہوگئی، (ب) گاڑیوں اور ایندھن دونوں کی قیمتیں کم ہونے کے بعد گاڑیوں کی فروخت کے امکانات سازگار تھے تاہم غیر تصفیہ شدہ گردش قرضے کی بنا پر ریفائینری کی پیداوار کم ہوگئی، (ج) سیمنٹ کی ملکی فروخت متاثر کن رہنے کی امید ہے کیونکہ تعمیراتی سرگرمیوں میں بحالی دیکھنے میں آئی ہے، تعمیراتی سامان (بلٹس اور کواٹلز) کی پیداوار اور اکتوبر 2009ء میں فولاد کی درآمد کی سال نموبلند رہی ہے۔ اس کے باوجود درآمد کرنے والے ممالک میں استعداد بڑھنے نیز افغانستان اور خلیج میں تعمیراتی شعبے کی سست رفتاری کے پیش نظر برآمدات کے امکانات اچھے نہیں۔

اس طرح کی غیر متوازن ملکی بحالی، عالمی نرخوں میں متوقع اضافے کے ساتھ توانائی کی ملکی لاگت بڑھنے اور مالی اداروں کی جانب سے امداد میں کمی کی بنا پر س 10ء میں صنعتوں کا مستقبل غیر یقینی دکھائی دیتا ہے۔

### 1.3.2 قیمتیں

مالی سال 2010ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں ملکی گرانی کا دباؤ خاصا کم ہوا۔ صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہار یہ کے لحاظ سے گرانی میں کمی آئی۔ نومبر 2009ء کے دوران گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال کم ہو کر 10.5 فیصد ہوگئی۔ اکتوبر 2009ء کے دوران یہ گزشتہ 21 ماہ میں پہلی بار یک ہندسی (8.9 فیصد) ہوئی تھی۔ نومبر کے دوران گرانی میں اضافہ زیادہ تر عید الاضحیٰ کے موقع پر غذائی قیمتوں کی بنا پر ہوا تاہم گرانی میں کمی کا موجودہ عمل ان عوامل پر مشتمل ہے: (الف) بیشتر اہم غذائی اشیا (سوائے شکر کے) کی رسد میں بہتری، (ب) حکومت کی جانب سے مالیاتی خسارے پر روک، (ج) سخت مالیاتی موقف کا مؤثر اثر، اور (د) درآمد شدہ گرانی میں کمی۔

تاہم ماہانہ گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت (سال بسال) میں تغیر پذیری سے گرانی میں کمی کے رجحان کی پائیداری کے حوالے سے تشویش پیدا ہوتی ہے خصوصاً مالی سال کی دوسری ششماہی میں۔ گرانی کے دباؤ کا دوبارہ سرا بھارنا قوزی گرانی کی بلند سطح سے بھی ظاہر ہے۔ قوزی گرانی کے دونوں اظہار یہ، غیر غذائی غیر توانائی اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط، م 09ء کی دوسری ششماہی سے کم ہوتے رہنے کے باوجود، بلند سطح پر ہیں۔ قوزی گرانی کے دونوں پیمانوں کی بلندی کی ایک وجہ اشاریہ کرایہ مکان میں دو ہندسی اضافہ ہے حالانکہ جون 2009ء سے اس میں کچھ اعتدال ہے۔ اشاریہ کرایہ مکان کا وزن غیر غذائی غیر توانائی میں 46 فیصد اور تراشیدہ اوسط میں 29 فیصد ہے چنانچہ قوزی گرانی میں کمی کی رفتار عمومی گرانی کی نسبت آہستہ ہے۔

مزید برآں امکان ہے کہ اجناس خصوصاً خام تیل، دھاتوں اور بعض غذائی اشیا (چاول، چینی) کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان معیشت میں گرانی کے دباؤ کو بڑھائے گا۔ غذائی اجناس کی بلند تر گرانی کا خطرہ بھارت میں بارشیں کم ہونے کی وجہ سے بھی پیدا ہوا ہے جس کے ملکی نرخوں پر منفی اثرات پڑیں گے۔

### 1.3.3 زراور بینکاری

مالی سال 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی میں بتدریج زری کا سلسلہ جاری رکھا اور دوسرا حل میں پالیسی ریٹ 150 بیس پوائنٹس کم کیا۔<sup>2</sup> اپریل 2009ء سے شروع کی جانے والی زری زری کے عمل میں اب تک پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 250 بیس پوائنٹس کی کمی ہو چکی ہے۔ ان پالیسی اقدامات کو طلب کے دباؤ میں نمایاں کمی سے مدد ملی، مثال کے طور پر عمومی گرانی کا نومبر 2008ء کی 24.7 فیصد بلند سطح سے نومبر 2009ء میں 10.5 فیصد کی پست سطح پر آنا، درآمدات کی سال ب سال نمو کا مسلسل گرنا (خصوصاً جولائی تا نومبر م 10ء میں درآمدی حجم کی منفی نمو) اور نجی شعبے کے قرضے کی توسیع کی کمی۔

گرانی کے پست سطح پر آنے کی وسعت اور رفتار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سخت زری پالیسی اور مالیاتی خسارے کی تسلیک کو محدود کرنے سے اضافی طلب کا دباؤ خاصاً کم ہو گیا۔ یہ دباؤ گزشتہ تین برسوں سے معیشت کو نقصان پہنچا رہا تھا۔ گرانی کی شرح میں کمی کو مکینہ طور پر درآمدی گرانی کی پست سطح<sup>3</sup> اور اہم غذائی اجناس کی ملکی پیداوار میں بہتری سے بھی فائدہ پہنچا ہے۔

تاہم م 10ء کی پہلی سہ ماہی میں توسیعی مالیاتی موقف (خسارہ گزشتہ برس کی پہلی سہ ماہی کے 137.7 ارب روپے کے مقابلے میں بڑھ کر 223.7 ارب روپے تک پہنچ گیا) کے کچھ اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر:

1: خسارے کے ایک حصے کو آئی ایم ایف سے ملنے والے برج فنانس قرضے سے پورا کیا گیا۔ یہ قرضہ بھی گرانی پر کم و بیش خسارے کی تسلیک جیسے اثرات مرتب کرتا ہے۔

2: خسارے کی روپے میں قدر کی لمبی چھلانگ اور اسٹیٹ بینک کی مالکاری پر انحصار کی پست سطح کا مطلب تھا کہ حکومت کی کمرشل بینکوں سے قرض گیری میں خاصا اضافہ ہو گیا ہے۔ جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 10ء کے دوران جدولی بینکوں سے خالص میزانیہ قرض گیری 166 ارب روپے رہی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 67 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔

3: حکومتی شعبے کی بلند طلب اور امانتوں کی پست نمو اب نجی شعبے میں اضافی اکتشاف لینے کے حوالے سے بینکوں کی صلاحیت اور آمدگی کو متاثر کر رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نجی سرمایہ کاری کے سکڑنے کا خطرہ بھی پیدا ہو رہا ہے۔

ان مسائل کے ساتھ ساتھ گزشتہ قرضوں کی مالکاری اور بعض سرکاری ایجنسیوں کی جانب سے قرض گیری اور اجناس کی لین دین کے لیے حکومتی قرض گیری جیسی نیم مالیاتی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ بھی کافی مشکلات پیدا کرنے کا باعث بن رہا ہے۔

<sup>2</sup> پالیسی ریٹ میں اگست 2009ء میں 100 بیس پوائنٹس کی کوئی کمی گئی، پھر نومبر 2009ء میں 50 بیس پوائنٹس کم کیے گئے۔  
<sup>3</sup> اس کی وجہ م 10ء میں روپے کا کسی قدر استحکام اور اجناس کی کم عالمی قیمتیں تھیں۔

جہاں تک زری مجموعوں کا تعلق ہے زرر 2 کی سال بسال نموا پر 2009ء میں آٹھ فیصد کی پست ترین سطح پر پہنچنے کے بعد 5 دسمبر 2009ء کو 13.4 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ یہ بہتری بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں سال بسال اضافے کے نتیجے میں آئی ہے کیونکہ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثے اواخر نومبر 2009ء تک نمایاں طور پر کم ہوئے تھے۔ بینکوں کی جانب سے امانتیں جمع کرنے کے عمل میں کچھ بحالی دیکھنے میں آئی ہے۔ مجموعی طور پر جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران امانتوں میں 0.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ پچھلے سال امانتیں 3.8 فیصد کم ہوئی تھیں۔

#### 1.3.4 مالیاتی صورتحال

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے اعداد و شمار کے مطابق مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کی سالانہ پیش گوئی کے 1.5 فیصد تک رہا جس سے جی ڈی پی کے سالانہ 4.9 فیصد ہدف کو حاصل کرنے کے متعلق خدشات بڑھ گئے ہیں۔ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ مقررہ ہدف سے تجاوز کا اہم سبب اخراجات (مثلاً سرکاری تنخواہوں میں اضافہ، انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کے اخراجات کا بڑھنا) میں غیر متوقع اضافہ اور بعض محصولات کی وصولیوں کا موخر ہونا ہے۔ اگر ان عوامل کو خارج کر دیا جائے تو سہ ماہی مالیاتی خسارہ م س 10ء کی پہلی سہ ماہی کے 1.2 فیصد کے ہدف سے کم ہونا چاہیے۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی وصولیوں میں معمولی اضافہ ہوا ہے جس میں بڑا حصہ غیر ٹیکس محاصل کا ہے، جو تشویش کا باعث ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر ٹیکس محاصل میں تیزی سے اضافے کی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی اور مالیاتی سال کی ہر سہ ماہی میں اس کا تسلسل برقرار رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً اگر اسٹیٹ بینک اپنے منافع میں سے 70 ارب روپے حکومت کو منتقل نہ کرتا تو غیر ٹیکس محاصل کم ہو کر 47.8 ارب روپے کی سطح پر آجاتے۔

مالیاتی خسارے میں تیزی سے نمو کے باوجود اس کی ملکی ذرائع سے مالکاری میں معتدل اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جس کی وجہ خالص بیرونی مالکاری میں نمایاں اضافہ ہے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ حکومت مرکزی بینک سے انتہائی گرائی کی حامل قرض گیری پر انحصار کو کم کرنے میں کامیاب رہی ہے۔

حکومت کے لیے راستے کا انتخاب کرنا بہت مشکل ہے۔ ایک جانب اس پر سماجی شعبے میں اخراجات بڑھانے اور انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے خاصا دباؤ ہے جبکہ انسداد دہشت گردی کی مہم پر آنے والی لاگت بھی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ دوسری جانب کمزور معیشت نے موجودہ ٹیکس بنیاد سے محصولات کو بڑھانے کی صلاحیت کو محدود کر دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضروری خدمات کی فراہمی کی خاطر ٹیکس بنیاد کو وسیع کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

#### 1.3.5 بیرونی شعبہ

##### توازن ادائیگی

م س 10ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کے بیرونی حسابات میں پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی بہتری آئی۔ یہ بہتری جاری حسابات کے خسارے میں نمایاں سکڑاؤ اور مالی کھاتے کی فاضل رقم دونوں کی وجہ سے آئی۔

جاری حسابات کے تمام اجزاء میں بہتری ریکارڈ کی گئی تاہم سب سے زیادہ فرق تجارتی کھاتے کے خسارے میں سکڑاؤ کی وجہ سے آیا۔ تجارتی کھاتے، خدمات اور آمدنی کے کھاتے کے خسارے میں بھی نمایاں کمی آئی جس سے معاشی سرگرمیوں میں سستی کی عکاسی ہوتی ہے۔ دوسری جانب جاری منتقلی مستحکم رہی اور اس میں کارکنوں کی ترسیلات نیز دیگر قسم کی منتقلی کی وجہ سے 43.9 فیصد اضافہ ہوا۔

مالی شعبے میں بھی نمایاں بہتری ریکارڈ کی گئی اور جولائی تا نومبر 10ء کے دوران مالی کھاتے کی فاضل رقم 34.9 فیصد بڑھ گئی۔ یہ بہتری زیادہ تر عالمی مالی اداروں کی جانب سے اضافی مالی رقوم کی بنا پر تھی۔ اگرچہ خالص بیرونی سرمایہ کاری 22.4 فیصد کم ہوئی تاہم خالص جزدانی سرمایہ کاری مثبت رہی اور جولائی تا نومبر کے دوران اس میں 301 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 182 ملین ڈالر کی کمی ہوئی تھی۔ دوسری طرف بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بحالی کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیے اور وہ زیر بحث مدت کے دوران 52.3 فیصد کم ہو گئی۔

مجموعی بیرونی کھاتے میں بہتری کے نتیجے میں پاکستان اپنے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھانے میں کامیاب رہا۔ یہ ذخائر آخر نومبر 2009ء تک 14.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ بازار مبادلہ میں بھی قدرے استحکام نظر آیا اور جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران شرح مبادلہ میں صرف 2.6 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 13.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔

#### تجارتی کھاتہ

جولائی تا نومبر 10ء کے دوران پاکستان کا تجارتی کھاتہ 37.6 فیصد سال بسال گھٹ گیا جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں اس میں 20.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تجارتی خسارے کے گھٹنے کی وجہ صرف درآمدی بل میں 23 فیصد سال بسال کمی تھی کیونکہ برآمدات مسلسل گرتی رہیں اور ان میں 7.4 فیصد سال بسال کمی آئی۔

درآمدات میں کمی کا سبب طلب کا محدود رہنا، بعض اجناس (گندم اور کپاس) کی بہتر ملکی پیداوار نیز اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی تھی۔ ان میں سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کا اثر سب سے زیادہ تھا۔

درآمدات کی طرح برآمدات میں کمی بھی وسیع البینا تھی۔ تمام اہم زمروں بشمول غذا، ٹیکسٹائل، پٹرولیم نیز اشیا ساز گروپوں کی نمونہ میں یا تو پچھلے سال سے زیادہ کمی ہوئی یا پھر نمونہ ہی ہو گئی۔

مالی سال 10ء کے ابتدائی پانچ ماہ کے دوران معیشت میں مجموعی طلب میں بہتری نظر آئی ہے جو منتخب صنعتی اور زرعی خام مال کے ساتھ ساتھ صارفی اشیا کی بلند فروخت سے واضح ہوتی ہے (دیکھئے جدول 2.1)۔ گرانی کے دباؤ میں کمی کے باعث صارفین کی قوت خرید میں کمی قدر اضافہ ہوا ہے جس سے مجموعی طلب بحال ہونے میں مدد ملی ہے۔ مالی سال 09ء کے دوران بلند زرعی آمدنی کے باعث صرفی طلب کو مستحکم رکھنے میں مدد ملی ہے۔<sup>1</sup> اس کے نتیجے میں مالی سال 10ء میں صارفی پیداوار کے شعبے میں معتدل بحالی کی توقع ہے۔ اسی طرح مالی سال 10ء میں مالیات و بیمہ کے ساتھ ساتھ نظم عامہ و دفاع کی مدد سے شعبہ خدمات کی کارکردگی میں بھی بہتری کا امکان ہے جس کے نتیجے میں مالی سال 10ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی کی نمو 2.5 تا 3.5 فیصد تک رہنے کی توقع ہے جو کہ مالی سال 09ء کے 2 فیصد سے تھوڑی زیادہ ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ بتدریج زری نرمی اور توسیعی مالیاتی پالیسی کے مشترکہ اثرات کی بدولت مجموعی طلب بحال ہوئی ہے۔<sup>2,3</sup>

جدول 2.1: مجموعی طلب کے اظہاریے					
فیصد نمو					
م 10ء	م 09ء		م 10ء	م 09ء	
		الف۔ صرف کے اظہاریے			ب۔ سرمایہ کاری کے اظہاریے
-1.3	6.4	پتھر و لمبہ مصنوعات کی فروخت (جولائی تا اکتوبر) <sup>1</sup>	16.4	-5.2	قرضہ (اشیا سازی) جولائی تا اکتوبر
-23.0	14.5	سینٹ کی فروخت۔ مقامی (جولائی تا نومبر) <sup>2</sup>	9.3	-14.5	سرمایہ اشیا کی پیداوار (جولائی تا اکتوبر)
-52.2	-17.7	گاڑیوں کی فروخت (جولائی تا نومبر) <sup>3</sup>	29.7	-20.5	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری (جولائی تا نومبر)
6.1	28.8	کھانا کا استعمال (جولائی تا اکتوبر) <sup>4</sup>	32.2	2.7	شرح مبادلہ (آخر نومبر)
7.4	25.0	ٹیکسٹائل کی فروخت کی گئی کپاس کا حجم <sup>5</sup>	37.5	2.8	تھوک اشاریہ قیمت (بارہ ماہ)
-23.3	17.6	گندم کی قدر <sup>6</sup>	74.3	32.3	اشیا کی عالمی قیمت (اوسط جولائی تا نومبر سال)
		صارفی مال کاری (جولائی تا اکتوبر)	-7.6	-6.0	ج۔ سرکاری اخراجات
62.4	-12.8	ٹیکس (پہلی سہ ماہی)	0.6	27.7	مالیاتی توازن (پہلی سہ ماہی)
24.5	11.1	بلا واسطہ ٹیکس (پہلی سہ ماہی)	-3.5	13.8	کل اخراجات (پہلی سہ ماہی)
92.1	-48.9	سیلز ٹیکس (پہلی سہ ماہی)	6.2	33.2	ترقیاتی اخراجات (سہ ماہی)
		صارف اشاریہ قیمت (نومبر) بارہ ماہی	14.6	19.1	د۔ خالص برآمدات
37.8	-20.8	خوراک (بارہ ماہی)	14.6	26.3	تجارتی توازن <sup>7</sup> (ایف بی ایس۔ جولائی تا نومبر)
<p>ماخذ: 1۔ ای سی ای، 2۔ پی ای ایم اے، 3۔ پی ای ایم اے، 4۔ این ایف ڈی سی، 5۔ پی سی جی اے (15 دسمبر تک کپاس کی آمد کا حساب)</p> <p>6۔ گندم کی قدر میں نمونہ 2008ء اور ریجن 2009ء تک کی ہے۔</p> <p>7۔ مثنیٰ تجارتی توازن تجارتی خسارے میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے جبکہ مثبت علامت خسارے میں کمی کو ظاہر کرتا ہے۔</p>					

<sup>1</sup> تین اہم فصلوں (گندم، چاول اور گنا) کی، جن کا اہم فصلوں کے اضافہ قدر میں دو تہائی حصہ ہے، مالی سال 09ء میں ریکارڈ کاشت ہوئی ہے۔ حکومت نے مالی سال 09ء میں 950 روپے فی 40 کلوگرام کی خاصی بلند قیمت پر بھاری مقدار میں گندم خریدی۔

<sup>2</sup> مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے ایک فیصد سے بڑھ کر مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں جی ڈی پی کا 1.5 فیصد ہو گیا۔

<sup>3</sup> مالی سال 10ء میں اشیا سازی شعبے کی مدد مالیاتی سمت سے کی گئی کیونکہ حکومت نے منتخب مقامی مصنوعات (مثلاً سینٹ، گاڑیاں) پر وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کم کردی اور خام مال پر درآمدی ڈیوٹی کو بھی کم کر دیا۔

2009ء کے دوران خام مال کے کم نرخوں کے باعث بحالی کی رفتار میں مزید تیزی آئی کیونکہ عالمی کساد بازاری کی وجہ سے ایشیا کی عالمی قیمتوں میں کمی واقع ہوئی تھی۔ تاہم فرمیں ذخیرے میں اضافہ کرنے میں محتاط ہو گئیں کیونکہ 2009ء میں نرخوں میں کمی کی وجہ سے ایشیا سازی کی کئی صنعتوں جیسے خوردنی تیل، اسٹیل، ریفرنسری وغیرہ کو ذخیرے کا بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ اسی لیے موجودہ بحالی بینک قرضوں کے لیے طلب اور درآمدات پر دباؤ کے بغیر ہوئی ہے۔

تاہم ملکی سیاست اور سیکورٹی کی غیر معمولی صورتحال کے باعث بحالی کی رفتار بدستور کم رہی اور اس سے سرمایہ کاری کی طلب میں کمی واقع ہوئی۔ اسی طرح رسد کے لحاظ سے زیادہ تر جولائی تا اکتوبر 2010ء میں بینکوں نے نئی شعبے پر سرمایہ کاری میں تردد کیا جو تیزی سے بحالی میں رکاوٹ کا ایک اور سبب تھا۔ مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حقیقی اجرتوں میں کمی، خام مال کے لیے درآمدات کا کم ہونا اور محصولات کا کم جمع ہونا کمزور بحالی کا ثبوت ہے۔ اسی طرح ملک میں سیکورٹی کی خراب صورتحال کے باعث کان کنی کی سرگرمیوں میں بہتری نہیں آ سکی ہے۔

مستقبل میں معاشی بحالی کو جاری رکھنا ایک چیلنج ہوگا کیونکہ نومبر 2009ء میں ایشیا کے عالمی نرخ 12 ماہ کی بلند سطح پر پہنچ گئے۔ خاص طور پر تیل کی قیمتوں میں اضافہ جو دسمبر 2009ء میں ملک میں پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بنا، لاگت کے انتظام کے لیے بڑا چیلنج ہوگا۔ اسی طرح بجلی کے ٹریف میں اضافہ ناگزیر ہے جس کی وجہ سے پیداواری لاگت بڑھ جائے گی۔ یہ بات اہم ہے کہ کم سے کم لوڈ شیڈنگ اور سردیوں میں گیس کی قلت کو دور کر کے پیداواریت میں ممکنہ اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

اکتوبر 2009ء سے نئی قرضہ جات میں توقع سے زیادہ اضافے، کپاس کی آمد کے نمایاں طور پر بڑھنے<sup>4</sup> حالیہ مہینوں میں بجلی کی فراہمی میں بہتری، آخر نومبر 2009ء پر روپے کی پیرٹی کے معکوس رجحان، کچھ صنعتوں (ریفرنسری اور کھاد) کی استعداد میں توسیع اور بڑے برآمدی آرڈرز، معیشت میں ایشیا سازی کی سرگرمیوں میں بحالی کا پیش خیمہ ہیں۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا اکتوبر کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی پیداوار میں مناسب بحالی دیکھی گئی جو کہ مالی سال 2010ء کے بقیہ مہینوں میں پائیدار نظر آتی ہے۔

## 2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی

ابتدائی تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2010ء میں خریف فصلوں کی کارکردگی گزشتہ سال کے مقابلے میں کمزور رہے گی (دیکھئے جدول 2.2)۔ اس کی بنیادی وجہ بوائی کے وقت پانی کی قلت ہے اور زیادہ اہم بات کاشتکاروں کو گزشتہ خریف فصلوں کے مقابلے میں کچھ فصلوں پر ملنے والی رقم پر مایوسی ہے جو چاول اور گنے کی کاشت کے رقبوں میں کمی سے ظاہر ہے۔ مؤخر الذکر کی نشاندہی چاول اور گنے کے زیر کاشت رقبے میں کمی سے بھی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس مالی سال 2010ء خریف موسم کے دوران مناسب نرخ کے باعث کپاس کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 2009ء کپاس کی قیمتوں میں اضافے کا لگاتار چوتھا برس تھا۔

ابتدائی اندازے کے مطابق گزشتہ سال کے مقابلے میں کپاس کی پیداوار میں نمایاں اضافہ نظر نہیں آ رہا اور قدر اضافی کا بڑھنا چاول اور گنے کی

<sup>4</sup> 15 دسمبر 2009ء تک جنگل فیکٹریوں میں لائی جانے والی کپاس میں 24.2 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا۔

جدول 2.2: اہم فصلوں کی کارکردگی						
زیر کاشت رقبہ (ہزار ہیکٹر)						
فصلیں	میں 08ء	میں 09ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 10ء	میں 10ء میں 09ء کے مقابلے میں فیصد تبدیلی
کپاس	3,055	3,220	2,850	3,200	3,020	6.0
گنا	1,241	1,040	1,029	1,106	952	-7.5
چاول	2,516	2,594	2,963	2,526	2,854	-3.7
گندم	8,550	8,610	9,045	9,045	-	-
چنا	1,107	1,012	1,092	1,022	-	-
مکئی	1,037	1,001	1,062	1,039	971	-8.6
پیداوار (000 ٹن، کپاس 000 کانٹوں میں، فی کانٹہ 170.09 کلوگرام)						
کپاس	11,655	14,110	12,060	13,360	12,100*	0.3
گنا	63,920	56,516	50,045	56,527	48,622	-2.8
چاول	5,561	5,721	6,954	5,949	6,377	-8.3
گندم	20,959	25,000	24,032	25,000	-	-
چنا	475	652	760	750	-	-
مکئی	3,109	3,279	2,891	3,414	-	-
یافت (کلوگرام فی ہیکٹر)						
کپاس	649	750	720	710	710	-1.4
گنا	51,507	54,342	48,635	51,109	51,074	5.1
چاول	2,210	2,205	2,347	2,355	2,234	-4.8
گندم	2,451	2,904	2,657	-	-	-
چنا	429	644	696	-	-	-
مکئی	2,998	3,276	2,722	3,410	-	-9.2
ع: عبوری، ہ: ہدف، ت: تخمینہ * 710 کلوگرام یافت فی ہیکٹر کے امکانات کی پیش گوئی ماخذ: وزارت خوراک، زراعت و گلہ بانی						

پیداوار میں کمی کے اثر سے زائل ہو سکتا ہے۔ خریف کی فصل کی خراب پیداوار کی ابتدائی علامات اور غیر فارم زرعی قرضوں کی کمی کے باعث گلہ بانی کی غیر یقینی صورتحال سے رواں مالی سال میں زرعی شعبے کی کارکردگی مجموعی طور پر کمزور رہنے کا خطرہ ہے۔

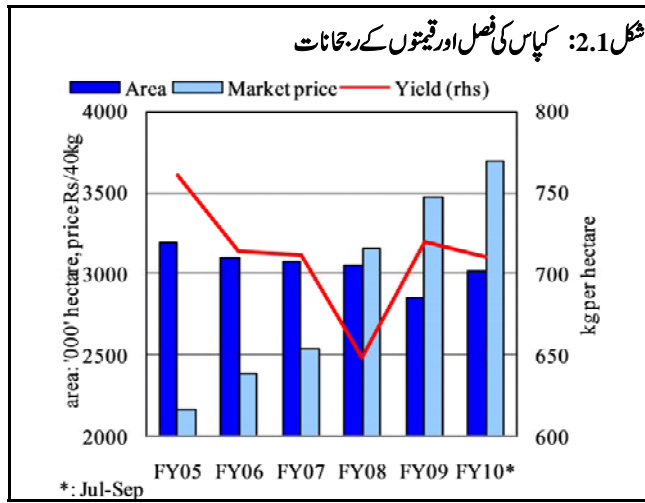
زرعی پیداوار میں تغیر معیشت کی مجموعی کارکردگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے اور ایسا طریقہ کار وضع کرنے کی ضرورت ہے جس سے فصلوں کے شعبے کی پیداوار کو ہموار بنانے میں مدد ملے۔ اس سلسلے میں ایک قدم اجناسی مستقبل منڈی کا قیام ہو سکتا ہے جس سے فصل کے نرخ کے انتظام کے حوالے سے معلومات دی جاسکتی ہیں۔ اس تناظر میں مستقبل کی منڈی کو مناسب انداز سے چلانے کے لیے ایک مؤثر قانونی اور ضوابطی ڈھانچہ تشکیل دینا لازمی ہے جس میں فصل کا بیہ بھی شامل ہو۔



## 2.1.2 خریف کی فصلیں

### کپاس

مالی سال 10ء میں خریف فصلوں میں شامل کپاس واحد اہم فصل ہے جس کے کاشت کے رقبے میں اضافہ دیکھا گیا۔ زیر کاشت رقبے میں اضافے کے باوجود کپاس کی پیداوار گزشتہ سال کی طرح 12.1 ملین گانٹھیں رہنے کا امکان ہے جبکہ مطلوبہ ہدف 13.4 ملین گانٹھیں ہے۔ مالی



سال 10ء میں کپاس کے زیر کاشت رقبے میں 6.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال 6.7 فیصد کی دیکھی گئی تھی (دیکھئے شکل 2.1)۔ ابتدائی تخمینے کے مطابق کپاس کی پیداوار میں کمی پنجاب میں ہے کیونکہ سندھ میں ہدف سے زیادہ کٹائی ہوئی ہے۔

نمو کے اہم مرحلوں اگست اور ستمبر 2009ء میں فصل کو منفی نمو کا سامنا رہا یعنی (الف) زیادہ درجہ حرارت، جس کے نتیجے میں بھاری مقدار میں پھل جھڑ گئے (ب)

کیڑوں کے حملے اور (ج) کسانوں کو میسی ٹس تھورن جینس (BT) کپاس کے بارے میں معلومات نہ ہونے کی وجہ سے کھاد کا ضرورت سے زیادہ استعمال کیا گیا جس سے پودے کا قد کافی بڑھ گیا اور بہت سے حشرات اس جانب راغب ہونے لگے۔

معمول کے موسم (مئی تا جون) میں بوئی جانے والی کپاس بہت زیادہ درجہ حرارت (45 درجے سینٹی گریڈ جبکہ گزشتہ سال 41 درجے سینٹی گریڈ تھا) کے دباؤ میں آگئی جس کی وجہ سے پھول اور روئی کی پھنیاں بننے میں مشکلات پیش آئیں۔ مزید برآں موسم سرما کی تاخیر سے آمد کے سبب فصل کو نقصان پہنچا جو نمو کے آخری مرحلے میں تھی اور زیر کاشت رقبے میں اضافے کا اثر زائل ہو گیا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جنگ کے لیے یکم دسمبر 2009ء تک لائی جانے والی کپاس گزشتہ سال کے مقابلے میں 25.1 فیصد زائد تھی۔ اس کا سبب شدید گرمی تھی جس کی بنا پر کاشتکاروں نے کپاس قبل از وقت چن لی۔ اس کے علاوہ کاشتکاروں کو نومبر میں گندم کی بوائی کرنی تھی تاکہ یافت میں اضافہ ہو سکے اور گندم کی بلند اور کھاد کی کم اور مستحکم قیمتوں کا فائدہ حاصل کیا جاسکے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ کے لیے فوری لائی جانے والی کپاس وسط دسمبر 2009ء کے بعد سے برقرار نہ رہنے کا امکان ہے۔

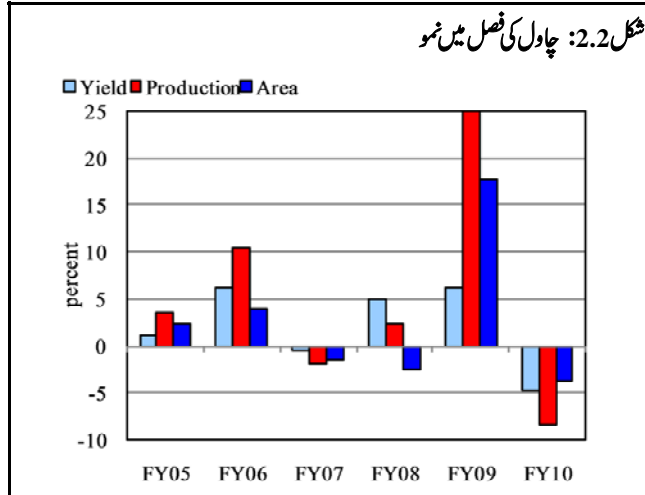
تخمینے کے مطابق کپاس کی سالانہ پیداوار پست رہنے کا امکان ہے تاہم مقامی منڈیوں میں مضبوط طلب کے باعث دسمبر 2009ء کے اوائل تک

کپاس کی مقامی قیمتوں میں ریکارڈ اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ کپاس کی ملکی پیداوار ملکی صرف کے لحاظ سے بدستور کم ہے اور ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کپاس درآمد کی جاتی ہے۔ کپاس کی ملکی قیمتوں میں اضافے کی وجوہات یہ ہیں: (الف) برآمدات کی بحالی کے باعث ملکی طلب میں اضافہ، (ب) عالمی قیمتوں کا بڑھنا اور (ج) روپے کی قدر میں کمی۔

### چاول

ابتدائی تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ سال کی ریکارڈ فصل کے مقابلے میں رواں سال چاول کی فصل میں کمی آئی ہے تاہم یہ مالی سال 10ء کے ہدف سے زیادہ ہے۔ چاول کے زیر کاشت رقبے میں کمی کے ساتھ ساتھ یافت میں بھی کمی کے باعث فصل کم ہوئی ہے۔ عالمی نرخوں میں کمی اور کاشتکاروں کو حاصل ہونے والی قیمتوں میں مایوسی کے سبب چاول کے زیر کاشت رقبے میں کمی آئی۔ کاشتکار مطالبہ کر رہے تھے کہ حکومت قیمتوں میں استحکام لانے کے لیے چاول کی تجارت میں سرگرم انداز میں مداخلت کرے تاہم حکومت کی جانب سے عارضی اقدامات خاصی مالیاتی لاگت اور یافت میں کمی پر منتج ہوئے۔ اس لیے زرعی اجناس کی قیمتوں کے لیے منڈی کی ساخت میں بہتری لانا ناگزیر ہے۔

چاول کی یافت میں کمی کی بنیادی وجہ ہوائی کے وقت بعض اضلاع میں آب پاشی کی کمی ہے۔ خاص طور پر ملتان اور سرگودھا میں خشک موسم کی وجہ سے فصل مزید متاثر ہوئی۔ پنجاب میں لیف بورر کی وجہ سے بھی فصلوں کو نقصان پہنچا جس کے نتیجے میں مجموعی یافت میں کمی آئی (دیکھئے

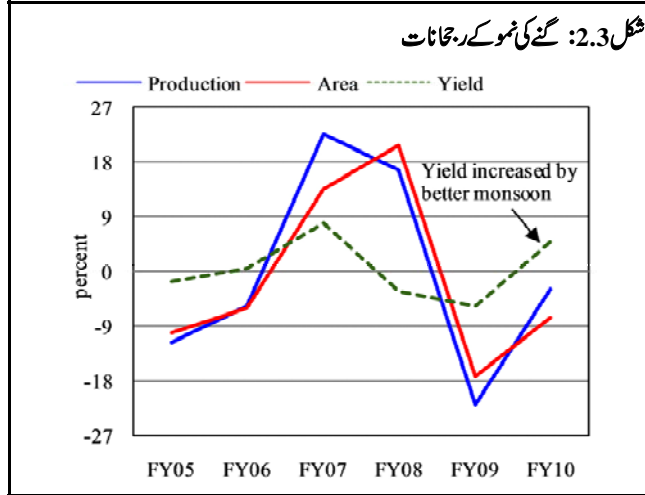


شکل 2.2)۔ مزید برآں مالی سال 10ء میں غیر معیاری بیجوں کی فراہمی کے باعث یافت میں 113 کلوگرام فی ہیکٹر کا نقصان ہوا۔

یہ بات اہم ہے کہ بھارت اور فلپائن میں اضافی طلب کے باعث چاول کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا امکان ہے۔ امکان ہے کہ بھارت جو بڑا برآمد کنندہ ہے، غیر باسستی چاول کا خالص درآمد کنندہ بن جائے گا۔ یہ امکان بھی ہے کہ بھارت میں غیر باسستی چاول کی قیمتوں میں اضافے کی

وجہ سے لوگوں نے باسستی چاول استعمال کرنا شروع کر دیا ہو۔ اس سے بھی عالمی قیمتوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے کیونکہ بھارت کے پاس برآمد کرنے کے لیے اضافی چاول کم ہوگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنے والے مہینوں میں کاشتکار اور تاجر چاول کی اچھی قیمت حاصل کر سکیں گے۔ تاہم ذخیرے کی مناسب سہولتیں نہ ہونے کے باعث یہ آسان نہیں ہوگا اور کاشتکار ضیاع سے بچنے کے لیے اپنی پیداوار فروخت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ خشک ذخیرہ کاری میں مالکاری کی سہولت اور چھوٹی سرمایہ کاری کاشتکاروں کو راغب کرنے پر گہرا اثر ڈال سکتی ہے۔

## گنا



مالی سال 08ء میں 63.9 ملین ٹن کی ریکارڈ فصل کے بعد مالی سال 10ء میں گنے کی پیداوار مسلسل دوسرے سال کم رہی (دیکھئے شکل 2.3)۔ کاشتکاروں نے شکر کی ملوں کے ساتھ مارکیٹنگ مسائل کے مسلسل غیر اطمینان بخش حل کے باعث گنے کا زیر کاشت رقبہ کم کر دیا۔ مالی سال 08ء میں گنے کی بمپر فصل سے باقی بچنے والے ذخیرے کی مقدار 1.1 ملین ٹن تھی جو بہت زیادہ تھی اسی لیے مالی سال 09ء کے دوران شکر کی ملوں نے گنے کی جارحانہ خرید اور اس کی فوری چکنائی میں

ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا جس کے باعث کاشتکاروں نے مالی سال 10ء میں گنے کی کاشت روک دی۔ یہ صورتحال نہایت مایوس کن ہے کیونکہ شکر کی موجودہ عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے اور ملک کو مقامی طلب پوری کرنے کے لیے اسے درآمد کرنا پڑے گا۔ مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں شکر کی مقامی قیمت کو عالمی قیمت سے کم رکھنے میں بھی کاشتکاروں کو نقصان کا سامنا ہوگا۔ اس بات کا امکان ہے کہ مل مالکان کاشتکاروں کو ان کی توقع سے کم قیمتوں کی پیشکش کریں گے چونکہ مل مالکان بلند لاگت کے اثرات کی منتقلی میں ضوابطی مشکلات کے پیش نظر خام مال کی لاگت کم سے کم رکھنا چاہیں گے۔ اس صورتحال میں آئندہ برسوں میں گنے کی فصل کا مستقبل مزید تاریک ہوگا۔ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ بھارت میں قیمت کے تعین کے مسئلے پر 2010ء میں گنے کی پیداوار میں بہت زیادہ اضافے کا امکان نہیں ہے اور چونکہ بھارت شکر کا ایک اہم صارف ہے اس لیے 2010ء میں شکر کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

اگرچہ سندھ کے کچھ علاقوں میں معمول کے مون سون سے زیادہ بارشیں ہونے کے باعث گنے کی کاشت میں اضافے کی توقع ہے تاہم فصل کو کئی مسائل کا سامنا ہے: (الف) پانی کی قلت کے باعث موسم سرما میں گنے کی کاشت کے بدلے گندم کاشت کرنا، (ب) بجلی نہ ہونا اور اس کے ساتھ ساتھ (ج) بجلی ٹیئر اور خام مال کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے کاشتکاروں کے پست حوصلے اور خاص طور پر پنجاب جہاں گنے کی کاشت کے رقبے میں اضافے کی ضرورت ہے۔ ایشیا کی عالمی قیمتوں میں پائی جانے والی غیر یقینی اور 08ء میں ترقی پذیر ممالک پر ایشیا کی قیمتوں کے دھچکوں کے پیش نظر طویل مدتی اور پائیدار پالیسی کی ضرورت ہے تاکہ گنا گانے والے اور کسانوں کے مسائل کو حل کیا جاسکے۔

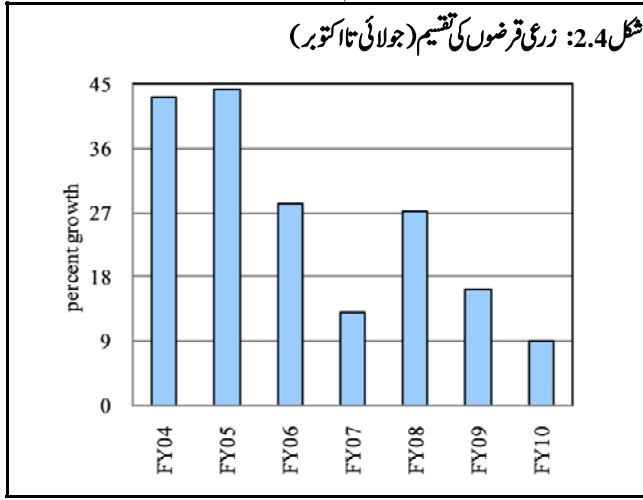
## دیگر فصلیں

ابتدائی تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء میں خریف کی دیگر اہم فصلوں کی کارکردگی گزشتہ سال کے مقابلے میں بھی حوصلہ افزا نہیں ہے۔ تاہم چھوٹی فصلوں خصوصاً جلد خراب ہونے والی ایشیا کے لیے منڈی کی قیمتوں میں قدرے استحکام ہے اور ان ایشیا کی فراہمی میں بہتری کی عکاسی

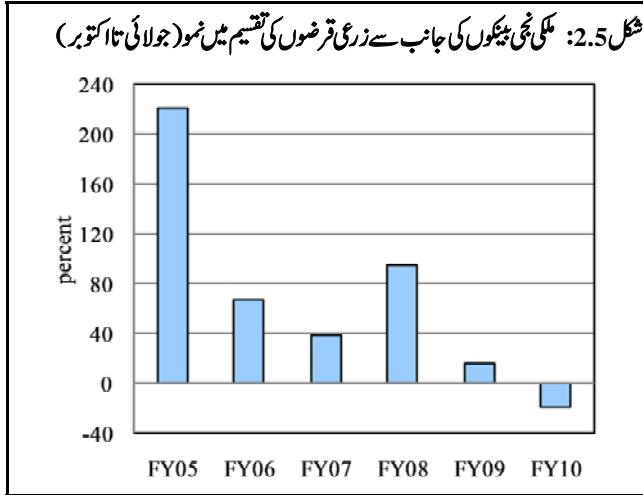
ہوتی ہے (تفصیلات کے لیے باب 3 قیمتیں دیکھئے)۔ چھوٹی فصلیں زرمبادلہ کمانے، فارم آمدنی بڑھانے کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان شعبوں میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے: (الف) ان اشیاء کی منڈی تک رسائی کے لیے مواصلات کا مناسب انتظام، (ب) غذا کی پروسیسنگ اور پیکنگ کے لیے چھوٹے یونٹوں کا قیام اور (ج) خشک اور سرد ذخیرہ خانوں کی سہولت۔ ابتدائی مرحلے میں مشرق وسطیٰ کی منڈیوں تک رسائی پاکستان کے لیے فائدہ مند ہے۔

### 2.1.3 زرعی قرضہ جات کی کارکردگی

جولائی تا اکتوبر م س 10ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم کی نمونہ ہو کر 9.1 فیصد ہو گئی جبکہ م س 09ء میں 16.2 فیصد نمونہ ہوئی تھی جو گذشتہ سات



برسوں میں اسی عرصے کے دوران سب سے کم سطح ہے (دیکھئے شکل 2.4)۔ طلب اور رسد دونوں عوامل کے باعث زرعی قرضوں میں کمی ہوئی ہے۔ ادارہ جاتی قرضوں کی کمی کی وجوہات یہ ہیں: (الف) گذشتہ موسم میں تین اہم فصلوں کی ریکارڈ پیداوار سے فارم آمدنی میں اضافہ اور (ب) م س 2010ء کے خریف میں تین اہم فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں کمی۔ سمعی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاشتکاروں نے خام مال کی خریداری اپنے وسائل سے کرنے کو ترجیح دی۔



فراہمی کے لحاظ سے کمرشل بینک خاص طور پر چھوٹے بینکوں نے غیر ادا شدہ قرضوں کے بڑھنے اور سیالیت میں کمی کے باعث خطرہ مول لینے سے گریز کیا۔ اس کا ثبوت مقامی نجی بینکوں کی طرف سے زرعی قرضوں میں کمی سے ملتا ہے اور جب سے یہ بینک زرعی قرضہ جات کی منڈی میں شامل ہوئے ہیں اس وقت سے یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ (دیکھئے

شکل 2.5 اور جدول 2.3)۔ مزید برآں

کمرشل بینکوں سے حکومت کی مالکاری ضروریات میں اضافے کے باعث حکومتی و شیعہ جات کی خریداری میں بینکوں کی دلچسپی کم ہو گئی ہے۔

جدول 2.3: زرعی قرضے کے رجحانات (جولائی تا اکتوبر)												
ارب روپے، فیصد میں تبدیلی												
تقسیم			داخلی			خالص قرضے			واجب الادا			
میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء	تبدیلی	میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء	تبدیلی	میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء	تبدیلی	
38.2	44.6	47.6	6.6	33.6	44.0	47.1	7.1	0.6	0.5	85.4	81.1	کمرشل بینک
26.8	31.5	36.9	17.4	24.7	30.9	35.9	16.0	0.6	1.1	58.6	56.3	پانچ بڑے کمرشل بینک
11.4	13.2	10.6	-19.2	8.9	13.1	11.3	-14.1	0.1	-0.6	26.8	24.8	ملکی نجی بینک
11.3	13.0	15.3	17.8	8.7	10.8	10.9	1.0	2.2	4.4	87.8	98.8	خصوصی بینک
10	12.1	14.6	20.7	7.7	9.6	10.0	4.1	2.5	4.6	78.0	89.4	زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ
1.3	0.9	0.7	-21.3	1.0	1.2	0.9	-23.2	-0.3	-0.2	9.8	9.4	پنجاب پرائونٹل کمرشل بینک
49.5	57.6	62.8	9.1	42.3	54.8	58.0	5.9	2.8	4.8	173.2	179.9	مجموعی

#### مقصد کے لحاظ سے زرعی قرضے

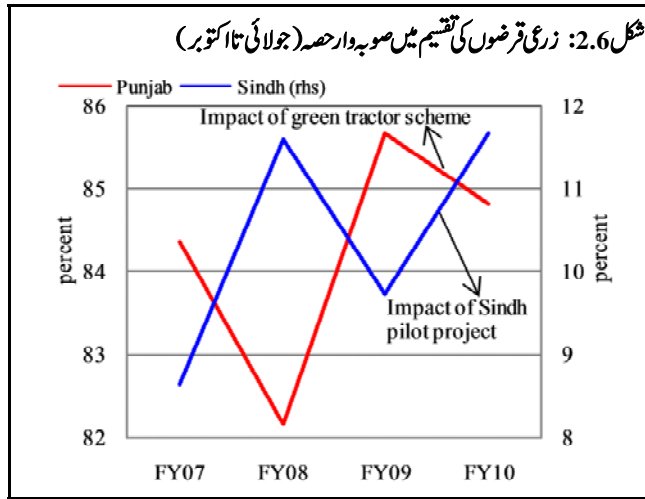
ترقیاتی مقاصد کے لیے کمرشل بینکوں کی جانب سے دیے جانے والے زرعی قرضوں میں تیزی سے کمی آئی ہے جس اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ ادارے زرعی قرضوں کے معاملے میں محتاط ہو گئے ہیں (دیکھئے جدول 2.4) کیونکہ ترقیاتی قرضے وسط تا طویل مدت میں چکتائے جاتے ہیں جبکہ پیداواری قرضوں کا چکر قلیل مدتی نوعیت کا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پیداواری اور ترقیاتی مقاصد دونوں

جدول 2.4: زرعی قرضہ بلحاظ ادارہ					
ارب روپے					
پیداواری قرضے			ترقیاتی قرضے		
میں 09ء	میں 10ء	تبدیلی فیصد	میں 09ء	میں 10ء	تبدیلی فیصد
27.8	35.9	29.2	3.6	1.0	-72.9
11.8	10.2	-14.0	1.4	0.5	-64.6
39.6	46.1	16.3	5.0	1.5	-70.7
8.8	9.8	11.3	3.2	4.7	46.0
0.8	0.6	-18.2	0.1	0.1	-46.9
9.6	10.5	8.9	3.3	4.8	43.3
49.3	56.6	14.9	8.3	6.3	-25.0
کل					

کے لیے دیے جانے والے قرضوں میں کمی سے مقامی نجی بینکوں کی احتیاط کی عکاسی ہوتی ہے کیونکہ یہ بینک زرعی منڈی میں سیالیت کی قلت سے زیادہ متاثر ہوئے تھے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال زرعی قرضوں کی بلند نمو پنجاب میں گرین ٹریکٹر اسکیم متعارف کروانے کی وجہ سے تھی جس سے مالی سال 09ء میں کل زرعی قرضوں میں صوبہ پنجاب کے حصے میں بھی اضافہ ہوا تھا۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک کی جانب سے سندھ کے سات اضلاع کے لیے سندھ پائلٹ پروجیکٹ<sup>5</sup> کے آغاز سے مثبت اثرات رونما ہوئے جو مالی سال 10ء کے دوران کل زرعی قرضوں میں صوبہ سندھ کے بڑھتے ہوئے

<sup>5</sup> اس اقدام کے تحت زرعی قرضوں کی تقسیم میں بینکوں کے لیے لازمی ہے کہ وہ ونڈو آپریشن کا انتظام کیا جائے اور سندھ کے 17 اضلاع میں ان بینکوں کی قائم شاخوں میں زرعی قرضہ جاتی افر تعینات کریں تاکہ واجب الادا زرعی قرضوں کے جزدان اور قرض گہروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ اسٹیٹ بینک اس منصوبے کے ہدف کے حصول اور اس پر عمل درآمد کے لیے سخت نگرانی کرے گا۔



حصے سے واضح ہے (دیکھئے شکل 2.6)۔ دوسرے مرحلے میں اس پائلٹ پروجیکٹ کو پورے ملک تک وسیع کرنے کا پروگرام ہے اور ساتھ ہی تمام صوبوں کے لیے بے نظیر ٹریکٹر اسکیم کے نفاذ سے رواں مالی سال کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم میں اضافے کی توقع ہے۔

**شعبہ جاتی قرضوں کی تقسیم**  
زرعی قرضوں میں سست روی کی سب سے اہم وجہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران غیر فارم شعبوں میں تقسیم کی نمویں تیزی سے کمی آنا ہے (دیکھئے جدول 2.5) جس سے مالی سال 10ء کے گلہ بانی پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ مرغابی کے شعبے میں دیے جانے والے قرضوں میں سست روی آئی ہے جبکہ گلہ بانی، ڈیری اور ماہی گیری میں تیزی سے کمی ہوئی ہے۔

جدول 2.5: ہولڈنگ کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم (جولائی تا اکتوبر)

ارب روپے

شرن مو	م 08ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء
گزارہ	21.6	23.5	24.8	8.8	5.5
معاش	7.4	8.2	9.3	10.4	13.5
بالائے معاش	6.8	6.2	6.5	-8.7	5.1
قاری	35.7	37.8	40.5	5.8	7.2
غیر قاری	13.8	19.8	22.3	43.0	12.8
چھوٹے فارم	2.2	3.6	3.7	63.7	4.7
بڑے فارم	11.7	16.2	18.6	39.1	14.6
کل	49.5	57.6	62.8	16.2	9.1

اسی طرح فارم ذیلی شعبے میں زرعی قرضوں میں کمی آئی ہے جس میں جولائی تا اکتوبر مالی

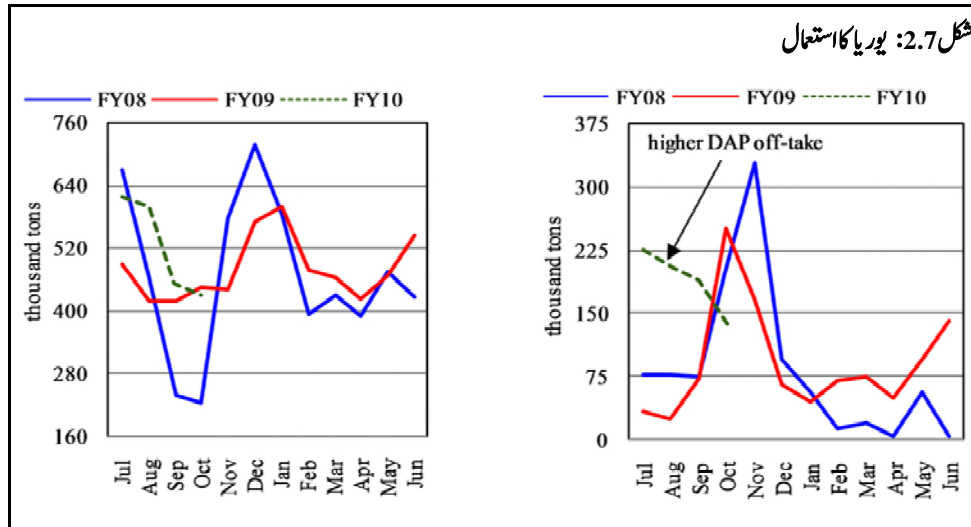
سال 10ء میں سب سے زیادہ کمی گذراوقات گروپ میں آئی ہے جبکہ معاشی اور معاشی سے اوپر گروپ میں بلند نمور پکارڈ کی گئی۔ غیر فارم شعبے میں بھی اسی طرح کارحاجان دیکھا گیا۔ اگرچہ غیر فارم ذیلی شعبے کے چھوٹے اور بڑے فارم فریقوں دونوں میں زرعی قرضوں میں کمی واقع ہوئی جس میں سے اول الذکر میں سب سے زیادہ کمی ہوئی۔ اس کمی کی وجوہات یہ ہو سکتی ہیں: (الف) مالی سال 09ء کی زیادہ فارم آمدنی کے باعث کاشتکاروں کا اپنے وسائل کا استعمال اور ساتھ ہی (ب) کمرشل بینکوں کا چھوٹے فارم فریقوں کو قرضے دینے میں محتاط رویہ۔ تاہم مرکزی بینک کی جانب سے شرح سود میں کمی کے ذریعے زرعی پالیسی میں نرمی لانے کے اقدام، کمرشل بینکوں کے غیر ادا شدہ قرضوں میں قدرے استحکام اور گندم کی فصل کے لیے کاشتکاروں کو قرضوں کی ضروریات میں اضافے کی وجہ سے امید ہے کہ نومبر 2009ء میں رینج موسم سے ادارہ جاتی زرعی قرضوں کی رفتار میں بہتری آئے گی۔

جدول 2.6: زرعی قرضوں کی نمو اور کھاد کا استعمال					
ڈی اے پی		یوریا		تقسیم	
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء
577.1	-77.8	26.3	-26.7	19.0	16.1
737.3	-68.4	42.2	-9.5	-8.7	8.8
160.5	-2.5	7.2	75.5	-4.0	38.8
-45.4	24.3	-3.8	98.1	26.5	-4.5

زرعی قرضوں کی تقسیم اور کھاد کے استعمال کا ماہانہ تجزیہ دونوں متغیرات کے درمیان براہ راست تعلق کی بھی تائید کرتا ہے (دیکھئے جدول 2.6)۔<sup>6</sup> جولائی 2009ء کے دوران قرضوں کی تقسیم میں اضافے کے کھاد کے استعمال پر مثبت اثرات پڑے تھے۔ اسی طرح ستمبر 2009ء میں قرضوں کی تقسیم میں کمی کے باعث کھاد کے استعمال پر منفی اثرات پڑے۔ اس رجحان کے پیش نظر نیز گندم کی قیمتیں زیادہ اور کھاد کے نرخ کم ہونے سے کاشتکاروں کی پرامیدی کی بنا پر گندم کے لیے کھاد کی نمایاں ضروریات ہوگی اس لیے مالی سال 10ء کے رجب موسم میں زرعی قرضوں میں تیزی کا امکان ہے۔

#### 2.1.4 کھاد کا استعمال

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد کے استعمال میں تیزی آئی ہے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں منفی نمو دیکھی گئی تھی۔ یوریا اور ڈی اے پی دونوں کے نرخوں میں کمی کے باعث بلند نمو ہوئی (دیکھئے شکل 2.7)۔ مالی سال 10ء کے دوران کھاد کا سب سے زیادہ استعمال



ابتدائی دو ماہ میں دیکھا گیا ہے جبکہ ستمبر 2009ء میں اس میں کمی واقع ہوئی۔ گندم کی پائیدار قیمت اور کھاد کی کم قیمتوں کے باعث رجب موسم کے دوران کھاد کے استعمال میں مزید اضافے کا امکان ہے۔ سمعی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ گندم کی بوائی سے پہلے کھاد کی قیمتوں میں دوبارہ اضافے کے خطرے کے پیش نظر کاشتکاروں کو کھاد پہلے سے خریدنے کی ترغیب ملتی ہے۔ خصوصاً گندم کے لیے ڈی اے پی کے استعمال میں تیزی سے

<sup>6</sup> دیگر عناصر جیسے کھاد کے نرخ، پانی کی دستیابی اور فارم اشیاء کی قیمتوں کا زرعی قرضوں کے ساتھ کھاد کے استعمال پر اثر پڑا ہے۔

جدول 2.7: کھاد کا استعمال (جولائی تا اکتوبر)			
(جولائی تا اکتوبر)			
مالی سال 2010ء	مالی سال 2009ء	مالی سال 2008ء	
2.1	1.8	1.6	یوریا
0.8	0.4	0.5	ڈی اے پی
2.9	2.2	2.1	کل
نمو (فیصد)			
18.0	11.2		یوریا
98.2	-24.3		ڈی اے پی
32.2	2.7		کل
حصہ (فیصد)			
73.5	82.3	76.0	یوریا
26.5	17.7	24.0	ڈی اے پی

اضافہ حوصلہ افزا ہے کیونکہ یافت بڑھانے کے لیے قوت بخش غذا کا متوازن استعمال ضروری ہے (دیکھئے جدول 2.7)۔

کھاد کے زیادہ استعمال کی ایک اور وجہ منڈی کے اشارے ہو سکتے ہیں جو ملکی اور بین الاقوامی منڈیوں میں شکر کی بلند قیمتوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ چونکہ گنا کم رقبے پر کاشت کیا گیا ہے اس لیے کاشتکار زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کے لیے کھاد کے زیادہ استعمال کے ذریعے یافت میں اضافہ

کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات اہم ہے کہ کھاد کا متوازن استعمال یافت بڑھانے میں مدد کرتا ہے تاہم منڈی سے متعلق مسائل کے باعث کاشتکار اس کا مناسب استعمال نہیں کر پاتے (دیکھئے باکس 2.1)۔

#### باکس 2.1: فارم شعبے کو درپیش کھاد کے مسائل

فارم شعبے کو کھاد کے استعمال سے متعلق جن مسائل کا سامنا ہے وہ یہ ہیں: (الف) مناسب نرخوں میں بروقت عدم دستیابی، (ب) ملاوٹ اور (ج) کھاد کا غیر متوازن استعمال۔ فروخت کے لحاظ سے عام طور پر اہم مواقع پر کھاد غائب ہو جاتی ہے اور کاشتکار تاجروں کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ اس لیے کھاد کی باقاعدہ فراہمی کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ کھاد کی تاخیر سے دستیابی اور استعمال نہ صرف پیداوار کی لاگت بڑھاتی ہے بلکہ یافت میں اضافے کے لیے اہم کردار ادا نہیں کر پاتی اور اس کا نتیجہ وسائل اور قومی دولت کا غلط استعمال ہے۔ زیادہ منافع کے حصول کے لیے کھاد میں ملاوٹ عام ہے جس سے کاشتکاروں کو رقم اور یافت دونوں میں بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور ان کا اعتماد متزلزل ہوتا ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ کھاد میں ملاوٹ کرنے والے افراد کے خلاف سخت قانون لاگو کیا جائے۔ محققین ریسرچر انڈسٹریوں کا کہنا ہے کہ یافت میں اضافے کے لیے کھاد کا متوازن استعمال کیا جائے اور اس کے لیے متعلقہ فریقوں کو چاہیے کہ اس بارے میں کسانوں کو تعلیم دیں۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے کاشتکاروں کو یافت بڑھانے کے لیے کھاد کے متوازن استعمال کے بارے میں معلومات دینی چاہئیں۔ کھاد کے استعمال میں توازن سے پودوں کو لاحق کئی بیماریاں کم ہو جاتی ہیں جس سے یافت میں اضافہ ہوتا ہے۔ کھاد ایک مہنگا اور قیمتی خام مال ہے جسے دانشمندی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔

#### کھاد کی قیمتیں

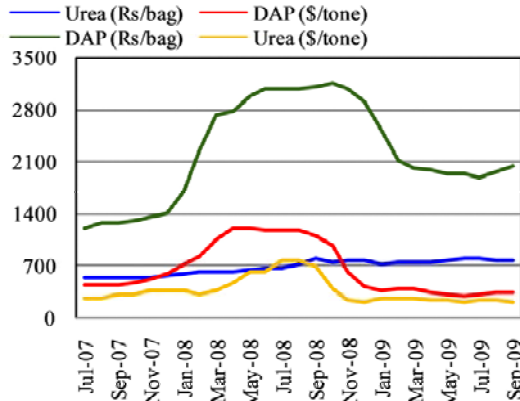
مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی سے کھاد کی ملکی قیمتیں کم ہونا شروع ہو گئی تھی لیکن قیمتوں میں تیزی سے کمی کے باعث کاشتکاروں نے اس کی خریداری روک دی۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد کی قیمتوں میں دوبارہ اضافہ ہوا تاہم یہ مستحکم ہیں (دیکھئے شکل 2.8)۔

کھاد کی عالمی قیمتیں ملکی قیمتوں کے مقابلے میں تیزی سے کم ہوئیں۔ یہ فرق روپے کی قدر میں کمی کے باعث ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ توانائی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے رجحان کے باعث کھاد کی عالمی قیمتوں کی صورتحال بدستور غیر یقینی ہے۔



شکل 2.8: کھاد کی قیمتیں

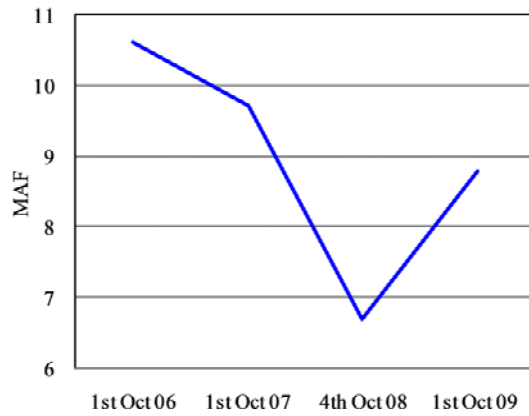


مزید برآں مقامی پوٹیلٹی قیمتوں میں مطابقت سے ملکی قیمتوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ کھاد کی قیمتوں میں زیادہ تغیر پذیری سے اس کے استعمال میں کمی آ سکتی ہے۔

### 2.1.5 پانی کی دستیابی

مالی سال 10ء کے رنج موسم (اکتوبر تا مارچ) کے آغاز میں پانی کی دستیابی گذشتہ 3 برسوں کی نسبت بہتر ہے (دیکھئے شکل 2.9)۔ ارسا کی پیش گوئی کے مطابق مالی سال 10ء رنج موسم میں 23.9 ملین ایکڑ فٹ پانی دستیاب ہوگا جو کہ گذشتہ رنج موسم کے مقابلے میں 6.9 فیصد زائد ہے۔ ارسا کے تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ رواں رنج موسم میں 31.0 فیصد پانی کی کمی واقع ہوگی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 39.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔

شکل 2.9: رنج کے آغاز پر ذخیرہ کاری



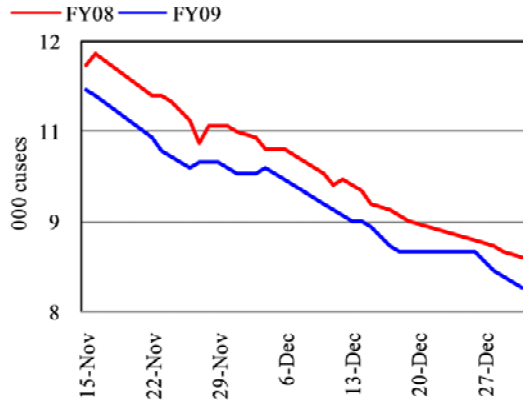
گذشتہ سال رنج کے آغاز پر مجموعی ذخیرہ کاری کے باعث صورتحال میں معمولی بہتری ہوئی ہے جو 7.3 ملین ایکڑ فٹ تھی جبکہ یکم اکتوبر 09ء میں 8.8 ملین ایکڑ فٹ تھی۔ مون

سون کی بارشیں تاخیر سے ہونے کی وجہ سے ذخیرہ آب کی سطح بڑھ گئی۔ یہ بات اہم ہے کہ موسم سرما کے آنے سے پانی کی صورتحال بگڑ جائے گی۔

گنے اور کپاس کی فصلوں کے بعد جب آب پاشی کا علاقہ گندم کی کاشت کے لیے تیار ہے تو پانی کی صورتحال منفی رہنے کا امکان ہے۔ نومبر کے مہینے میں گلشیر پگھلنے سے دریائے سندھ کے طاس سے پانی کا اخراج 12000 کیوسک سے زائد نہیں ہوگا اور درجہ حرارت گرنے سے دسمبر 2009ء میں کم ہو کر 8000 کیوسک رہ جائے گا (دیکھئے شکل 2.10)۔ موسم سرما کی بارشیں پنجاب کے اہم علاقوں میں گندم کی کاشت کے لیے فیصلہ کن عنصر ہیں۔

مون سون کی تاخیر کا مثبت اثر کوٹری میں دیکھا گیا جہاں دریا کے بہاؤ کا اخراج دریائے سندھ کے ڈیلٹا علاقے میں مینگر ووز کی نمو کے لیے بہت

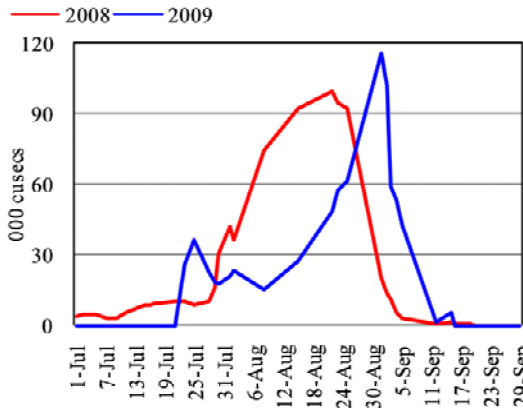
شکل 2.10: گلیشیر کا پگھلنا



اہم ہے (دیکھئے شکل 2.11)۔ ستمبر 2009ء کے اختتام تک بہاؤ کا اخراج مسلسل رہا جبکہ گزشتہ سال یہ وسط ستمبر تک تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سندھ نہری نظام کے آخری سرے تک پانی دستیاب رہا۔

تاہم اس سے یہ بھی نشاندہی ہوتی ہے کہ دنیا کے سب سے بڑے نہری نظام میں پانی کا بہاؤ استعمال میں نہیں آتا اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ نئے ذخیرہ ہائے آب تعمیر کیے جائیں اور اس کے ساتھ نہری نظام میں بہتری لائی جائے۔ مزید یہ کہ زمین کی بہتر ہمواری کے ذریعے پانی کا عمدہ انتظام اور مؤثر استعمال یافت کو بڑھانے اور مستقبل کی دشواریوں کا سامنا کرنے کے لیے ضروری ہے۔

شکل 2.11: کوٹری سے اخراج



## 2.1.6 مستقبل کے امکانات

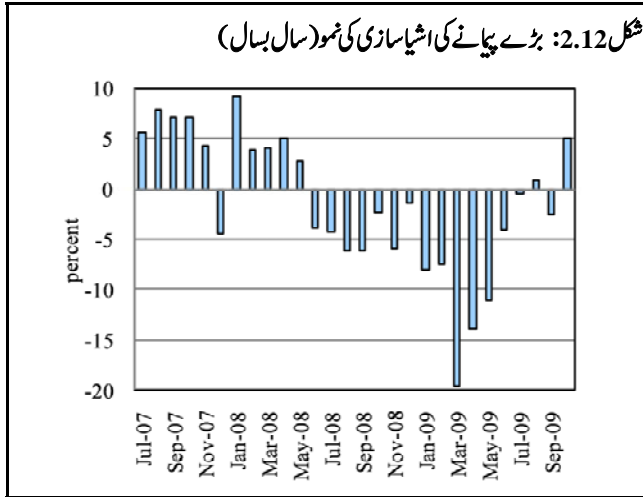
مالی سال 10ء میں زرعی شعبے کی نمو گزشتہ مالی سال 09ء کے مقابلے میں مایوس کن اور کم رہنے کا امکان ہے۔ نومبر کے اختتام تک

گندم کی بھرپور بوائی حوصلہ افزا ہے کیونکہ گندم کی شاندار فصل سے زرعی نمو میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ گندم کی شاندار فصل کے امکان کی وجوہات یہ ہیں: (الف) مالی سال 10ء میں رینج میں پانی کی دستیاب صورتحال میں تھوڑی بہتری (ب) کھاد کی نسبتاً کم اور مستحکم قیمت کے ساتھ ساتھ (ج) گندم کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باوجود گندم کی پائیدار مقامی قیمت۔ چھوٹی فصلوں میں بہتری سے گندم کو بھی مدد مل سکتی ہے۔ تاہم مالی سال 10ء خریف فصلوں کی کمزور کارکردگی اور گلہ بانی میں توقع کے مطابق کم نمو (جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران ذیلی شعبے میں قرضوں کی کمی کی وجہ سے) کے باعث اچھی رینج فصل کا زیادہ تر منافع زائل ہو سکتا ہے۔

## 2.2 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی

تیرہ مہینے لگاتار کمی کے بعد جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے ذیلی گروپ میں کچھ بحالی ہوئی ہے۔ اکتوبر 09ء

میں 18 ماہ کی بلند ترین سال بسال نمو جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مجموعی نمو کو 0.7 فیصد تک لے گئی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران 5.0 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے تقریباً نصف ذیلی گروپوں میں گزشتہ سال کی



نسبت بہتری آئی ہے جس میں زیادہ تر صنعتیں صارفنی اور ثانوی اشیا تیار کرتی ہیں۔ تاہم پیداوار کا ماہانہ رجحان غیر مستحکم نظر آتا ہے (دیکھئے شکل 2.12)۔ گزشتہ مالی سال جولائی اور ستمبر کے مقابلے میں رواں مالی سال کے اسی عرصے کے دوران پیداوار میں کمی آئی ہے جبکہ اگست اور اکتوبر میں اضافہ ہوا۔ مزید برآں جولائی تا ستمبر مالی سال 10ء کے دوران بحالی خاصی کمزور رہی کیونکہ پٹرولیم اور دھات کے ذیلی گروپوں میں پیداوار میں بڑی کمی واقع ہوئی جس سے دیگر

کئی صنعتوں کی پیداوار میں کٹاؤ آئے گا۔ اکتوبر میں جنگ کی سرگرمیوں کے باعث سال بسال نمو میں استحکام نظر آیا اور سینٹ اور گاڑیوں کی صنعتوں میں بہتری آئی ہے۔ جولائی تا اکتوبر م س 10ء کے دوران مجموعی بنیادوں پر ٹیکسٹائل، چمڑے، گاڑیوں اور ربڑ جیسے چند شعبوں میں خالص بہتری ریکارڈ کی گئی۔ اس کے برعکس پٹرولیم، دھاتوں اور سرمایہ اشیا جیسی اہم صنعتوں کی پیداوار میں کمی ہوئی ہے (دیکھئے جدول 2.8)۔

جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران سینٹ کی صنعت میں شاندار نمو ہوئی جس کا سبب بلند ملکی طلب کے ساتھ برآمدات کی بھی زیادہ طلب ہے۔ مالی سال 10ء کے آغاز سے سینٹ کی مقامی قیمتوں میں کمی آنا شروع ہو گئی جس کی وجہ مالی سال 10ء کے بجٹ میں سینٹ پروفاقی ایکسائز ڈیوٹی میں کمی ہے جو بلاواسطہ طور پر سینٹ کی قیمتوں میں اضافے کا اہم عنصر ہے۔<sup>7</sup> مزید برآں مکانات و تعمیرات کے بجٹ میں زیادہ رقم مختص کرنے اور ساتھ ہی دیگر عمارتی سامان کی قیمتوں میں کمی کے باعث سینٹ کی مقامی طلب میں اضافہ ہوا۔ دوسری جانب جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران سینٹ کی برآمدات میں سست روی کا شکار رہی۔<sup>8</sup> برآمدات میں سست روی وسیع بنیاد اور توقع کے مطابق تھی خصوصاً علاقائی معیشتوں میں نئی استعداد آگئی۔ سینٹ کی برآمدات میں سست روی متوقع تھی کیونکہ بھارت پہلے ہی جنوری 2009ء میں پاکستان سے درآمد کیے گئے سینٹ پر 20 فیصد ڈیوٹی لگا چکا تھا۔ اس کے علاوہ عالمی کساد بازاری دینی کے تعمیراتی شعبے میں بھی داخل ہو رہی ہے اور خلیج کی طرف سے سینٹ کی طلب میں شدید کمی دیکھی گئی۔ باوجود اس کہ سینٹ کی مقامی طلب بدستور مضبوط رہی کیونکہ کئی نئے رہائشی منصوبے تعمیر کیے جانے ہیں جو کہ زیادہ تر نجی شعبے کے ہیں جبکہ حکومت بھی بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں کے آغاز میں دلچسپی لے رہی ہے۔

<sup>7</sup> جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء میں سینٹ کی مقامی قیمتیں 12.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران میں اس میں 14.2 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔

<sup>8</sup> آل پاکستان سینٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران سینٹ کی برآمدات میں 18.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 72.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

جدول 2.8: اشیا سازی کی اہم مصنوعات کی پیداوار اور تجارت (جولائی تا اکتوبر)											
قابل برآمد فاضل پیدا کرنے والی صنعتوں کی نمو						درآمدات سے مسابقت کرنے والی صنعتوں کی نمو					
فیصد میں		پیداوار		برآمدات		پیداوار		درآمدات			
وزن	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	وزن	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء
ٹیکسٹائل	24.5	-0.44	-0.66								
سوتلی دھاگہ	13.1	-0.42	-2.22	-15.2	42.6						
سوتلی کپڑے	3.4	-0.67	-0.70	23.6	-39.8						
دستی ہوئی کپاس		1.42	12.95	277.5	68.0						
چمچا	3.0	1.5	22.4								
بالائی چمچا	1.5	0.6	12.3								
جوتے کے تلوے کا چمچا		-15.8	103.1								
جوتے	0.7	24.0	-1.2	4.4	2.0						
ادویات	6.7	0.0	0.9	5.3	-18.3						
پلائی وڈ	0.0	45.7	-28.2								
غیر دھاتی	5.6	1.8	18.4								
سینٹ	5.5	1.6	18.7	62.8	-31.9						
کیمیکلز	6.4	-0.6	1.0								
فیمینرنگ	0.6	9.1	-14.6								

<sup>1,2</sup> ڈالر کی درآمدی قدر میں تبدیلی ہوئی ہے جبکہ قدرتی تبدیلی دستیاب نہیں ہے۔

<sup>3</sup> پام آئل کی درآمدات۔

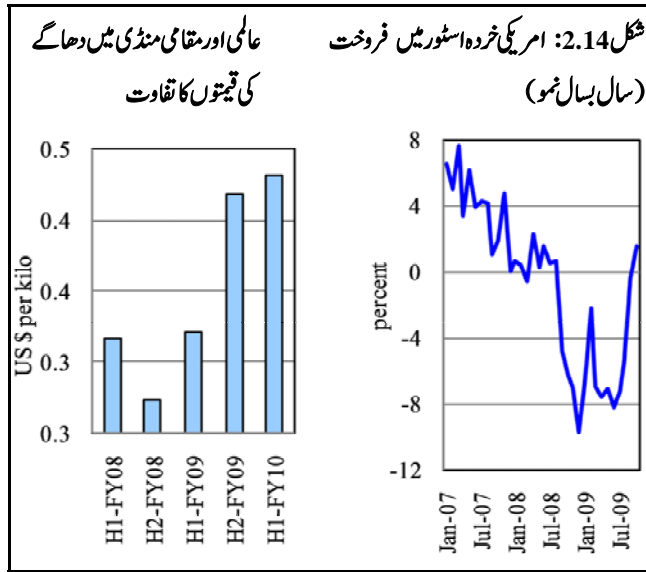
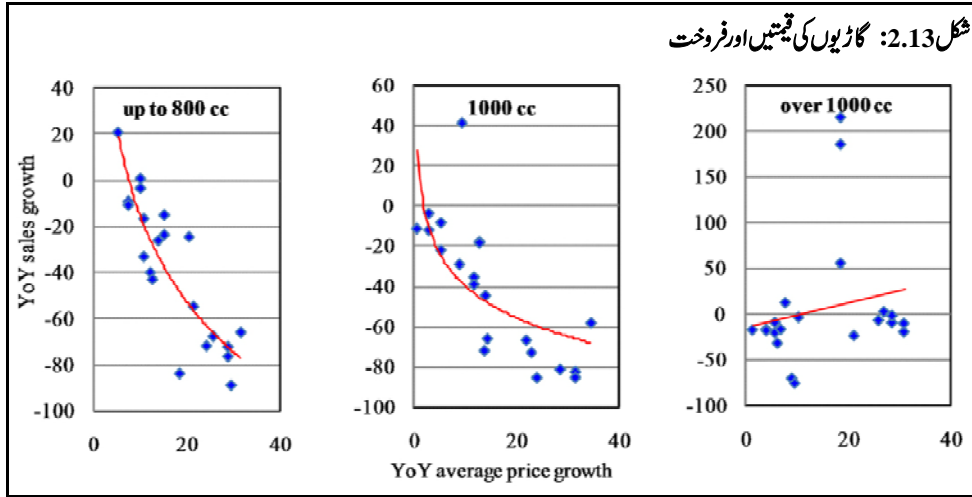
<sup>4</sup> تمام پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کے اعداد و شمار اسی کی ویب سائٹ سے لیے گئے ہیں۔

<sup>5</sup> صرف لوہا اور اسٹیل کی درآمدات شامل ہیں۔

بینک مالکاری کی غیر موجودگی کے باوجود پائیدار صارفی صنعتوں میں بھی کسی قدر بحالی ہوئی ہے۔ مالی سال 09ء میں زیادہ تر الیکٹرانک اشیا کی قیمتوں میں اضافے اور بار بار بجلی کے قفل کے باعث پائیدار صارفی اشیا کی طلب میں کمی واقع ہو گئی تھی۔ مزید یہ کہ بلند لاگت اور بینک مالکاری کی کم دستیابی کے باعث گاڑیوں اور الیکٹرانکس کی صنعتوں میں پیداواری سرگرمیاں مزید کم ہو گئیں۔ تاہم جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء خاص طور پر گاڑیوں کے شعبے میں بلند پیداوار ریکارڈ کی گئی کیونکہ کاروں اور موٹر سائیکلوں کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے طلب میں اضافہ اور زرعی آمدنی زیادہ ہوئی (دیکھئے شکل 2.13)۔<sup>9</sup> خصوصاً حکومت نے 2009-10ء کے بجٹ میں 850 سی سی اور اس سے بڑی کاروں کی خریداری پر وفاقی ایکسائز ڈیوٹی ختم کر دی جو گزشتہ سال طلب کے اضافی دباؤ کو روکنے کے لیے لگائی گئی تھی۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 10ء جولائی تا اکتوبر میں اشیا کی عالمی قیمتوں اور شرح مبادلہ میں نسبتاً استحکام رہا اور گاڑیوں کی کمپنیوں نے ڈیوٹی کے خاتمے کا فائدہ صارفین کو منتقل کیا۔

مندرجہ بالا تجزیے کے برخلاف م س 10ء جولائی تا اکتوبر کے دوران ٹیکسٹائل شعبے میں زیادہ تر نموبیرونی طلب میں اضافے سے ہوئی۔ مقامی

<sup>9</sup> مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں گاڑیاں بنانے والے اہم اداروں نے قیمتوں میں کمی کر دی۔

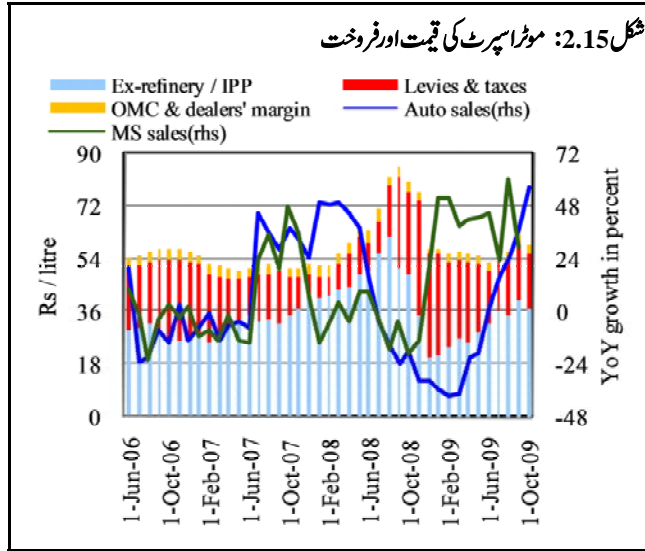


ٹیکسٹائل کوئی فوائد ملے: (الف) کپاس کی فصل میں اضافہ، (ب) ترقی یافتہ معیشتوں میں ٹیکسٹائل کی خوردہ فروخت میں کسی قدر بحالی (دیکھئے شکل 2.14) اور (ج) چین میں کپاس کی فصل میں نمایاں کمی سے کپاس اور دھاگے کی عالمی قیمتوں میں اضافہ۔ ان عوامل کے نتیجے میں مئی 10ء جولائی تا اکتوبر میں جنگ صنعت میں کپاس کی پیداوار اور برآمدات میں بلند نمو ہوئی۔ اگرچہ اسپننگ کی صنعت کو گزشتہ دو برسوں میں عملی مشکلات بشمول بلند مالکاری لاگت، بجلی اور گیس کی کمی اور ناسازگار ملکی سیکورٹی کی صورتحال کا سامنا

رہا ہے تاہم دھاگے کی مقامی اور عالمی قیمتوں میں تفرق سے اسپننگ کے مالکان کے لیے زیادہ پیداوار کے مواقع پیدا ہوئے۔ کپاس اور سونی دھاگے کی بلند برآمدات سے کپاس اور دھاگے کی مقامی قیمتوں پر دوبارہ دباؤ بڑھنا شروع ہو گیا ہے اور شعبے کی پیداوار کی لاگت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں مئی 10ء جولائی تا اکتوبر میں مقامی بنائی کی صنعت متاثر ہوئی اور کپڑا بننے والی چھوٹی صنعتیں بند ہو گئیں۔

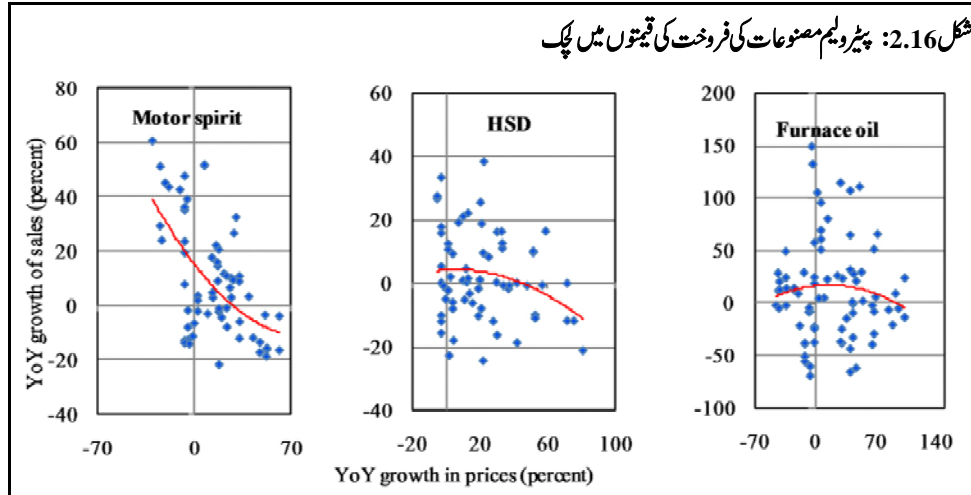
ایشیا سازی کے اہم شعبوں میں بحالی کے ساتھ پیٹرولیم مصنوعات کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم زیادہ تر طلب درآمدات کے ذریعے پوری کی جاتی ہے اور مقامی ریفائنریوں کے پیداواری عمل کو ہموار طور پر چلانے میں سیالیت کے شدید مسائل کا سامنا ہے۔ ریفائنری کے شعبے میں گردش

قرضے کا مسئلہ ہے جو ریفرنڈریوں کو مناسب مقدار میں خام تیل درآمد کرنے اور معمول کی مقدار میں چلانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کے نتیجے میں ملک کو مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے صاف شدہ پیٹرولیم مصنوعات درآمد کرنا پڑتا تھا۔ تیل کی عالمی قیمتیں گرنے سے 09ء کے



ابتدائی مہینوں میں موٹر اسپرٹ کی طلب میں اضافہ ہو گیا (دیکھئے شکل 2.15)۔ مقامی پیٹرول کی قیمتوں میں کمی کے باعث پیٹرول اور سی این جی کی قیمتوں میں تفرق کم ہونے کی وجہ سے موٹر اسپرٹ سی این جی کا متبادل ہو گئی۔ اگرچہ اس کے بعد کے مہینوں میں عالمی قیمتیں دوبارہ بڑھنا شروع ہو گئیں لیکن حکومت نے قیمتوں میں استحکام کے لیے ملکی لیوی کی ساخت میں رد و بدل کیا ہے۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے آخر میں گاڑیوں خاص طور پر موٹر سائیکلوں کی فروخت میں اضافہ ہوا ہے جبکہ اس سے پہلے

لگاتار بارہ مہینوں تک اس کی فروخت میں کمی آئی تھی۔<sup>10</sup> گاڑیوں کی فروخت میں اضافے کا بنیادی سبب م س 10ء کے بجٹ میں ڈیوٹی میں کمی کے باعث قیمتوں کا کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 2.16)۔ ملک میں موٹر اسپرٹ کی موجودہ طلب معمولی ہے اور فرنس آئل اور ہائی اسپینڈرل کی طرح موٹر اسپرٹ بھی ایک خسارے کی شے بن گیا ہے۔



<sup>10</sup> تخمینے کے مطابق ملک میں گاڑیوں کی مجموعی فروخت میں 55 فیصد حصہ موٹر سائیکل کا ہے۔

مستقبل میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی کارکردگی پورے شعبے میں مختلف ہونے کی توقع ہے۔ اگرچہ نئے پلائس کی تنصیب اور طلب میں دوبارہ مزید اضافے سے مجموعی نمو میں اضافہ ہو سکتا ہے تاہم مستقبل قریب میں غیر یقینی صورتحال پیش آ سکتی ہے۔

فرنس آئل اور موٹر اسپرٹ کی وجہ سے صاف شدہ پیٹرولیم مصنوعات کی طلب بدستور مضبوط رہنے کا امکان ہے۔ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش میں اضافے کے باعث فرنس آئل کی طلب میں اضافے کی توقع ہے جبکہ موٹر اسپرٹ کی طلب بھی بدستور مضبوط رہے گی کیونکہ آٹوموبائل کی فروخت میں اضافے اور سی این جی اور پیٹرول کی قیمتوں میں کم فرق کی وجہ سے موٹر اسپرٹ کے استعمال میں اضافے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کے سی این جی اسٹیشن ہفتے میں دوبارہ بند رکھنے کے فیصلے سے بھی موٹر اسپرٹ کی طلب میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ مالی سال 09ء اکتوبر تا نومبر میں خام تیل کی درآمدات میں 33.9 فیصد سال بسال اضافے سے ریفرنسز یوں کی بلند طلب کے رد عمل کی عکاسی ہوتی ہے۔ نئے پلائس کی تنصیب سے کھاد اور اسٹیل کے شعبوں کی پیداواری گنجائش میں تیزی سے اضافے کا امکان ہے۔ خاص طور پر نائٹروجن کھاد کی سالانہ پیداواری گنجائش میں رواں مالی سال کے اختتام پر 146 فیصد سے 3.6 ملین میٹرک ٹن اضافہ ہوگا۔ مزید برآں اسٹیل کے شعبے کی پیداواری میں 30 فیصد اضافے کی توقع ہے کیونکہ مارچ 2010ء سے اسٹیل پیدا کرنے کا نیا یونٹ کمرشل پیداوار کا آغاز کر دے گا۔ آخر میں بجلی کی تقسیم کے نیٹ ورک میں متوقع بہتری کے بعد طلب میں اضافے کے باعث ٹرانسفارمرز کی پیداوار میں اضافے کا امکان ہے۔<sup>11</sup>

تاہم متعدد درپیش خطرات کے باعث بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مضبوط بحالی میں رکاوٹ آ سکتی ہے۔ اگر اشیا کی عالمی قیمتوں میں بڑھتا ہوا حالیہ رجحان جاری رہا اور تیز ہو گیا تو اس کے نتیجے میں خردہ قیمتوں میں اضافے سے طلب پر اثر پڑے گا۔ یہ صورتحال گاڑیوں کے ذیلی شعبے میں پہلے ہی پائی جاتی ہے جس میں کار ساز اداروں نے نومبر 2009ء سے ایلومینیم اور تانبے کی قیمتوں میں اضافے اور این کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی کے باعث خردہ قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ مزید برآں نومبر 2009ء میں خام مال کی مقامی قیمتوں میں سال بسال 20.2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

ملکی طلب کے علاوہ دیگر کئی عوامل نے اشیا سازی کی نمو پر منفی اثرات مرتب کیے جس میں گنے کی کاشت میں کمی کے ساتھ گنے کی کچل کاری کا تاخیر سے ہونے کا خطرہ ہے جو شکر کی صنعت (جس کا بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں وزن 5.5 فیصد ہے) کی نمو میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

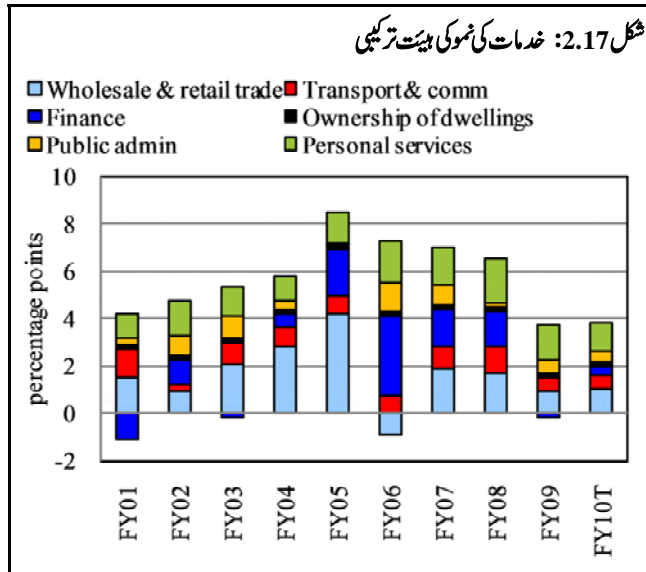
مزید برآں اب تک جدید معیشتوں میں کمزور بحالی ہوئی ہے۔ امریکہ اور یورپی یونین میں قرضہ منڈی کی صورتحال مایوس کن ہے۔ روزگار کی سطح بھی کم ہے اور اس کے نتیجے میں صرف میں کمی آئی ہے۔ ان معیشتوں کی بحالی بہتر پالیسی پر منحصر ہے اور پالیسی میں قبل از وقت تبدیلی کے خوف سے عالمی صورتحال میں غیر یقینی کیفیت بڑھ گئی ہے۔ ٹیکسٹائل اور چمڑے کی ملکی برآمدی صنعتوں میں بڑھتی ہوئی طلب نظر نہیں آتی اور انہیں طلب میں اپنا بڑا حصہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ ملک میں سیمنٹ کی برآمدات کو سعودی عرب میں برآمدات کی پابندی اٹھائے جانے کی بنا پر سخت مسابقت کا سامنا ہے اور برآمدات کی طلب بدستور کم رہنے کا امکان ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال سیمنٹ کی برآمدی نمونئی افریقی اور خلیجی منڈیوں تک رسائی کے باعث ہوئی تھی۔ سعودی عرب کو قریبی علاقوں کا فائدہ ہونے کی وجہ سے پاکستانی

<sup>11</sup> ٹرانسفارمرز کی پیداوار میں گذشتہ گیارہ ماہ میں کمی کے بعد اکتوبر 2009ء میں 8.4 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔

برآمد کنندگان کو منڈی میں حصہ برقرار رکھنے میں سخت مسابقت کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ کونے کی قیمتوں میں اضافے سے نرخوں کا بھی سخت مقابلہ ہوگا۔<sup>12</sup> علاوہ ازیں صوبہ سرحد کا سینٹ کی کل پیداوار میں حصہ تقریباً 30 فیصد ہے اور سیکورٹی کے بحران کے باعث سینٹ کی فراہمی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

ملکی معیشت کی بحالی کی رفتار خام مواد کی دواہم اشیاء یعنی توانائی اور مالکاری کی فراہمی اور لاگت پر منحصر ہے۔ مالی سال 09ء کی دوسری سہ ماہی تک سخت زری پالیسی کے باعث کمپنیوں کی مالی لاگت میں نمایاں اضافہ ہوا تھا۔ طلب میں کمی کے باعث عملی منافع کم ہو گیا جس سے کئی صنعتوں میں سیالیت کی شدید قلت ہو گئی تھی۔ اس کے نتیجے میں حالیہ برسوں میں اشیاء سازی کی صنعتوں کے غیر ادا شدہ قرضوں میں نمایاں اضافہ ہو گیا۔ نجی شعبے کی طرف سے طلب میں معمولی اضافے کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے اپریل 2009ء سے تین مختلف موقعوں پر پالیسی ریٹ میں 250 بیس پوائنٹس کمی کی۔ چنانچہ شرح قرض گاری بھی بتدریج کم ہوئی۔ مزید برآں مالی سال 10ء اکتوبر تا نومبر کے دوران اشیاء سازی کے شعبے میں قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہوا جو شعبے کی بحالی کے لیے اچھا ہے۔

### 2.3 خدمات



مالی سال 2010ء میں خدمات کی نمو برقرار رہنے کی توقع ہے جس میں مالی سال 09ء کے مقابلے میں مالکاری اور بیمہ کے ذیلی شعبوں میں متوقع بحالی سے معمولی اضافے کا امکان ہے (دیکھئے شکل 2.17)۔ خدمات میں مستحکم نمو کی توقعات کو مرس 10ء کی پہلی سہ ماہی میں اشیاء سازی میں بحالی سے تقویت ملتی ہے جس سے تھوک اور خوردہ تجارتی سرگرمیوں کو مدد ملے گی (جن کا مجموعی خدمات کی قدر اضافی میں ایک تہائی حصہ ہے) (دیکھئے جدول 2.9)۔

بیرونی تجارتی حجم (زیادہ تر درآمدات) میں تیزی سے کمی کے باعث حقیقی شعبے کی بحالی سے حاصل ہونے والا فائدہ جزوی طور پر زائل ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر مالی سال 2010ء جولائی تا نومبر کے دوران درآمدات میں 23 فیصد کی شعبہ خدمات کی نمو کے لیے کئی مشکلات کا باعث بن سکتی ہے:

<sup>12</sup> خاص طور پر انڈونیشیا کے کونے کی قیمتوں میں اضافے کا امکان ہے کیونکہ انڈونیشیا نے تھرمل توانائی پیدا کرنے کے لیے اسے ایندھن کے طور پر استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ مقامی سینٹ کی تیاری میں استعمال ہونے والے کونے کی بڑی مقدار انڈونیشیا سے درآمد کی جاتی ہے (تقریباً 50 فیصد)۔



جدول 2.9: پہلی سہ ماہی میں شعبہ خدمات کے اعلیٰ کارکردگی فیصد نمو یا جو مذکور ہے		
مالی سال 2010ء	مالی سال 2009ء	
<b>تھوک و خوردہ تجارت</b>		
-4.7	-2.1	تھوک اور کمیشن تجارت کا قرضہ (جولائی تا اکتوبر)
-2.2	16.6	خردہ تجارت کا قرضہ (جولائی تا اکتوبر)
-50.9	-10.5	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں تجارت
-0.7	-6.0	اشیا سازی میں نمو
-27.3	47.4	درآمدی نمو
<b>ٹرانسپورٹ ذخیرہ کاری اور مواصلات</b>		
10.2	9.0	کے پی ٹی پر کارگو بینڈنگ
62.4	60.0	ٹیلی کٹافٹ (فیصد آبادی)
-54.1	-39.0	ٹیلی مواصلات درآمدات (قدر ڈالر)
-18.4	15.6	کمرشل گاڑیوں کی پیداوار*
4.2	-57.3	ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات (قدر ڈالر)
4.7	28.6	ٹرانسپورٹ مواصلات کے صارفین نرخ
<b>مالیات و بیمہ</b>		
47.2	23.4	کمرشل بینکوں کا منافع (جون کے مقابلے میں ستمبر)
77.9	72.9	12 فیصد یا اس سے اوپر قرضوں کا فیصد (اکتوبر)
37.4	34.5	8 فیصد یا اس سے اوپر رکھی گئی امانتوں کی فیصد
7.4	7.7	شرح سود کا تفاوت - اسٹاک
6.5	6.0	شرح سود کا تفاوت - اضافی (اکتوبر)
* ایل سی ویز، ٹریڈرز، بیسین اور ٹرک		

- 1- تھوک اور خوردہ تجارتی سرگرمیوں میں کمی
- 2- بندرگاہ، جہاز رانی کی سرگرمیوں (خدمات کی قدر اضافی میں ایک فیصد حصہ) میں کمی
- 3- اندرونی مالی برداری پر کچھ اثرات (درآمدی اشیا کی اندرونی ٹرانسپورٹ) - ٹرکوں ایل سی ویز کی فروخت اور پیداوار میں کمی کے ساتھ ہائی اسپیڈ ڈیزل کی پست فروخت اندرونی مال برداری میں کمی کی عکاسی کرتے ہیں (مجموعی خدمات کی اضافہ قدر میں 4 فیصد حصہ)۔

درآمدات کی نمو میں کمی کے علاوہ ٹیلی مواصلات شعبے کی طرف سے ٹرانسپورٹ و مواصلات کی نمو میں کمی آنے کا امکان ہے۔ شعبہ ٹیلی مواصلات سخت مسابقتی منڈی میں کام کرتا ہے جنہیں پہلے ہی اے آر پی یو (فی صارف اوسط آمدنی) میں نمایاں کمی کا سامنا رہا اور اسی لیے کمپنیوں کا منافع بھی کم رہا۔ 2009-10ء کے بجٹ میں حکومت نے وفاقی ایکسائز ڈیوٹی اور سم (SIM) ایکٹیویشن کے چارجز کم کر دیے جس سے اگر کمپنیاں اس کی منتقلی صارف تک نہ پہنچائیں تو ان کی آمدنی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ ٹیلی مواصلات کمپنیاں منڈی میں اپنا حصہ برقرار رکھنے کے لیے یہ فائدہ صارف تک منتقل کریں گی تاہم صارفین تک اس فائدے کی منتقلی کے فیصلے کا زیادہ تر انحصار آئندہ مہینوں میں

نیٹ ورک خدمات کی طلب پر ہوگا۔ اس صورتحال میں حکومت کی جانب سے ضابطے کے خاتمے اور مو بائل سیٹ کی درآمدات پر کسٹم ڈیوٹی میں کمی کے فیصلے سے نیٹ ورک کی طلب میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ مزید برآں نیٹ ورک رسد کنندگان بڑھتی ہوئی طلب کو مد نظر رکھتے ہوئے آپریشن کو اپ گریڈ کر رہے ہیں جس میں (الف) دور دراز علاقوں میں نیٹ ورک کو وسعت دینا، (ب) سیلولر فون کے ذریعے اضافہ قدر خدمات کی فراہمی جیسے مو بائل بیکاری، یوٹیٹی بلوں کی ادائیگی وغیرہ اور (ج) موجودہ انفراسٹرکچر کی تکنیکی اپ گریڈیشن شامل ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ سہ ماہی کے دوران کیے گئے نگرانی کے موزوں اقدامات سے مالکاری اور شعبہ بیمہ کو فائدے کی توقع ہے۔ ان اقدامات میں: (الف) تموین اخذ کرتے ہوئے ضمانت کی قیمت فروخت لازم کے فائدے سے متعلق ضوابط میں نرمی کرنا اور (ب) قرضے کی درجہ بندی میں رعایت اور تموین کی شرائط کو کم کرنا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ خالص سودی منافع بڑھ گیا ہے جس سے مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سودی منافع میں اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں بلند بینکاری تفاوت سے سال کے دوران بینکوں کی خالص سودی آمدنیوں میں مزید اضافے کا امکان ہے۔

روزگار کے مواقع، برآمدات کے امکانات اور ملک میں مجموعی ترقی کے پیش نظر مالکاری اور ٹیلی کام ذیلی شعبوں میں بحالی خوش آئند ہے۔ مثال کے طور پر مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں ان دو شعبوں کی برآمدات میں 60 فیصد اور 112 فیصد نمو ریکارڈ ہوئی۔ مالی سال 09ء میں مالکاری اور اطلاعاتی و مواصلاتی ٹیکنالوجی کی مشترکہ برآمدی خدمات 0.5 ارب ڈالر رہیں۔ مزید برآں ماضی قریب میں ان شعبوں میں روزگار کا تیزی سے پیدا ہونا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اس میں مزید وسعت کے نتیجے میں زیادہ روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے (دیکھئے جدول 2.10)۔ اس طرح شعبہ خدمات معیشت میں بڑھتے ہوئے حصے کو گرفت میں رکھنے کو تیار ہے۔ 2008ء میں برسر روزگار افراد کی تعداد 17 ملین تک پہنچ گئی ہے، یہ شعبہ زرعی شعبے سے بہت آگے نکل گیا ہے اور معیشت میں سب سے بڑا آجر (21 ملین افرادی قوت کے ساتھ) بن گیا ہے۔ شعبہ خدمات نہ صرف اجناس کے پیداواری شعبے سے مسلسل آگے بڑھتا گیا ہے بلکہ اس میں گزشتہ دہائی میں بھاری سرمایہ کاری کی گئی ہے جس سے مستقبل میں خدمات کی نمو بہتر رہنے کا امکان ہے۔

جدول 2.10: معیشت میں خدمات کا حصہ												
جی ڈی پی نمو		جی ڈی پی نمو میں فیصد اشاریہ		روزگار میں نمو		روزگار کی نمو میں فیصد اشاریہ		سرمایہ کاری نمو		سرمایہ کاری نمو میں فیصد اشاریہ		
خدمات	سی پی ایس	خدمات	سی پی ایس	خدمات	سی پی ایس	خدمات	سی پی ایس	خدمات	سی پی ایس	خدمات	سی پی ایس	
1960ء	5.6	7.6	3.2	3.2	1.3	2.0	1.0	0.5	..	..	..	..
1970ء	3.2	6.1	1.7	2.8	2.6	5.1	2.0	1.3	..	..	..	..
1980ء	5.9	6.7	2.9	3.4	2.1	3.1	1.5	0.9	4.9	5.2	3.0	2.0
1990ء	4.5	4.5	2.2	2.3	1.2	4.6	1.4	1.2	-0.3	3.1	-0.7	1.8
2000ء	4.2	5.7	2.0	3.0	3.3	4.5	2.1	1.5	-0.7	8.9	-0.3	5.1

## 3.1 گمرانی کا عالمی منظر نامہ

مالی سال 10ء کی ابتدا سے عالمی معیشت میں سست رفتار بحالی دکھائی دے رہی ہے۔ اقتصادی تعاون و ترقی کی تنظیم (اواسی ڈی) نے توقع ظاہر کی ہے کہ 2010ء میں معتدل بحالی ہوگی۔<sup>1</sup> اہم بات یہ ہے کہ صارفین کا اعتماد بہتر ہونے کے بعد بیشتر ترقی یافتہ ملکوں میں ارزانی کی رفتار گھٹنا شروع ہوگئی ہے (دیکھئے جدول 3.1)۔

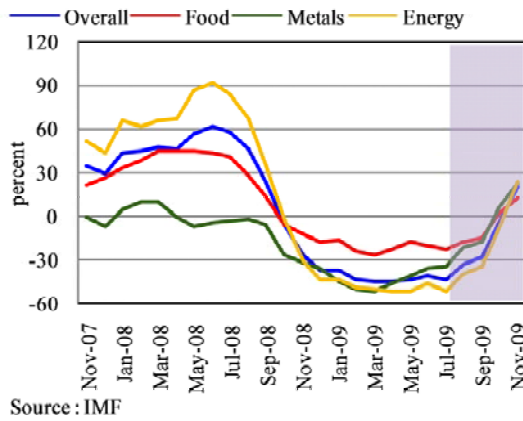
عالمی معیشت میں بحالی کی علامات رواں مالی سال کے آغاز سے اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے بھی ظاہر ہیں (دیکھئے شکل 3.1)۔ اجناس کی پیش بندی سے بھی قیمتوں کے اوپر جانے کے رجحان کو تقویت ملی ہے۔

نرخوں میں اضافہ تمام اشیاء کے گروپوں میں دیکھا گیا لیکن صنعتی دھاتوں کے شعبے میں یہ زیادہ نمایاں ہے۔ اس کا ممکنہ سبب یہ ہے کہ مختلف ممالک کی جانب سے اعلان کردہ مالیاتی تحریک کا بڑا حصہ انفراسٹرکچر کے منصوبوں کے لیے مختص کیا گیا ہے جس سے دھاتوں کی طلب میں اضافہ ہوا ہوگا۔ امریکہ میں تقریباً صفر شرح سود کے ہمراہ ڈالر کی

جدول 3.1: اہم معیشتوں میں گمرانی (سال بسال)			
ملک	نومبر 08ء	جولائی 09ء	نومبر 09ء
امریکہ*	1.1	-2.1	1.8
جاپان*	1.0	-2.2	-2.5
یورپ	2.1	-0.7	0.5
برطانیہ*	4.1	1.8	1.9
چین*	2.4	-1.8	0.6
سری لنکا	16.3	1.1	2.8
انڈونیشیا	11.7	2.7	2.4
بھارت*	10.4	11.9	11.5
پاکستان	24.7	11.2	10.5
تھائی لینڈ	2.2	-4.4	1.9
فلپائن	9.9	0.2	2.8
ویت نام	24.2	3.3	4.3
ملائیشیا*	5.7	-2.4	-1.6

ماخذ: بلومبرگ، آئی ایم ایف، عالمی بینک، اواسی ڈی، اکنامسٹ اور مرکزی بینکوں کی ویب سائٹس  
\* اعداد و شمار اکتوبر 2009ء کے ہیں۔

## شکل 3.1: آئی ایم ایف کے قیمتوں کے اشاریے (سال بسال)



Source: IMF

<sup>1</sup> اواسی ڈی اکنامک آؤٹ لک نمبر 86، نومبر 2009ء۔

کمزوری سے بھی حالیہ مہینوں میں قیمتیں بڑھیں۔ نومبر 2009ء کے دوران دھاتوں کی قیمتوں میں 22.2 فیصد سال بسال اور 2.6 فیصد ماہ بہ ماہ نمو ہوئی (دیکھئے جدول 3.2)۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ بیشتر صنعتی ممالک جیسے جاپان، چین، جرمنی اور برطانیہ میں صنعتی پیداوار کے ماہانہ اعداد و شمار مثبت ہونے کے بعد دھات کی قیمتیں بحال ہونے لگیں۔<sup>2</sup> قیمتی دھاتوں میں عالمی بازار میں سونے کی قیمت زیر بحث سہ ماہی کے دوران ریکارڈ بلندی پر پہنچ گئی کیونکہ کمزور ڈالر کی وجہ سے سونے کو محفوظ پایا گیا اور اس کی طلب میں اضافہ ہو گیا۔ مزید برآں حال ہی میں بعض مرکزی بینکوں نے اپنے ذخائر کی ہیئت ترکیبی تبدیل کرنے کے لیے سونا خریدنا شروع کر دیا۔

جدول 3.2: اہم اجناس کے اشاریے						
گروپ	ماہ بہ ماہ تبدیلی			سال بسال تبدیلی		
	نومبر 08ء	جولائی 09ء	نومبر 09ء	جولائی 09ء	ستمبر 09ء	اکتوبر 09ء
مجموعی	-17.5	-4.2	4.3	-44.6	-28.6	-4.7
غذا	-5.7	-3.5	3.1	-21.8	-12.9	4.4
دھاتیں	-11.7	3.1	2.6	-35.0	-17.8	5.2
توانائی	-22.4	-6.4	4.5	-51.9	-34.9	-8.3
ماخذ: آئی ایم ایف						

دیگر اشیاء کے گروپ میں رواں مالی سال کے دوران توانائی کے نرخ بحال ہونے لگے۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) کم نرخوں پر رسد برقرار رہنے کے بارے میں تشویش میں اضافہ، (ب) اوپیک کی جانب سے پیداوار میں کٹوتی، نیز (ج) تیل کی طلب میں معتدل بحالی۔ امریکی ڈالر کی کمزوری بھی خام تیل کے نرخوں میں اضافے کا باعث بنی کیونکہ کمزور ڈالر پیدا کنندگان کی نفع آوری کو متاثر کرتا ہے۔ عالمی توانائی انجنیسی کے مطابق تیل کی عالمی طلب آئندہ مہینوں میں مزید بڑھنے کی توقع ہے۔ طلب میں متوقع اضافے سے تیل کی قیمتیں مزید اوپر جانے کا امکان ہے۔

مالی سال 10ء کے دوران غذائی اشیاء کی قیمتیں بھی بحال ہوئیں۔ تاہم ان کی رسد نمایاں طور پر بڑھنے کی وجہ سے قیمتوں میں اضافے کی رفتار آہستہ رہی ہے۔ امریکہ، یوکرین، ارجنٹینا، آسٹریلیا اور کینیڈا میں گندم کی پیداوار توقع سے زیادہ رہی ہے۔ اسی طرح مکئی کی پیداوار بھی توقع سے بہتر رہی۔ سویا بین اور پام آئل کی پیداوار بلند رہنے کی توقع ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر عالمی منڈی میں ان اجناس کی قیمتیں مستقبل قریب میں کم رہنے کی توقع ہے۔ تاہم اگر موسمی حالات کی وجہ سے امریکہ میں گندم کی سرمائی بوائی مؤخر ہوگی تو قیمتیں اوپر جاسکتی ہیں۔

یہ بات اہم ہے کہ انٹرنیشنل گرین کونسل نے 2009-10ء کے دوران انتھنول کی پیداوار کے لیے اناج کے استعمال میں 14 فیصد اضافے کی پیش گوئی کی ہے۔ طلب میں یہ اضافہ خوردنی تیل کے نرخوں کو اوپر لے جانے کا باعث بن سکتا ہے۔<sup>3</sup>

دوسری جانب بھارت اور فلپائن میں خراب موسم کی وجہ سے اس سیزن میں چاول کی فصل پچھلے تھمینوں سے کم رہی۔ نتیجتاً بھارت کو اس سال چاول درآمد کرنا پڑے گا جس سے اناج کی قیمتوں پر اوپر کی جانب دباؤ پڑے گا۔

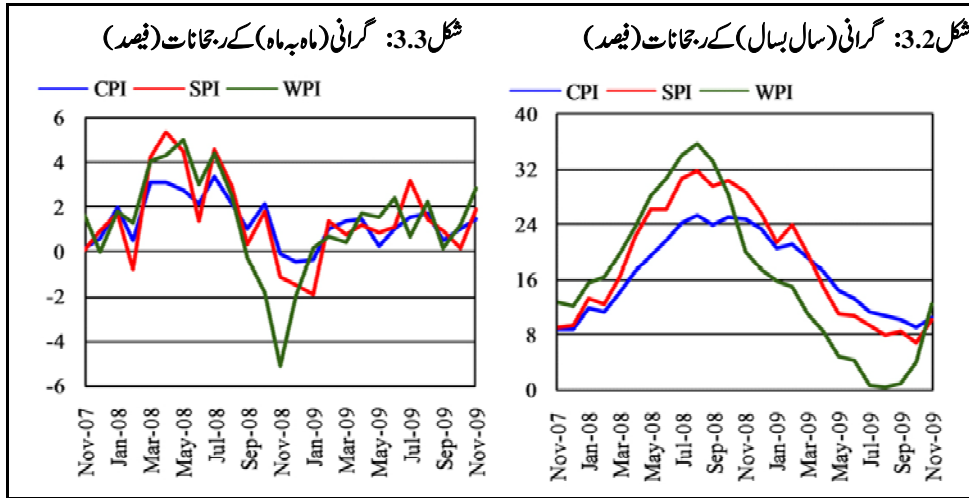
<sup>2</sup> ماخذ: یوروسٹیٹ نیوز ریلیز 12 نومبر 2009ء۔

<sup>3</sup> فصلوں کے امکانات اور غذائی صورتحال، اقوام متحدہ کا ادارہ خوراک و زراعت (نومبر 2009ء)۔

یہ بات بھی اہم ہے کہ چین کی جانب سے مستحکم طلب نے اکتوبر 2009ء کے دوران بھاری مقدار میں خریدی جانے والی خشک اجناس جیسے لوہے کی کچدھات، کونکے اور اناجوں کی کرائے بھاڑے کے نرخ بڑھا کر نقطہ عروج پر پہنچا دیے۔ کرائے بھاڑے کی بڑھتی ہوئی لاگت سے اجناس کے نرخ مزید بلند ہونے کا امکان ہے۔

### 3.2 ملکی صورتحال

م 2010ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں ملکی گرائی کا دباؤ خاصا کم ہوا۔ صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہار یہ کے لحاظ سے گرائی مسلسل گرتی رہی۔ اکتوبر 2009ء کے دوران گذشتہ 21 ماہ میں پہلی بار گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال کم ہو کر یک ہندی (8.9 فیصد) ہو گئی۔ تاہم نومبر 2009ء میں گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال دوبارہ 10.5 فیصد ہو گئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ماہانہ گرائی کی شرحوں اور گرائی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت (سال بسال) کے رجحانات سے عمومی گرائی میں کمی برقرار رہنے کے حوالے سے تشویش نے جنم لیا خصوصاً م 10ء کی دوسری ششماہی میں۔ گرائی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت ستمبر 2009ء میں پھر بڑھنا شروع ہوئی اور نومبر 2009ء میں پھر 12.5 فیصد ہو گئی جبکہ اگست 2009ء میں یہ 0.3 فیصد سال بسال تھی۔ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ گرائی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت کے آئندہ مہینوں میں بلند رہنے کی توقع ہے۔ اسی طرح ماہ بہ ماہ بنیاد پر فروری 2009ء سے قیمتوں کے تمام اشاریوں میں مثبت نمود کھائی دیتی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ گرائی میں کمی کے جاری عمل کو خاصے خطرات درپیش ہیں (دیکھئے شکل 3.2 اور 3.3)۔



گرائی کے دباؤ کا دوبارہ سرا بھارنا قوزی گرائی کی بلند سطح سے بھی ظاہر ہے۔ قوزی گرائی کے دونوں اظہاریے، غیر غذائی غیر توانائی اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط، م 09ء کی دوسری ششماہی سے کم ہوتے رہنے کے باوجود، بلند سطح پر ہیں۔ قوزی گرائی کے دونوں پیمانوں کی بلندی کی ایک وجہ اشاریہ کرایہ مکان میں دو ہندی اضافہ ہے حالانکہ جون 2009ء سے اس میں کچھ اعتدال ہے۔ اشاریہ کرایہ مکان کا وزن غیر غذائی

غیر توانائی میں 46 فیصد اور تراشیدہ اوسط میں 29 فیصد ہے چنانچہ قوزی گرانی میں کمی کی رفتار عمومی گرانی کی نسبت آہستہ ہے۔ قوزی گرانی کے پیمانوں میں اشاریہ کرایہ مکان کا حصہ اس طرح بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ قوزی گرانی کے دونوں پیمانوں کی باسکٹوں میں سے اشاریہ کرایہ مکان کو خارج کر دینے سے ایک ہندی گرانی رہ جاتی ہے جبکہ موجودہ سطح دو ہندی ہے (دیکھئے جدول 3.3)۔

جدول 3.3: گرانی کی مختلف جہتیں (فیصد)					
نومبر 08ء		جولائی 09ء		نومبر 09ء	
ماہ	سال	ماہ	سال	ماہ	سال
مجموعی ہاؤس	-0.1	24.7	1.5	11.2	1.4
غذائی گروپ	-1.5	30.4	3.0	10.7	1.8
غیر غذائی گروپ	1.1	20.2	0.3	11.6	1.0
اشاریہ کرایہ مکان	1.6	16.8	1.2	18.3	0.8
تھوک اشاریہ قیمت	-5.1	19.9	0.7	0.5	2.8
غذائی گروپ	-1.6	29.2	2.0	8.7	1.9
غیر غذائی گروپ	-7.9	12.8	-0.4	-5.4	3.5
حساس قیمت اظہاریہ	-1.1	28.8	3.2	9.4	1.9
قوزی گرانی					
غیر غذائی غیر توانائی	1.2	18.9	0.7	14	0.8
غیر غذائی غیر توانائی ماسوا اشاریہ کرایہ مکان	0.9	20.8	0.1	10.1	0.8
تراشیدہ	0.7	21.3	0.8	13.9	0.7
تراشیدہ ماسوا اشاریہ کرایہ مکان	0.3	24	0.7	12.1	0.9

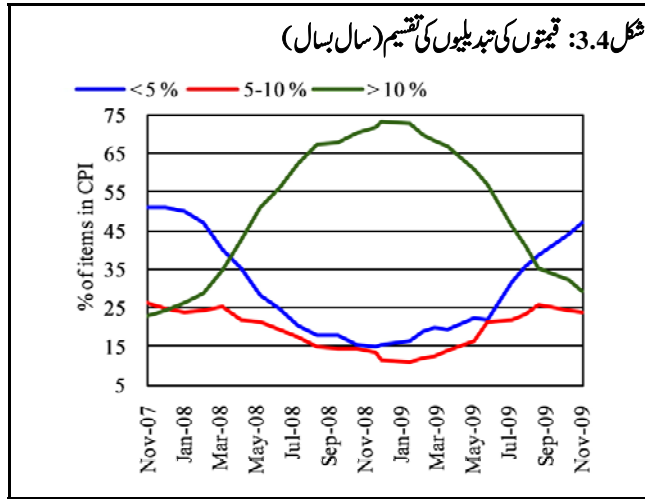
گرانی میں کمی کا موجودہ عمل ان عوامل پر مشتمل ہے: (الف) بیشتر اہم غذائی اشیا (سوائے شکر کے) کی رسد میں بہتری، (ب) حکومت کی جانب سے مالیاتی خسارے پر روک، (ج) سخت مالیاتی موقف کا مؤخر اثر، اور (د) درآمد شدہ گرانی میں کمی۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ گرانی کے دباؤ میں کمی اشیا سازی کے شعبے میں معتدل بحالی نیز بیرونی جاری حسابات کے توازن میں نمایاں بہتری، ذخائر میں اضافے اور روپے کی پیرٹی میں استحکام کے ساتھ آئی ہے۔ ان تمام عوامل سے اسٹیٹ بینک کو 25 نومبر 2009ء سے پالیسی ریٹ 50 بیس پوائنٹس کم کر کے 12.5 فیصد تک لانے کا موقع ملا۔

تاہم تسلیک کی عدم موجودگی اور محدود آمدن قوم کے باعث مالیاتی خسارے کا پورا کرنا دشوار سے دشوار تر ہوتا جا رہا ہے۔ ملکی بینکاری نظام سے قرض پر حکومت کے انحصار اور اس کے ساتھ نیم مالیاتی سرگرمیوں، جیسے شعبہ توانائی کے گردش قرضے کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے ٹی ایف سیز کا اجراء، سے یہ خطرہ ہے کہ نجی شعبے کی طلب کے لیے گنجائش نہیں رہے گی۔ مزید برآں امکان ہے کہ اجناس خصوصاً خام تیل، دھاتوں اور بعض غذائی اشیا (چاول، چینی) کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان معیشت میں گرانی کے دباؤ کو بڑھائے گا۔ اس طرح مرکزی بینک کو مجموعی معاشی صورتحال اور ملک پر اثر انداز ہونے والے بیرونی حالات پر کڑی نظر رکھنی ہوگی۔

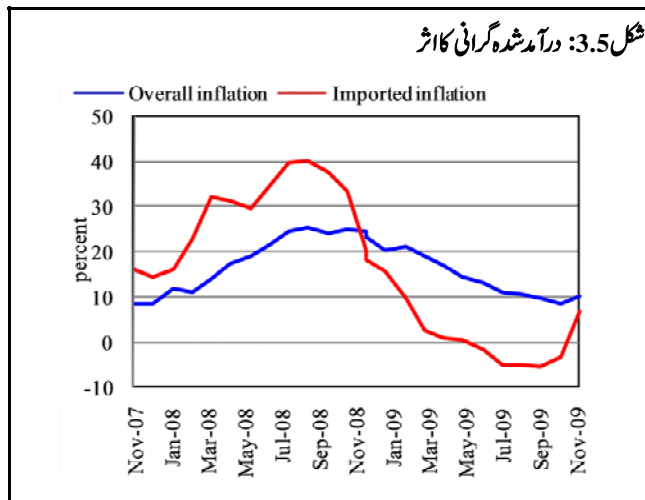
غذائی اجناس کی بلند تر گرانی کا خطرہ پڑوسی ممالک میں بارشیں کم ہونے کی وجہ سے بھی پیدا ہوا ہے جس کے ملکی نرخوں پر منفی اثرات پڑیں گے۔ آلو کی قیمت میں حالیہ اضافہ ایسی اجناس کے نرخوں میں اضافے کا اشارہ ہو سکتا ہے۔

حالیہ مہینوں کے دوران عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے گرتے ہوئے رجحان اور اس رجحان کی مراجعت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ماس 10ء کے دوران اوسط گرانی 11 سے 12 فیصد کی حدود میں رہے گی جبکہ ہدف 9 فیصد تھا۔

### 3.3 صارف اشاریہ قیمت

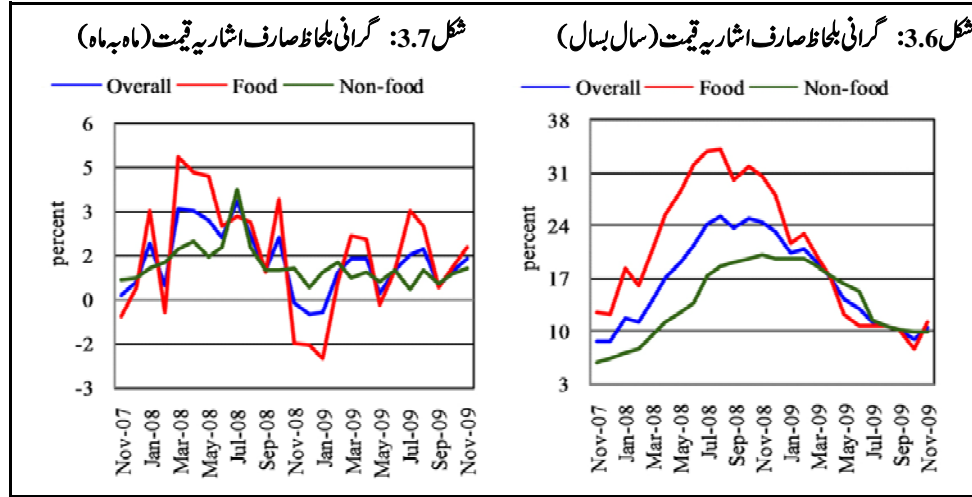


گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال نومبر 2009ء میں تھوڑی سے بڑھنے کے بعد ماس 2009ء کی دوسری ششماہی سے بالعموم کم ہی ہو رہی ہے۔ گرانی کے دباؤ میں کسی قدر کمی اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ ماس 09ء کی تیسری سہ ماہی سے ص اق باسٹ میں قیمت میں دوہندی اضافے والی اشیا کی تعداد گرتی رہی ہے (دیکھئے شکل 3.4)۔ یہ بات اہم ہے کہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کے باوجود درآمد شدہ گرانی کا نسبتاً کم حصہ گرانی میں موجودہ کمی کے حصول میں مددگار رہا ہے۔ درآمد شدہ گرانی میں کچھ نرمی کی وجہ روپے کی پیرٹی میں قدرے استحکام ہے (دیکھئے شکل 3.5)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شرح مبادلہ میں استحکام اب پاکستان میں گرانی کی توقعات کا اہم سبب ہو سکتا ہے۔



اگرچہ ص اق کے غذائی اور غیر غذائی دونوں گروپوں نے گرانی میں کمی میں کردار ادا کیا تاہم غذائی گروپ کا اثر زیادہ نمایاں تھا۔ نتیجتاً مجموعی گرانی بلحاظ ص اق میں

غذائی گروپ کا بہ وزن حصہ، جو مرس 2009ء کی پہلی ششماہی کے دوران 50 فیصد سے زیادہ رہا، جنوری 2009ء سے 50 فیصد سے کم ہے (دیکھئے شکل 3.6 اور 3.7)۔

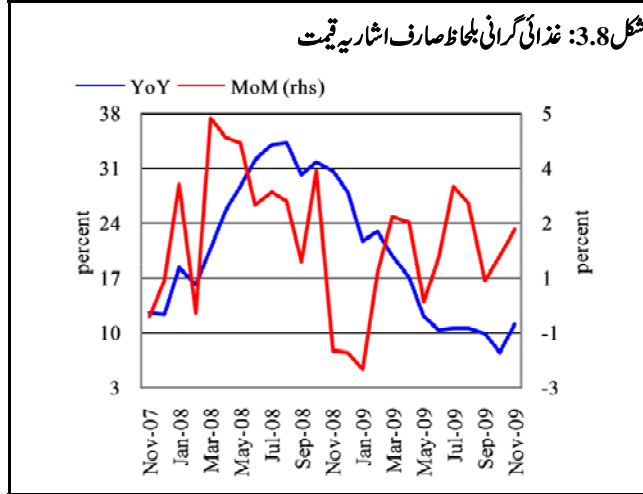


انفرادی اشیاء کے مجموعی گرانے بلحاظ صارف اق (سال بسال) میں بہ وزن حصوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ گرانے بلحاظ صارف اشاریہ مکان میں سست رفتاری کے باوجود مجموعی گرانے میں کرایہ اشاریہ مکان کا حصہ گذشتہ سال کی نسبت مسلسل بڑھتا رہا ہے۔ نومبر 2008ء میں یہ 15.7 فیصد تھا جبکہ نومبر 2009ء میں 31 فیصد ہو گیا (دیکھئے جدول 3.4)۔ اسی طرح مجموعی گرانے بلحاظ صارف اق میں بجلی اور چینی کے حصے میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ مرس 10ء کے دوران بجلی کے نرخوں میں متوقع اضافے سے غیر غذائی غیر توانائی عمومی گرانے میں اس کا حصہ مزید بڑھنے کا امکان ہے۔

جدول 3.4: گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) میں بہ وزن حصہ فیصد							
	نومبر 08ء	دسمبر 08ء	جون 09ء	جولائی 09ء	اکتوبر 09ء	نومبر 09ء	
1 اشاریہ کرایہ مکان	15.7	17.5	30.8	35.0	38.3	31.0	
2 تازہ دودھ	7.1	7.4	8.8	10.4	11.6	9.6	
3 گندم کا آٹا	14.9	12.1	7.1	7.9	4.4	4.4	
4 بجلی	4.6	4.8	6.1	7.0	9.3	0.9	
5 گوشت	2.4	2.5	4.3	4.9	7.0	6.0	
6 نباتی تھی	1.9	0.7	-4.9	-6.1	-4.9	0.3	
7 چینی	1.3	1.7	4.7	4.9	3.0	6.4	
8 سبزیاں	3.0	2.2	4.7	4.3	5.4	5.0	
9 پٹرول	0.6	0.7	-3.2	-7.2	-4.9	2.4	
10 چاول	3.9	3.4	-4.8	-5.3	-3.4	-2.8	

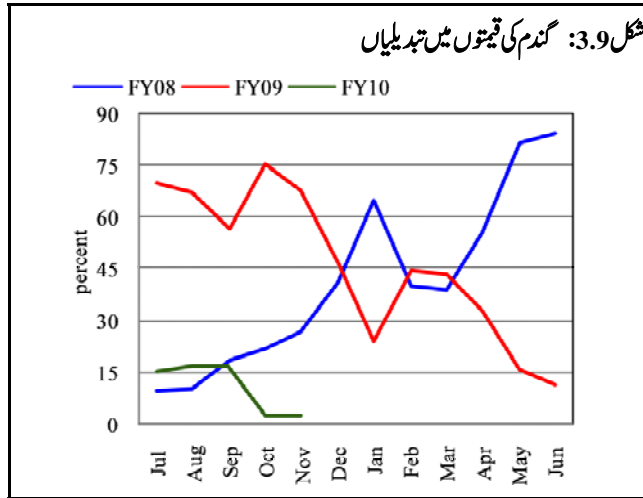


## 3.3.1 غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت



غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت م س 09ء کی دوسری ششماہی سے مسلسل گرتی رہی اور اکتوبر 2009ء کے دوران 25 ماہ میں پہلی بار یک ہندی ہو گئی۔ نومبر 2009ء میں غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ میں اضافہ دیکھا گیا اور وہ بڑھ کر 11.1 فیصد ہو گئی تاہم یہ سطح اب بھی پچھلے سال کے اسی مہینے کی سطح 30.4 فیصد سے خاصی کم ہے (دیکھئے شکل 3.8)۔

غذائی گرانی میں نمایاں کمی کی بڑی وجہ گندم کی ملکی قیمتوں میں اضافے کی رفتار گھٹنا



ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گندم کے نرخ عموماً اکتوبر میں (ہوائی کے موسم سے پہلے) بڑھ جاتے ہیں کیونکہ رسد محدود ہوتی ہے۔ لیکن اس سال ملک کے اندر بھر پور ذخائر کی موجودگی کی وجہ سے یہ اضافہ برائے نام تھا (دیکھئے شکل 3.9)۔ م س 2010ء کی گندم کی فصل کے لیے امدادی قیمت 950 روپے فی 40 کلوگرام رکھنے کے حکومتی فیصلے کی روشنی میں اس بات کا امکان ہے کہ سازگار موسم کے پیش نظر گندم کی فصل نیا ریکارڈ قائم کرے گی کیونکہ کھاد کی قیمتیں یافت

بڑھانے میں معاون ہوں گی۔ یہ صورتحال گندم کی قیمت کی استحکام کے لیے اچھا شگون ہے، کیونکہ یہ نہ صرف بنیادی غذا ہے بلکہ دیہی علاقوں میں کسب معاش کا ذریعہ بھی ہے چنانچہ گرانی پر نمایاں اثر مرتب کرتی ہے۔

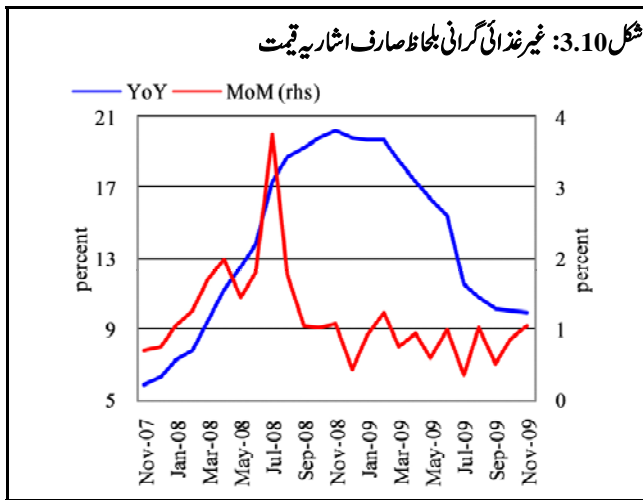
اس کے برخلاف غذائی گرانی میں کمی کے باوجود چینی کی ملکی قیمتوں میں نومبر 2009ء کے دوران 50.1 فیصد کا اضافہ دیکھنے میں آیا۔ تاہم شدید قلت اور فعال انتظامیہ کی بنا پر مختلف منڈیوں اور شہروں میں چینی کی خرید قیمتوں میں تغیر بڑھ گیا۔ م س 10ء میں گنے کی پیداوار میں کمی کے پیش نظر ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے کم از کم دس لاکھ ٹن چینی درآمد کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نجی شعبے کو چینی کی آزادانہ تجارت کا موقع دینے کا مناسب

وقت ہے۔ ٹی سی پی کے کردار کا از سر نو تعین کیا جاسکتا ہے اور اسے حکومت کے سبسڈی پروگرام کے لیے یوٹیلٹی اسٹورز کا رپورٹیشن کو چینی کی کافی مقدار میں فراہمی کا فریضہ سونپا جاسکتا ہے۔

ملکی منڈیوں میں چاول کی قیمتیں اپریل 2009ء سے کم ہو رہی ہیں۔ تاہم چاول کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور بھارت میں چاول کی کم پیداوار اور فلپائن میں چاول کی فصل کو نقصان کی بنا پر مئی 10ء کی دوسری ششماہی میں یہ رجحان بدل جانے کا امکان ہے۔ چنانچہ کاشنکار اور تاجر مئی 10ء کی تیسری سہ ماہی کے وسط میں چاول کی عالمی منڈی میں بہتر نرخ دیکھنے کے خواہاں ہو سکتے ہیں۔

دیگر اجناس میں دودھ اور گوشت رواں مالی سال کے دوران مجموعی گرانے میں اضافے کے بڑے اسباب ہیں۔ چونکہ غذائی گروپ کے اندر دودھ کا وزن سب سے زیادہ ہے اس لیے دودھ کے نرخوں میں مسلسل اضافہ باعث تشویش ہے۔ پاکستان سب سے زیادہ دودھ پیدا کرنے والے ممالک میں شامل ہے لیکن دودھ کی بڑی مقدار منڈی میں نہیں لائی جاسکتی۔ دیہی علاقوں میں دودھ اکٹھا کرنے کے مراکز کی رسائی میں توسیع کی ضرورت ہے۔ ان مراکز میں ذخیرہ کاری کی سہولتوں میں سرمایہ کاری کرنی ہوگی۔ اس سے رسد بہتر ہوگی، زیاں میں کمی آئے گی اور دودھ کی قیمتیں مستحکم کرنے میں مدد ملنے کا امکان ہے۔

### 3.3.2 غیر غذائی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت



غیر غذائی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) میں کمی کا رجحان جو دسمبر 08ء سے شروع ہوا 09ء میں جاری رہا گوکہ کمی کی رفتار غذائی گروپ جتنی نمایاں نہیں رہی۔ نومبر 09ء میں غیر غذائی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 10 فیصد ریکارڈ کی گئی جبکہ نومبر 08ء میں 2002 فیصد رہی تھی (دیکھئے شکل 3.10)۔

غیر غذائی گروپ کے گروپ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلے 12 ماہ کے دوران تمام ذیلی اشاریوں میں کمی کا رجحان رہا ہے، گوکہ کمی کی

رفتار مختلف ذیلی گروپوں میں تبدیل ہوتی رہی ہے (دیکھئے جدول 3.5)۔ بالخصوص ٹرانسپورٹ اور مواصلات میں گرانے نومبر 08ء کے 28.6 فیصد سے کم ہو کر نومبر 09ء میں 4.7 فیصد ہو گئی جس کا سبب ایک سال پہلے کے مقابلے میں ایندھن کی ملکی قیمتوں میں قدرے کمی ہے۔ تاہم اہم ایندھنوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے اس ذیلی گروپ میں ارزانی نومبر 09ء اور اس کے بعد خاصی کم ہونے کی توقع ہے۔ اسی طرح مئی 10ء کی دوسری ششماہی کے دوران بجلی کے نرخوں میں متوقع اضافے کی بنا پر ایندھن اور روشنی کے ذیلی گروپ میں گرانے کے رجحانات آئندہ بڑھنے کا امکان ہے۔

جدول 3.5: غیر غذائی گروپ بلحاظ صارف اشاریہ قیمت، گروپ وار						
سال بسال تبدیلی			ماہ بہ ماہ تبدیلی			
نومبر 09ء	اکتوبر 09ء	نومبر 08ء	نومبر 09ء	اکتوبر 09ء	نومبر 08ء	اوزان
10.0	10.0	20.2	1.0	0.8	1.1	59.7
4.7	5.1	15.9	0.4	0.2	0.7	6.1
15.1	16.0	16.8	0.8	0.9	1.6	23.4
5.1	14.1	31.9	0.9	1.4	9.5	7.3
5.7	6.2	15.0	0.8	0.4	1.3	3.3
4.7	-5.9	28.6	2.7	0.1	-7.6	7.3
2.6	2.1	12.5	0.8	0.0	0.3	0.8
13.4	13.7	16.3	0.5	0.5	0.7	3.5
11.1	10.7	20.4	1.6	1.5	1.2	5.9
5.3	5.4	12.5	0.0	2.0	0.1	2.1

اشاریہ کرایہ مکان جس کا صاق باسکٹ میں سب سے زیادہ وزن ہے کم تو ہوتا رہا ہے لیکن دو ہندسی سطح پر رہا ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ حالیہ مہینوں میں گرانی میں کمی کی رفتار میں سست ہونے کا بڑا سبب اشاریہ کرایہ مکان کا غیر متناسب طور پر بڑا حصہ ہے۔ سیمنٹ کی قیمتوں میں کچھ بہتری اور دیگر تعمیراتی سامان کی لاگت میں استحکام کے پیش نظر اشاریہ کرایہ مکان مزید ایک سال تک کم ہوتے رہنے کا امکان ہے، جس سے عالمی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے کی روک تھام ہوگی۔

### 3.3.3 گرانی کی آبادیاتی شرح

م 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران آمدنی کے گروپ کے لحاظ سے سال بسال گرانی کی سب سے زیادہ شرح بلند ترین آمدنی (12000 روپے سے زائد کمائے والے، دیکھئے جدول 3.6) افراد میں پائی گئی۔ سب سے نچلے آمدنی گروپ میں سال بسال گرانی قدرے کم رہی جس کی بنیادی وجہ غذائی گرانی میں نمایاں کمی تھی۔

وفاقی اور صوبائی دارالحکومتوں کے لحاظ سے گرانی کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ سال بسال اور ماہ بہ ماہ دونوں کی بنیاد پر گرانی بالعموم ان شہروں میں مجموعی گرانی بلحاظ صاق کے مقابلے میں کم رہی (دیکھئے جدول 3.7)۔

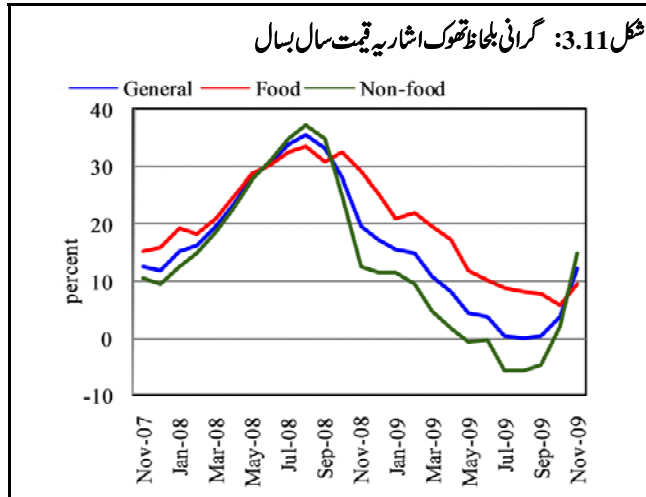
### 3.4 تھوک اشاریہ قیمت

گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت ستمبر 2008ء میں مسلسل کمی کے بعد ستمبر 2009ء میں کچھ بڑھنا شروع ہوئی اور نومبر 2009ء میں 12.5 فیصد سال بسال ہو گئی۔ تاہم گرانی کی موجودہ سطح ابھی تک 19.9 فیصد سے کم ہے جنوری 2008ء میں تھی۔

گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت کی رجحان کا معکوس ہونا تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ کی بنا پر ہے جس میں مئی 2009ء سے منفی نمو کے

جدول 3.6: گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت، آمدنی کے گروپ کے اعتبار سے فیصد								
3000 روپے تک		5000 تا 3001 روپے		12000 تا 5001 روپے		12000 روپے سے زائد		
نومبر 08ء	نومبر 09ء	نومبر 08ء	نومبر 09ء	نومبر 08ء	نومبر 09ء	نومبر 08ء	نومبر 09ء	
سال بسال (نومبر تا نومبر)								
عمومی	27.3	10.5	27.4	10.3	26.1	10.3	22.5	10.8
غذائی صائق	33.0	11.2	32.4	11.0	31.2	11.0	28.5	11.3
غیر غذائی صائق	22.9	10.0	23.7	9.7	22.2	9.7	17.7	10.3
ماہ بہ ماہ (نومبر تا اکتوبر)								
عمومی	-0.4	1.5	0.1	1.5	0.1	1.4	-0.5	1.4
غذائی صائق	-1.5	2.0	-1.7	1.9	-1.5	1.8	-1.4	1.7
غیر غذائی صائق	0.6	1.2	1.6	1.1	1.6	0.9	0.3	1.2

جدول 3.7: منتخب شہروں کی گرانے (فیصد)						
نومبر 08ء		اکتوبر 09ء		نومبر 09ء		
ماہ بہ ماہ	سال بسال	ماہ بہ ماہ	سال بسال	ماہ بہ ماہ	سال بسال	
مجموعی صائق	-0.1	24.7	1.0	8.9	1.4	10.5
اسلام آباد	-0.6	21.0	0.4	8.1	0.6	9.5
لاہور	-0.1	22.5	0.4	8.4	1.0	9.7
کراچی	-0.5	24.2	0.7	7.5	1.5	9.7
کوئٹہ	-0.6	26.9	0.9	6.5	1.5	8.7
پشاور	-1.1	27.8	0.7	5.2	1.8	8.3



بعد اکتوبر 09ء میں مثبت نمودار کیے میں آئی ہے۔ اسی طرح غذائی گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت م س 10ء کے پہلے چار ماہ کے دوران مسلسل نیچے کی طرف جانے کے بعد نومبر 09ء میں بڑھ گئی (دیکھئے شکل 3.11)۔

غیر غذائی گروپ کے اندر تمام ذیلی گروپ علاوہ تعمیراتی سامان ستمبر 2009ء سے بڑھنا شروع ہو گئے ہیں۔ بالخصوص ایندھن، روشنی اور لبریلیٹس ذیلی گروپ م س 10ء کے

ابتدائی حصے میں منفی نمو کے بعد اکتوبر 2009ء سے مثبت نمو کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ نومبر 2009ء میں اس ذیلی گروپ کی گرانہ 26.9 فیصد تھی جبکہ نومبر 2008ء میں 9 فیصد تھی (دیکھئے جدول 3.8)۔ ایندھن، روشنی اور لیبر کیلینٹس ذیلی گروپ کی گرانہ میں اضافے کا یہ رجحان بجلی اور فرنس آئل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی عکاسی کرتا ہے۔ فرنس آئل کی ملکی قیمتوں میں یہ اضافہ خام تیل کی روز افزوں عالمی قیمتوں کی وجہ سے ہوا۔ اگر خام تیل کی عالمی قیمتیں بلند رہیں اور بجلی کی ملکی قیمتوں میں متوقع اضافہ بھی ہو تو اس ذیلی گروپ کی گرانہ مزید بڑھے گی۔

جدول 3.8: تھوک اشاریہ قیمت (سال بسال) میں فیصد تبدیلی							
نمبر 09ء	اکتوبر 09ء	نمبر 09ء	جولائی 09ء	جون 09ء	جنوری 09ء	نمبر 08ء	
12.5	3.8	0.7	0.5	4.1	15.7	19.9	عمومی
9.6	5.8	7.8	8.7	10.2	21.0	29.2	غذائی
14.9	2.2	-4.6	-5.4	-0.3	11.6	12.8	غیر غذائی گروپ
20.2	12.1	4.7	8.3	11.9	16.4	11.7	خام مواد
26.9	4.7	-7.9	-11.8	-4.0	11.7	9.0	ایندھن، روشنی اور لیبر کیلینٹس
7.4	0.2	-0.5	1.2	3.2	7.5	12.2	تیار اشیا
-16.7	-16.1	-13.9	-11.5	-10.1	20.3	38.3	تغیراتی سامان

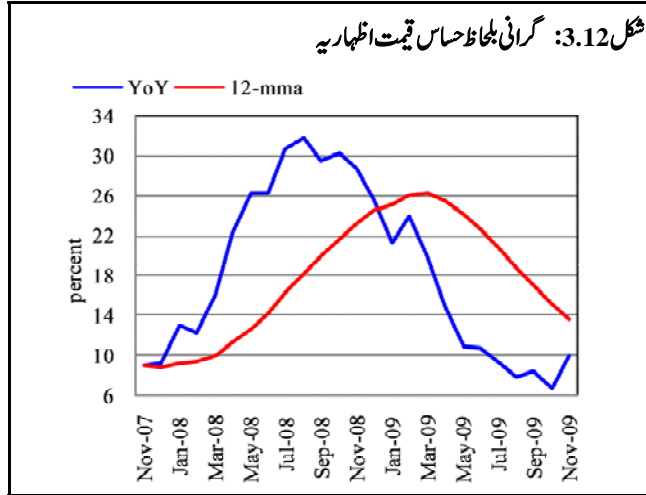
اسی طرح خام مال ذیلی گروپ کی گرانہ اکتوبر 2009ء سے دوہندسی ہے۔ اس کا سبب گئے اور کپاس جیسی اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ ان دونوں اشیا کے نرخ حالیہ مہینوں میں بلند ملکی طلب اور عالمی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے بڑھے۔

اشیا سازی کے ذیلی گروپ کی گرانہ (سال بسال) میں بھی اکتوبر 2009ء کے دوران معکوس رجحان دیکھا گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگر اشیا سازی کے ذیلی گروپ کی گرانہ آئندہ مہینوں میں بڑھے گی تو غیر غذائی گرانہ بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں بھی اضافہ کرے گی کیونکہ تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ کے اندر اس کا وزن سب سے زیادہ (45 فیصد) ہے۔

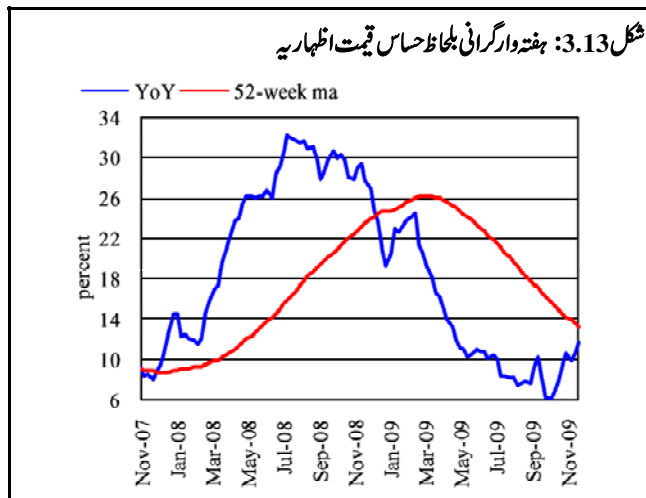
تغیراتی سامان تھوک اشاریہ قیمت کا واحد ذیلی گروپ ہے جس میں ماس 10 کے دوران ابھی تک مثبت سال بسال نمونہ نہیں دیکھی گئی۔ اس ذیلی گروپ میں کی کا یہ رجحان تمام کا تمام دو اشیا کی گرتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے ہے یعنی آہنی سلاخیں و چادریں اور سیمنٹ کیونکہ اس ذیلی گروپ میں بقیہ تمام اشیا کی قیمتیں بڑھتی رہی ہیں۔ سیمنٹ کی ملکی قیمتوں میں کی کا رجحان ان دو اسباب کی بنا پر ہے: (الف) سیمنٹ کی صنعتوں کے ایک کائٹل کی مہینہ تشکیل کے خلاف پاکستان مسابقتی کمیشن کے اقدامات، اور (ب) سخت مسابقت نیز مشرق وسطیٰ میں تعمیراتی سرگرمیاں ماند پڑنے کی بنا پر جون 2009ء سے سیمنٹ کی برآمدات کے حجم میں کمی کے بعد ملکی رسد کا بڑھ جانا۔ یہ بات اہم ہے کہ اگرچہ آہنی سلاخیں اور چادریں ابھی تک لگ بھگ 20 فیصد ارزانی کا مظاہرہ کر رہی ہیں تاہم آئندہ گرانہ کو خطرات لاحق ہیں۔ لوہے کی کچدھات کے لیے عالمی طلب میں اضافے کی عکاسی آخر کار اس شے کی ملکی قیمتوں میں ہوگی۔ آئندہ اگر اجناس کی عالمی قیمتیں بدستور زیادہ رہیں تو امکان ہے کہ ان کی عکاسی گرانہ بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت کی بلند سطح میں ہوگی کیونکہ تھوک اشاریہ قیمت باسکٹ میں اہم اجناس مثلاً فرنس آئل، موٹر اسپرٹ، موبل آئل وغیرہ کی قیمتیں عالمی منڈیوں سے براہ راست جڑی ہوئی ہیں۔

### 3.5 حساس قیمت اظہاریہ

مالی سال 10ء کے چار ماہ کے دوران گرانی (سال بسال) بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ عام طور پر نیچے کی طرف جاتی رہی اور اکتوبر 2009ء میں 6.7 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ سال کے اسی مہینے میں 30.3 فیصد تھی۔ اگرچہ نومبر 2009ء میں اس میں تھوڑا اضافہ ہوا اور یہ 10 فیصد ہو گئی مگر یہ



سطح اب بھی نومبر 2008ء کے 28.8 فیصد سے کم ہے۔ طویل مدتی رجحان، جو 12 ماہی حرکت پذیر اوسط سے ظاہر ہوتا ہے، مارچ 2009ء میں نقطہ عروج (26.3 فیصد) پر پہنچنے کے بعد، نومبر 2009ء میں نیچے کی طرف جاتا رہا ہے (دیکھئے شکل 3.12)۔ یہ زوال زیادہ تر غذائی گرانی میں کسی قدر کمی کی بنا پر دیکھنے میں آیا ہے کیونکہ حساس قیمت اظہاریہ باسکٹ کا 60 فیصد سے زائد غذائی اجناس پر مشتمل ہے۔



ماہانہ گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ کی طرح گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ (سال بسال) م 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زوال پذیر رہی ہے (دیکھئے شکل 3.13)۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ اکتوبر 2009ء کے تیسرے ہفتے سے ڈیری مصنوعات، دالوں اور پلٹری کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ہفتہ وار گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ بڑھنی شروع ہوئی ہے۔ اگر ہفتہ وار گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ میں اضافے کا یہ رجحان جاری رہا تو امکان ہے کہ آئندہ مہینوں میں اس کی عکاسی غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں ہوگی۔

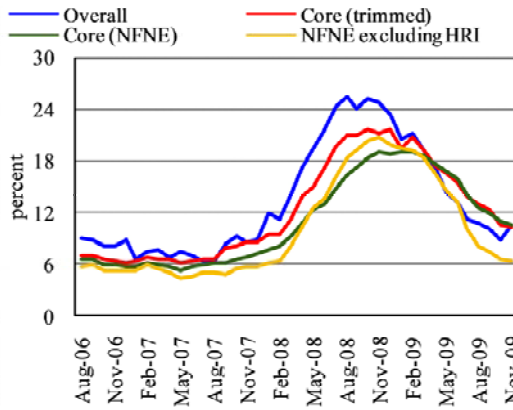
#### 4.1 زری پالیسی

عمومی گرانی میں کمی (دیکھئے جدول 4.1) سمیت، بہت سے اہم معاشی اظہاریوں میں بہتری نے اسٹیٹ بینک کو مالی سال 10ء کے دوران زری پالیسی کو بتدریج نرم کرنے کا موقع دیا۔ اگست 2009ء میں پالیسی ریٹ میں 100 بیس پوائنٹس کی کٹوتی کے بعد نومبر 2009ء میں مزید 50 بیس پوائنٹس کم کیے گئے۔ اس طرح اپریل 09ء سے شروع کی جانے والی زری نرمی کے عمل میں اب تک پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 250 بیس پوائنٹس کی کمی ہو چکی ہے۔<sup>1</sup>

جدول 4.1: اہم معاشی اظہاریے (سال بسال نمو) فیصد		
جولائی تا نومبر		
مئی 09ء	مئی 10ء	
56.1	81.4	جاری حسابات کا خسارہ
25.6	-21.2	درآمدات
-5.0	0.7	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی (ایل ایس ایم) <sup>2</sup>
4.4	0.9	مٹی شے کا قرضہ <sup>1</sup>
0.6	4.2	زری رسد (زر) <sup>1</sup>
24.7	10.5	صارف اشاریہ قیمت گرانی (سال بسال)
27.7	0.6	ٹیکس وصولیاں <sup>3</sup>

<sup>1</sup> جولائی تا 5 دسمبر، <sup>2</sup> جولائی تا اکتوبر، <sup>3</sup> جولائی تا ستمبر

شکل 4.1: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال)



عمومی گرانی کے نومبر 2008ء کی 24.7 فیصد بلند سطح سے لے کر نومبر 2009ء میں 10.5 فیصد کی پست سطح پر آنے کی وسعت اور رفتار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سخت زری پالیسی اور مالیاتی خسارے کی تسلیک کو محدود کرنے سے اضافی طلب کا دباؤ خاصا کم ہو گیا۔ اضافی طلب کا یہ دباؤ گذشتہ تین برسوں سے معیشت کو نقصان پہنچا رہا تھا۔ گرانی کی شرح میں کمی کو ممکنہ طور پر درآمدی گرانی کی پست سطح (مالی سال 2010ء میں روپے کی قدر میں استحکام اور اجناس کے عالمی نرخوں کی پست سطح کے باعث) اور اہم زرعی اجناس کی ملکی پیداوار میں بہتری سے بھی فائدہ پہنچا ہے۔

<sup>1</sup> اسٹیٹ بینک نے اپریل 2009ء میں پالیسی ریٹ میں 100 بیس پوائنٹس کی کمی کر دی تھی۔

<sup>2</sup> اس کے ساتھ ساتھ طلب پر مبنی گرانی کا دباؤ جس کی عکاسی قومی گرانی میں غیر غذائی و غیر توانائی اور 20 فیصد تا شاید اوسط دونوں سے ہوتی ہے، اس میں اگرچہ کمی آ رہی ہے لیکن یہ دو ہندسی رہا اور مجموعی گرانی سے بلند سطح پر ہے (دیکھئے شکل 4.1)۔ اس کی وجہ اشاریہ کرایہ مکان ہے جسے 24 ماہ کی جیومیٹرک اوسط سے اخذ کیا جاتا ہے، اس میں بتدریج تبدیلی آتی ہے۔

جدول 4.2: زری مجموعے (جولائی 5 تا دسمبر) رقم کا بھاد ارب روپے میں، نمونہ فیصد میں				
شرح ہائے نمو		رقم کا بھاد		
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	
4.2	0.6	215.8	29.7	زری (2)
11.2	-53.6	58	-357.9	خالص بیرونی اٹھائے (این ایف اے)
20.3	-74.5	65.9	-357.8	اسٹیٹ بینک آف پاکستان
-4.1	-0.04	-7.9	-0.1	جدولی بینک
3.4	9.6	157.8	387.6	خالص ملکی اٹھائے (این ڈی اے)
13	40.8	114.3	315.7	اسٹیٹ بینک
1.2	2.2	43.5	71.9	جدولی بینک
جس میں				
12.3	23.1	250.4	350.4	حکومتی قرض گیری
15.2	24.8	254.9	338.2	برائے اعانت میزانیہ
7.6	39.2	88.9	405.2	اسٹیٹ بینک
32.2	-20.2	166	-67	جدولی بینک
-0.8	10.1	-2.8	13.7	اجناس کی سرگرمیاں
3.2	6.1	101.4	182.8	غیر سرکاری شعبہ
0.9	4.4	27.1	127.3	نئی شعبے کا قرضہ
28.2	48.9	75.1	55.6	پی ایس ایف کا قرضہ
32.1	28.7	-194.1	-145.7	دیگر اجزاء خالص

طلب کے دباؤ میں اعتدال کی عکاسی درآمدات میں مسلسل سال بسال کمی (خصوصاً جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران درآمدی حجم میں منفی نمو) سے ہوتی ہے جس کے نتیجے میں جاری حسابات کا خسارہ تیزی سے کم ہوا ہے جبکہ اسی مدت میں نجی شعبے کے قرضوں کی نمو بھی پست سطح پر رہی۔ قرضوں کی کمزور طلب، سیالیت کی مشکلات<sup>3</sup> اور بینکوں کی جانب سے خطرات مول لینے سے گریز نے زیر جائزہ مدت کے دوران زری توسیع کو قابو میں رکھنے میں مدد دی (دیکھئے جدول 4.2)<sup>4</sup>

گزشتہ 12 مہینوں کے دوران گرانہ میں 14.2 فیصدی درجے کی کمی ہوئی اور ملکی معیشت میں کمزوری کی عکاسی زری مجموعوں کی پست نمو، ٹیکس وصولیوں میں انجماد، بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں

سست روی، برآمدات میں کمی وغیرہ سے ہوتی ہے۔ مذکورہ عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے زری پالیسی کو مزید نرم کرنے کا تقاضا بھی کیا گیا۔

تاہم اسٹیٹ بینک کے مطابق زری پالیسی میں جارحانہ نرمی میں متعدد عوامل رکاوٹ بنے:

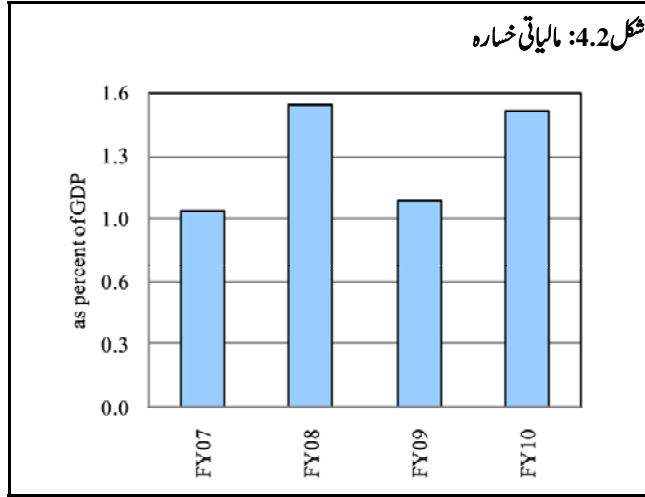
#### مالیاتی اور نیم مالیاتی سرگرمیوں نے شرحوں پر دباؤ بڑھا دیا

مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کا 1.5 فیصد ہو گیا جو گزشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 1.1 فیصد تھا۔ اس طرح روپے کے لحاظ سے اس میں 62 فیصد اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 4.2)۔ اگرچہ اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک سے میزانیہ قرض گیری میں اضافہ نہیں ہوا اور یہ قرض گیری آئی ایم ایف سے طے پانے والے سہ ہدف کی حد میں رہی لیکن بلند خسارے نے کچھ منفی اثرات مرتب کیے:

<sup>3</sup> کیونکہ بینکوں کے فنڈز زبردستی قرضوں اور اجناس کی خریداری میں پھنسے ہوئے ہیں۔

<sup>4</sup> تفصیلات کے لیے دیکھئے نجی شعبے کے قرضے کا سیکشن۔





1: خسارے کے ایک حصے کو آئی ایم ایف سے ملنے والے برج فنانس قرضے سے پورا کیا گیا۔ یہ قرضہ بھی گرانی پر کم و بیش خسارے کی تسلیک جیسے اثرات مرتب کرتا ہے۔

2: خسارے کی روپے میں قدر کی لمبی چھلانگ اور اسٹیٹ بینک کی مالکاری پر انحصار کی پست سطح کا مطلب تھا کہ حکومت کی کمرشل بینکوں سے قرض گیری میں خاصا اضافہ ہو گیا ہے۔ جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 10ء کے دوران جدولی بینکوں سے خالص میزانیہ قرض گیری 166 ارب روپے رہی جبکہ

گذشتہ برس کی اسی مدت میں 67 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔ ایسا غیر بینک ذرائع سے قوم کی بہتر دستیابی (جولائی تا ستمبر مالی سال 10ء میں 107.6 ارب روپے) کے باوجود دیکھنے میں آیا۔

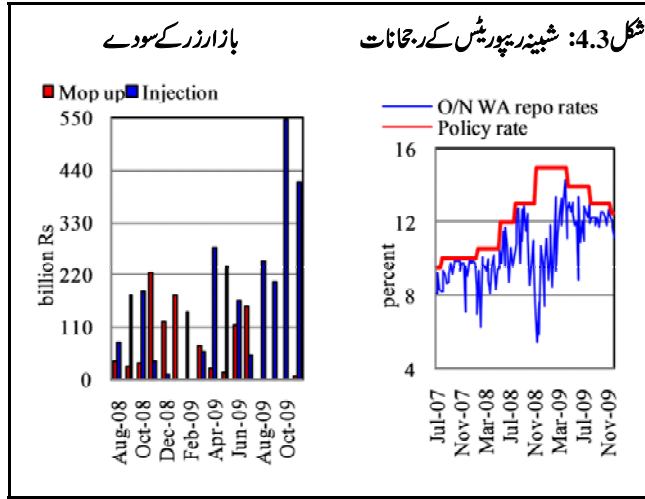
3: حکومتی شعبے کی بلند طلب اور امانتوں کی پست نمونہ نئی شعبے میں اضافی اکتشاف لینے کے حوالے سے بینکوں کی صلاحیت اور آمدگی کو متاثر کر رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نئی سرمایہ کاری کے سکڑنے کا خطرہ بھی پیدا ہو رہا ہے۔

مالیاتی توسیع کی سرگرمیوں سے پیدا ہونے والے مسائل کے ساتھ ساتھ توانائی کے شعبے کے گردش قرضوں کی مالکاری اور اجناس کی خریداری کرنے والی ایجنسیوں اور خوراک کے صوبائی حکومتوں کی جانب سے قرض گیری جیسی نیم مالیاتی سرگرمیوں میں خاطر خواہ اضافہ بھی کافی مشکلات پیدا کرنے کا باعث بن رہا ہے۔<sup>5</sup> مثلاً، وفاقی حکومت کی جانب سے زراعت ملنے میں تاخیر نے اجناس کی خریداری کرنے والی ایجنسیوں اور غذائی حکومتوں کے لیے بینکوں کے قرضوں کی بروقت واپسی کو مشکل بنا دیا۔<sup>6</sup> یہ نہ صرف بینکوں کی سیالیت پر دباؤ کو بڑھانے کا باعث بنا بلکہ اس کے نتیجے میں نئے فصلوں کی خریداری کے لیے قرضے دینے میں بینکوں کی آمدگی کی سطح بھی پست ہو گئی ہے۔

سیالیت کی قلت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت میں جامع اعانت فراہم کی (دیکھئے شکل 4.3)۔ منڈی کی سیالیت کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کی بروقت اعانت اور گرانی میں کمی کی توقعات کے تسلسل سے شبینہ ریپوریٹ کو شرح سود کے کوریڈر کی حد کے اندر رکھنے میں مدد ملی ہے۔

<sup>5</sup> خریداری کرنے والی ایجنسیوں اور خوراک کے صوبائی حکومتوں نے گندم، چاول اور کھاد کی خریداری کے لیے بینکوں سے مالکاری حاصل کی تھی تا کہ منڈی کی قیمت کو مستحکم اور اجناس کے ذخائر کو بڑھا کر ملک میں رسد کی ہموار فرامی کو یقینی بنایا جاسکے۔

<sup>6</sup> اس کے ساتھ ساتھ مختلف حکومتی اداروں کی واجب الوصول قوم میں اضافے نے بھی اثرات مرتب کیے۔



مالیاتی کھاتے میں ممکنہ انحراف

طلب کے دباؤ کو بڑھا سکتا ہے

مزید برآں، اس بارے میں خدشات موجود ہیں کہ مالیاتی کھاتہ مالی سال 10ء میں کچھ کمزوری کا مظاہرہ کرے گا۔ مثلاً، انسداد دہشت گردی کی جاری کارروائیاں سال بھر میں میزانیہ اخراجات کو خاصا بڑھا سکتی ہیں۔ اسی طرح، محصولات میں کمی کا خطرہ (کمزور معیشت کے سبب) بھی درپیش ہے۔ اگر منصوبے کے مطابق بیرونی ماکاری رقوم حاصل نہ ہو سکیں تو مالیاتی خسارے میں

اضافہ شدت اختیار کر لے گا جس سے ملکی منڈیوں میں طلب کا دباؤ بڑھے گا اور گرانی کے دباؤ میں اضافہ ہو جائے گا۔

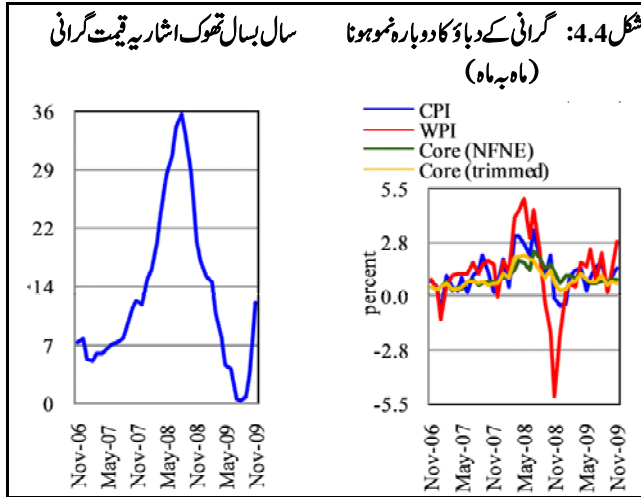
**درآمدی گرانے دوبارہ نمودار ہو سکتی ہے**

بیرونی جاری کھاتے کے خسارے میں ممکنہ اضافہ جارحانہ زری نرمی سے منسلک ایک اور خطرہ ہے۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ اکتوبر 2009ء سے درآمدات پر دباؤ میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے جو کہ جزوی طور پر اجناس کے عالمی نرخوں میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ حتیٰ کہ ملکی معیشت کی معمولی بحالی بھی آئندہ مہینوں کے دوران درآمدات پر دباؤ میں اضافہ کر سکتی ہے۔ بیرونی رقوم کی آمد کے دوبارہ شروع ہونے کے بارے میں خدشات کو مد نظر رکھتے ہوئے جاری حسابات کے خسارے کی ماکاری چیلنج ثابت ہوگی۔ غیر یقینی بیرونی رقوم کے بارے میں خدشات کی عکاسی اس حقیقت سے ہوتی ہے کہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران آئی ایم ایف کے قلیل مدتی برج فنانس کے علاوہ دیگر سرکاری رقوم کی آمد کی سطح توقع سے کہیں زیادہ کم رہی ہے۔ مزید برآں، بلند عالمی نرخوں کے اثرات کی منتقلی سے توقع ہے کہ شرح مبادلہ میں تغیر پذیری بڑھے گی جس سے امکان ہے کہ بیرونی کھاتے پر دباؤ مزید بڑھ جائے گا۔

**گرانے کا دباؤ ممکنہ طور پر بڑھنا شروع ہو گیا ہے**

فروری 2009ء سے قیمتوں کے تمام اشاریوں کی ماہ بہ ماہ گرانے میں مسلسل اضافے سے پتہ چلتا ہے کہ گرانے کا دباؤ واپس آ رہا ہے (دیکھئے شکل 4.4)۔ مخصوص معنوں میں ماہ بہ ماہ بنیادوں پر گزشتہ دس مہینوں کے دوران گرانے کے تمام اشاریوں میں مسلسل مثبت نمو دیکھنے میں آئی ہے۔ درآمدی گرانے خصوصاً خام تیل کے عالمی نرخوں میں اضافے کا حالیہ رجحان صورتحال کو مزید بدتر بنا سکتا ہے کیونکہ تھوک اشاریہ قیمت گرانے بڑھنا شروع ہو گئی ہے۔ 7 ستمبر 2008ء سے تھوک اشاریہ قیمت گرانے میں کمی کا رجحان تھا لیکن ستمبر 2009ء سے اس میں دوبارہ اضافہ شروع ہو گیا ہے: اس میں نومبر 2009ء میں 12.5 فیصد کا نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ مالی سال 10ء کے ابتدائی چار مہینوں کے دوران اس میں 1.3 فیصد کا

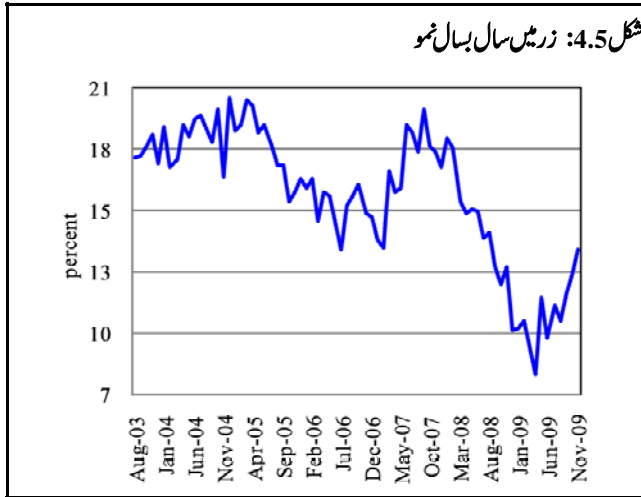
<sup>7</sup> اجناس کی قیمتوں کے علاوہ گئے اور کپاس نے بھی ملکی منڈی میں تھوک اشاریہ قیمت کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے باب 3 ”قیمتیں“۔



اوسط اضافہ ہوا تھا۔ اگرچہ اجناس کے عالمی نرخوں کا تھوک اشاریہ قیمت گرانی میں حصہ ابھی پست سطح پر ہے، تاہم اگر تیل کے عالمی نرخوں میں اضافے کا عمل جاری رہا تو آئندہ مہینوں کے دوران یہ مزید مضبوط ہو سکتا ہے۔<sup>8</sup> مزید برآں، بجلی کی قیمتوں میں مکمل مطابقت کے نتیجے میں بھی تھوک اشاریہ قیمت پر دباؤ بڑھنے کا امکان ہے اور اس طرح مجموعی گرانی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

#### 4.2 زری مجموعوں کی صورتحال

زر وسیع (زر 2) میں سال بسال نمونہ اپریل 2009ء میں آٹھ فیصد کی پست ترین سطح پر پہنچنے کے بعد 5 دسمبر 2009ء کو 13.4 فیصد تک پہنچ گئی ہے (دیکھئے شکل 4.5)۔



یہ اضافہ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں (این ایف اے) میں سال بسال اضافے کے نتیجے میں ہوا ہے کیونکہ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثے نمایاں سست روی کے بعد 5 دسمبر 09ء کو 8.4 فیصد پر آ گئے تھے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگست 2009ء میں آئی ایم ایف نے اپنے رکن ممالک کے ایس ڈی آر کوٹے میں اضافہ کر دیا تھا۔<sup>9</sup> اگرچہ ایس ڈی آر کی مد میں تقسیم کی جانے والی رقوم کا زر 2 اور زر بنیاد پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے لیکن اس نے صرف زر کے اجزائے ترکیبی کو تبدیل کر دیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں 99 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ اسٹیٹ بینک کی دیگر خالص اشیا (او آئی این) میں اتنی ہی کمی ہوئی ہے جس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں میں کمی واقع ہو گئی (دیکھئے جدول 4.3)۔

<sup>8</sup> یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ تھوک اشاریہ قیمت میں شامل خام تیل، موٹر اسپرٹ وغیرہ جیسی چند اجناس عالمی نرخوں میں تبدیلی سے براہ راست متاثر ہوتی ہیں۔  
<sup>9</sup> 29 اگست 2009ء کو آئی ایم ایف نے عالمی مالی بحران کے رد عمل میں اپنے رکن ممالک کے ایس ڈی آر کوٹے میں اضافہ کر دیا۔ جس کی اہم وجہ سیالیت کی قلت کا شکا ر ملکوں کو خاصی مقدار میں غیر مشروط مالی وسائل کی فراہمی تھا۔

#### خالص بیرونی اثاثے<sup>10</sup>

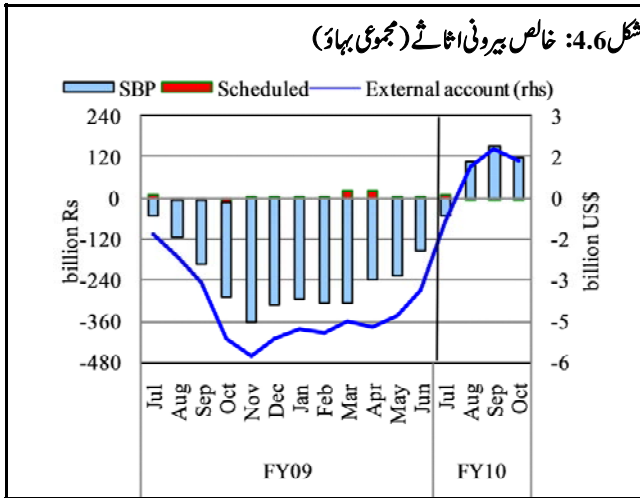
جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 10ء کے دوران بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں 41 ارب روپے کی معمولی کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 357.9 ارب روپے کی غیر معمولی تخفیف ہوئی تھی (دیکھئے جدول 4.3)۔

خالص بیرونی اثاثوں کی پست تخفیف کے ذمہ دار اہم عوامل میں جزائی سرمایہ کاری میں تیزی سے غیر متوقع اضافہ، کارکنوں کی ترسیلات زر کا مسلسل بڑھنا اور کثیر فریقی ایجنسیوں کی جانب سے بھاری رقوم کی آمد شامل ہیں۔ زیر جائزہ مدت کے دوران تجارتی خسارے میں مسلسل کمی بھی بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں پر ادائیگیوں کے دباؤ کو کم کرنے کا باعث بنی ہے (دیکھئے شکل 4.6)۔

مالی سال 09ء کی طرح جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 10ء کے دوران بینکاری نظام کے

جدول 4.3: ایس ڈی آر کے اثرات (ارب روپے)		
جولائی تا 5 دسمبر		
م 10ء	م 09ء	
58.0	-357.9	خالص بیرونی اثاثے
-41.0	-357.9	ایس ڈی آر سے مطابقت
65.9	-357.8	اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثے
-33.1	-357.8	ایس ڈی آر سے مطابقت
157.8	387.6	خالص ملکی اثاثے
256.8	387.6	ایس ڈی آر سے مطابقت
114.3	315.7	اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثے
213.3	315.7	ایس ڈی آر سے مطابقت

#### شکل 4.6: خالص بیرونی اثاثے (مجموعی بہاؤ)

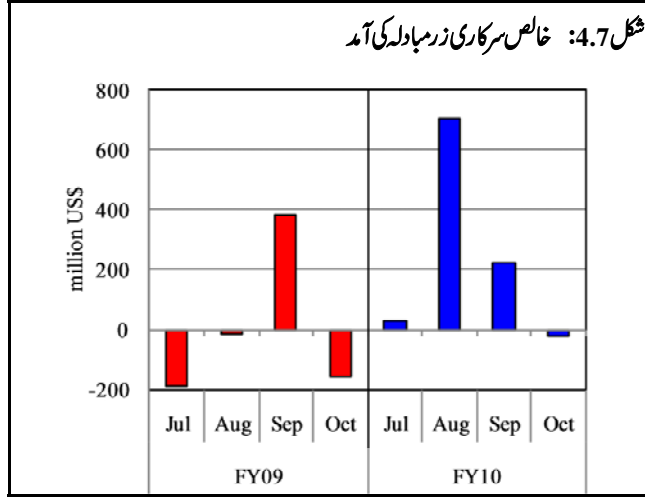


خالص بیرونی اثاثوں میں کمی میں اہم حصہ اسٹیٹ بینک کے این ایف اے کا ہے: اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں تخفیف کی رفتار میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ خصوصاً، آئی ایم ایف کی جانب سے ملنے والی قلیل مدتی برج فنانس کی سہولت نے اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں تخفیف کی رفتار کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا (دیکھئے شکل 4.7)۔ اگر یہ بیرونی رقوم حاصل نہ ہوتیں تو اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی اس سے کہیں زیادہ ہو سکتی تھی۔<sup>11</sup>

تیل کی درآمدی ادائیگیوں کی مالکاری کو بتدریج بین الینک منڈی میں منتقل کرنے سے اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں پر دباؤ میں

<sup>10</sup> یہاں پر کمی جانے والی بجٹ ایس ڈی آر کے خالص بیرونی اثاثوں اور خالص ملکی اثاثوں پر مبنی ہے۔

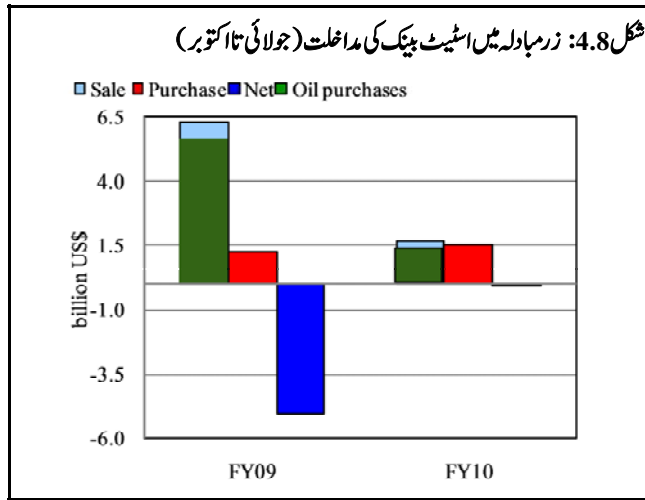
<sup>11</sup> آئی ایم ایف کے قرضوں کے علاوہ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 10ء کے دوران کمی دیکھنے میں آئی ہے۔



مزید کی آئی ہے۔<sup>12</sup> نتیجتاً جولائی تا اکتوبر مالی سال 2010ء کے دوران بین الینک منڈی میں خالص مداخلت کی سطح گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں پست رہی (دیکھئے شکل 4.8)۔

جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 2010ء کے دوران کمرشل بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں خالص تخفیف 7.9 ارب روپے تک محدود رہی جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 0.1 ارب روپے تھی (دیکھئے

جدول 4.2)۔ تخفیف کی بلند سطح کا سبب تیل درآمدات کی ادائیگیاں ہیں۔ تاہم، خالص نجی رقوم کی آمد کے باعث جدولی بینکوں کی امانتوں



کی بنیاد میں اضافے کا رجحان تیل کی ادائیگیوں پر دباؤ کو جزوی طور پر زائل کر سکتا ہے (دیکھئے شکل 4.9)۔

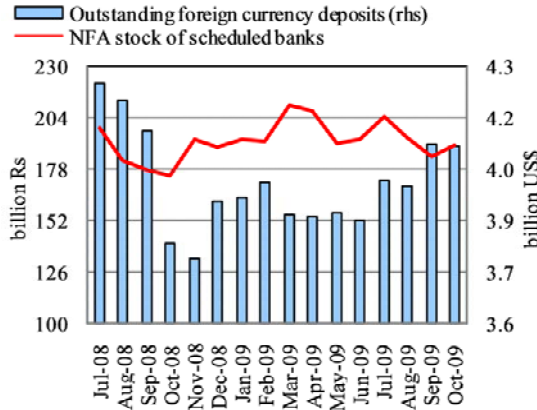
#### خالص ملکی اثاثے

ملکی طلب کے سکنے کی وجہ سے جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 10ء کے دوران بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں 5.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 9.6 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی تھی۔ زیر جائزہ مدت میں خالص ملکی اثاثوں کی توسیع کو محدود

کرنے میں نجی شعبے میں قرضے کی کمزور طلب، میزانیہ قرض گیری کی پست سطح اور اجناس کی مالکاری کی مد میں قرضوں کے استعمال میں کمی جیسے عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔

<sup>12</sup> اسٹیٹ بینک نے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کے لیے زرمبادلہ میں خریداری کا بوجھ ہندرتج جدولی بینکوں کو منتقل کر دیا ہے۔ اس حوالے سے سب سے پہلے اسٹیٹ بینک نے فروری 2009ء کو جدولی بینکوں کو ہدایت کی کہ وہ فرنس آئل کی درآمد کی مالکاری کریں جبکہ اسٹیٹ بینک ڈیزل اور دیگر تیار مصنوعات کی درآمد کے لیے زرمبادلہ فراہم کر رہا تھا۔ اگست 2009ء سے ڈیزل اور دیگر پیٹرولیم مصنوعات کی خریداری جدولی بینکوں کو منتقل کر دی گئی اور اسٹیٹ بینک صرف خام تیل کے لیے مالکاری فراہم کر رہا تھا۔ آخر میں دسمبر 2009ء کے وسط میں تیل کی مصنوعات کی تمام خریداری بین الینک منڈی کو منتقل کر دی گئی ہے۔

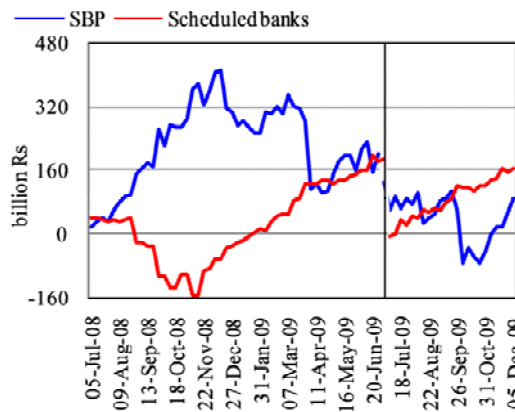
شکل 4.9: جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے



جدول 4.4: خسارے کی مالکاری (جولائی تا ستمبر)

ارب روپے	مئی 09ء	مئی 10ء
خسارہ	137.7	223.7
بیرونی	6.2	77.1
ملکی	131.7	146.6
غیر بینک	27.1	107.6
بینک	104.6	39.0

شکل 4.10: میزانیہ قرض گیری کے اجزائے ترکیبی



اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری

جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 10ء کے دوران بینکاری نظام سے حکومت کی اعانت میزانیہ قرض گیری مالی سال 09ء کی اسی مدت کے مقابلے میں کم رہی۔ ایسا مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی میزانیہ مالکاری میں اضافے کے باوجود دیکھنے میں آیا ہے کیونکہ خسارہ گزشتہ برس کی پہلی سہ ماہی کے 137.7 ارب روپے کے مقابلے میں بڑھ کر 223.7 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اعانت میزانیہ کے لیے بیرونی رقوم کی وصولیوں کے ساتھ ساتھ غیر بینک مالکاری خصوصاً قومی بچت اسکیموں کی رقوم نے حکومت کے لیے بینکاری نظام سے قرض گیری کو محدود کرنے کو ممکن بنا دیا (دیکھئے جدول 4.4)۔<sup>13</sup>

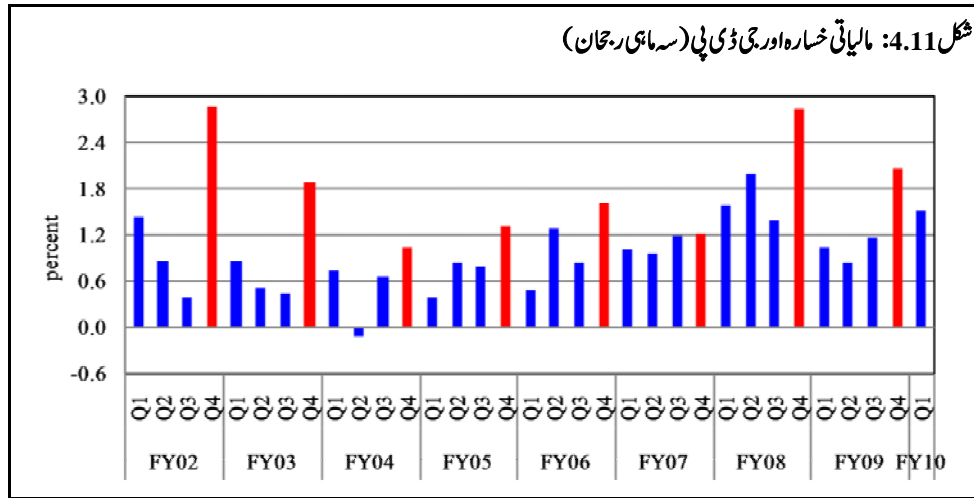
جولائی تا 6 دسمبر مالی سال 2009ء کے دوران اسٹیٹ بینک کو حکومتی ضروریات کے لیے مالکاری کا سارا بوجھ اٹھانا پڑا تھا لیکن جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 2010ء میں اعانت میزانیہ کے لیے قرض گیری کی ضروریات کا بڑا حصہ کمرشل بینکوں سے حاصل کیا گیا جبکہ مرکزی بینک سے قرض گیری کی سطح پست رہی (دیکھئے شکل 4.10)۔ یہاں یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ مالی سال 2009ء کے ابتدائی چار مہینوں کے دوران خسارے کی

<sup>13</sup> غیر بینک قرض گیری میں حکومت نے قومی بچت اسکیموں کے ذریعے مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی میں 153 ارب روپے جمع کیے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 20.9 ارب روپے حاصل ہوئے تھے۔

تسلیم کی سطح خاصی بلند تھی اور نومبر 2008ء میں معاشی استحکام پروگرام کے آغاز کے بعد ہی مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری کو محدود کرنا ممکن ہوا تھا۔

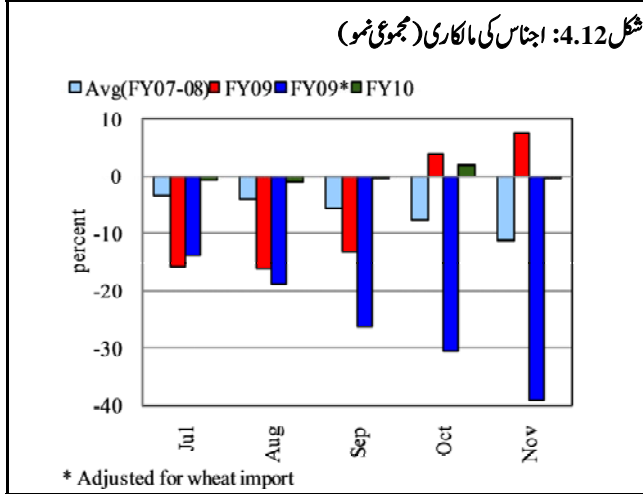
تفصیلی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخر ستمبر 2009ء تک حکومت نے اسٹیٹ بینک کے قرضے واپس کر دیے تھے اور اس کے لیے: (الف) اسٹیٹ بینک کے منافع کی حکومتی کھاتے میں منتقلی اور (ب) اسی مہینے میں 40.5 ارب روپے مالیت کے ٹریژری بلز جاری کر کے کمرشل بینکوں سے قرض گیری کو استعمال کیا گیا۔ نتیجتاً، آخر ستمبر 2009ء تک اسٹیٹ بینک کے پاس ایم آر ٹی بینک کا ذخیرہ کم ہو کر 1010.8 ارب روپے رہ گیا جو آخر ستمبر 2008ء میں 1256.9 ارب روپے کی سطح پر تھا۔ دوسری جانب کمرشل بینکوں سے قرض گیری مستحکم رہی کیونکہ (الف) بینک اب تک نجی شعبے کو قرضوں کے اجراء میں احتیاط سے کام لے رہے ہیں اور (ب) نجی شعبے کے قرضوں کی طلب کمزور رہی ہے۔

اس سے قطع نظر جی ڈی پی کے لحاظ سے مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 1.5 فیصد مالیاتی خسارہ کو مد نظر رکھتے ہوئے پورے سال کا 4.9 فیصد مدد کافی پریشان کن معلوم ہوتا ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مالیاتی خسارے کے سہ ماہی رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عام طور پر سال کی چوتھی سہ ماہی میں زیادہ بڑھتا ہے (دیکھئے شکل 4.11)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وعدہ کی گئی بیرونی رقوم کی آمد میں تاخیر اور قومی بچت اسکیموں کے ذریعے جمع کیے جانے والے فنڈز سے منسلک غیر یقینی صورتحال کے باعث آئندہ مہینوں میں بیکاری نظام کی رقوم پر انحصار کی سطح بلند رہے گی۔



مالی سال 10ء میں سرکاری شعبے کی انٹرپرائز کی کمرشل بینکوں سے قرض گیری کا سلسلہ مالی سال 10ء میں بھی بلا روک جاری رہا اور جولائی تا 5 ستمبر کے دوران 75.1 ارب روپے کا قرضہ لیا گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 55.6 ارب روپے تھا۔ گزشتہ سال کی طرح چند پی ایس ایف کی جانب سے قرضے کی طلب کا سبب حکومت کے ساتھ توانائی کے دعووں کے تصفیے میں تاخیر تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ستمبر 2009ء میں نئی قائم ہونے والی بجلی کمپنی کے کریڈٹ کی طلب نے بھی اثرات مرتب کیے۔ اس نجی کمپنی نے حکومتی ضمانت پر نجی طور پر میعاد کی مالکاری وثیقہ جات (پی پی ٹی

ایف سی) 14 جاری کیے جس کا مقصد چند پی ایس ایز اور نجی اداروں پر بینکوں کے دعووں کے حصے میں خاطر خواہ کمی کرنا تھا۔ 15,16 اگرچہ پی پی ٹی



ایف سی کے اجزائے چند پی ایس ایز کو بینکوں کے قرضوں کا کچھ بوجھ کم کرنے میں مدد ملی تاہم یہ دیکھا گیا ہے کہ جیسے ہی انہیں نئی قرض گیری کی گنجائش ملی انہوں نے دوبارہ بینکوں سے قرضے حاصل کر لیے۔

#### اجناس کی مالکاری 17

مالی سال 10ء کے دوران اجناس کی مالکاری کی ایک اہم خصوصیت سال کے ابتدائی چار مہینوں کے دوران رقوم کا واپس نہ کیا جانا ہے۔ عام طور پر مالیاتی سال کے ابتدائی چند

مہینوں میں اجناس خصوصاً چاول، کھاد اور چینی کے قرضے واپس کیے جاتے ہیں۔ 18 تاہم، گزشتہ برس اس مد میں خاطر خواہ کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 10ء کے دوران اب تک اجناس کے قرضوں کی واپسی کی سطح غیر معمولی طور پر پست ہے (دیکھئے شکل 4.12)۔ اس کا ایک ممکنہ سبب حکومت کے ساتھ قیمتوں کے تفرق کے دعووں کے تصفیے میں تاخیر ہو سکتا ہے جس نے چند سرکاری اداروں کی قرضے واپس کرنے کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا ہے (دیکھئے باکس 4.1)۔ 19

مزید برآں، حکومتی ذخائر سے گندم کی طلب کمزور رہی جس کی وجہ عالمی نرخوں کے مقابلے میں اس کے اجزائی قدرے بلند قیمت ہے۔ 20 نتیجتاً، جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 10ء کے دوران اجناس کی مالکاری میں 2.8 ارب روپے کی کمی دیکھنے میں آئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 13.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جولائی تا 6 دسمبر مالی سال 09ء میں قرض گیری کی بلند سطح ٹی سی پی کی جانب سے گندم کی درآمد کے لیے بلند طلب کی عکاسی کرتی ہے۔ 21

14 تفصیلات کے لیے دیکھئے باب 4 ”زراور بینکاری“، سالانہ رپورٹ مالی سال 09ء، بینک دولت پاکستان۔

15 یہ دعوے کچھ پی ایس ایز کی جانب سے نقد ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکوں سے قرضے لینے کے باعث پیدا ہوئے کیونکہ ان کے بین کارپوریٹ قرضوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔

16 یہ حکومت کی جانب سے گزشتہ قرضے کے مسئلے کو حل کرنے کی دوسری اہم کوشش تھی۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے سالانہ رپورٹ مالی سال 09ء۔

17 اجناس کی خریداری کرنے والی ایجنسیوں اور خوراک کے صوبائی حکموں نے گندم، چاول، کھاد وغیرہ جیسی اجناس کی خریداری کے لیے بینکوں سے قرضے لیے تاکہ: (الف) منڈی کے نرخوں کو مستحکم رکھا جاسکے اور (ب) ملکی رسد کی پائیدار بنیادوں پر فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے اسٹریٹجک ذخائر کو بڑھایا جاسکے۔

18 چاول کی خریداری زیادہ تر نومبر کے مہینے سے شروع ہوتی ہے جبکہ گندم کی خریداری ہر سال اپریل تا جون تک کی جاتی ہے۔

19 تاہم، اکتوبر 2009ء میں نئی فصلوں کی خریداری (چاول اور چینی) اور کھاد کی درآمد میں معمولی اضافہ دیکھا گیا ہے۔

20 سہ ماہی شواہد سے گندم کی سرحد پار سے ملک میں اسٹاک کی نشاندہی ہوتی ہے۔

21 جولائی تا 6 دسمبر مالی سال 09ء کے دوران ٹی سی پی نے گندم کی درآمد کے لیے جدولی بینکوں سے 53.3 ارب روپے حاصل کیے۔ اسے منہا کرتے ہوئے اجناس کی مالکاری کے لیے اسی مدت کے دوران 39.6 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی۔



#### باس 4.1: اجناس کی سرگرمیوں کے لیے بینکوں کے قرضوں کا جمع ہونا

گذشتہ دو برسوں کے دوران بڑھتی ہوئی مالیاتی مشکلات کے نتیجے میں حکومت کی جانب سے واجبات کی ادائیگی میں تاخیر ہو رہی ہے۔ خصوصاً، حکومت ملکی اداروں کو زراعت کی بروقت فراہمی میں مسلسل ناکام رہی ہے اور غیر ادا شدہ بقایا جات معیشت کو متاثر کر رہے ہیں کیونکہ متاثرہ ادارے رسد کنندگان کو ادائیگی اور/یا مالی نظام سے حاصل کیے گئے قرضوں کی واپسی سے قاصر ہیں۔ اس کی سب سے نمایاں مثال توانائی کے شعبے میں موجود گردش قرضوں کا مسئلہ ہے۔ جبکہ اس کی ایک اور مثال اجناس کی سرگرمیوں کے لیے حکومت کے (اور حکومتی اداروں) غیر ادا شدہ دعووں کے پول کا نمودار ہونا ہے۔ یہ قرضے خاصی بھاری ہیں اور ان کا انتظام بھی مشکل ہے۔

حکومت کی جانب سے اجناس کی سرگرمیوں کا سبب اس کی یہ خواہش ہے کہ:

- (1) کاشت کاروں/ پیدا کاروں کے لیے ”اچھی“ قیمت (منڈی سے زائد) کو یقینی بنایا جائے۔
- (2) اقتصادی تنظیمیں کو زراعت فراہم کیا جائے۔
- (3) کچھ اجناس کی وافر دستیابی کو یقینی بنایا جائے تاکہ اس کے نرخوں میں اضافے اور تغیر پذیریری کو روکا جاسکے۔

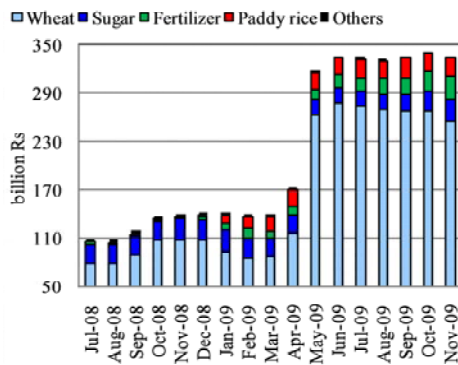
عام طور پر ایسی سرگرمیاں وفاقی اور صوبائی اداروں کی جانب سے انجام دی جاتی ہیں اور اس کے لیے رقم مالی اداروں کے قرضوں سے فراہم ہوتی ہیں۔ یہ قرضے حکومتی ضمانت کے حامل ہوتے ہیں اور بڑی حد تک توقع کی جاتی ہے کہ ان کی واپسی خود بخود ہو جائے گی۔ مثلاً، ذخیرہ اندوزوں کی جانب سے سٹے بازی کی بنیاد پر قیمتوں میں اضافے کو روکنے کے لیے حکومت نے گندم کی دستیابی یقینی بنانے کے لیے قرضے لیے اور تو قرضے کی مدت کو گندم کی تدریج فراہمی (فروخت) کے بعد ایسے قرضے ادا کر دیے جائیں گے۔ اسی لیے اجناس کی سرگرمیوں کے قرضوں میں اکثر مودی تغیر پذیریری دیکھنے میں آتی ہے۔

حکومت کو اجناس کی ان سرگرمیوں کے لیے کچھ مالیاتی لاگت بھی برداشت کرنا پڑتی ہے کیونکہ عام طور پر ان ذخائر کو منڈی کے مقابلے میں کم نرخوں پر فروخت کیا جاتا ہے اور اس میں اجناس کی سرگرمیوں پر آنے والی لاگت (خریداری، ذخیرہ کاری کے نقصانات، مالی چارج وغیرہ) اور فروخت کی وصولیوں کے مابین فرق کو میسرانہ رقم سے ادا کیا جاتا ہے۔ تاہم اگر حکومت تفریق کے دعووں کی ادائیگیوں کو موثر کرتی ہے تو یہ قرضے وقت پر واپس نہیں کیے جاسکتے جس کے نتیجے میں قرضے کی عرصیت میں غیر متوقع طوالت سے (اور رضا کارانہ) قرض دینے والے اداروں کے لیے سیلیت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ قرضوں کی مدت میں طوالت کے باعث شرح سود کی لاگت بڑھنے سے حکومت کی مالیاتی لاگت بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ مالی ادارے اس عمل میں خطرہ سیلیت اور ذخیرہ کردہ اجناس کے نرخوں میں مضرت دہلیوں کو بھی مد نظر رکھتے ہیں۔

#### گذشتہ بارہ مہینوں کے دوران اجناس کے قرضوں کا ابھرنا

حالیہ برسوں کے دوران زراعت کے دعووں کا حجم خاطر خواہ نہیں رہا کیونکہ اجناس کی سرگرمیوں کے لیے روایتی قرض گیری کی سطح پست رہی ہے۔<sup>22</sup> تاہم، مالی سال 09ء کے دوران متعدد

شکل 4.1.1: اجناس کی مالکاری کی واجب الادا رقم



اجناس (خصوصاً گندم) کے لیے بھاری قرضوں کے حصول، بڑھتی ہوئی مالیاتی مشکلات اور اجناس کے نرخوں میں مضرت تغیر پذیریری کے نتیجے میں اجناس کی واجب الادا مالکاری میں تیزی سے اضافہ ہو گیا ہے۔ آخر نومبر 2009ء میں اجناس کی خریداری کا واجب الادا بینک قرضہ بڑھ کر 334.9 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے کیونکہ وفاقی وصولیاتی حکومتیں خریداری کرنے والی ایجنسیوں (ٹی سی بی اور پاسکو وغیرہ) اور خوراک کے صوبائی حکومتوں کو رقم فراہم نہیں کر سکیں (دیکھئے شکل 4.1.1)۔

قرض گیری کے تیزی سے بڑھنے کی عکاسی مالی سال 09ء کی آخری سہ ماہی سے ہوتی ہے۔ یہ قرضے زیادہ تر گندم کی خریداری کے لیے حاصل کیے گئے جبکہ چاول اور کھاد کی رقم کم ہیں۔ یہ بھاری قرض گیری چاول اور گندم کی ہر فصل کے بعد حاصل کی گئی تھی۔ اجناس کے لحاظ سے تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیگر اجناس کے مقابلے میں گندم کی قیمت میں تفرق کے

<sup>22</sup> اجناس کی سرگرمیوں کے لیے قرض گیری کی تاریخی طور پر آخر جون تک 100 ارب روپے رہی ہے۔

دعوے خاصے زیادہ تھے۔ خصوصاً حکومت نے 2008ء میں یو آئی کے موسم سے قبل گندم کے لیے بلند آمدنی قیمت کا اعلان کیا تھا جو نہ صرف اس کی ریکارڈ پیداوار پر متعجب ہوا بلکہ اس اقدام نے گندم کی خریداری کرنے والی ایجنسیوں میں کریڈٹ کی طلب کو بھی بڑھا دیا۔ اگرچہ حکومت کی دونوں سطحوں میں گندم کی خریداری میں اضافہ ہوا ہے لیکن اس ضمن میں زیادہ اضافہ خوراک کے صوبائی محکموں خصوصاً پنجاب میں ہوا ہے۔<sup>23</sup>

خریداری و ذخیرہ کاری کے مابین فرق اور اجرائی قیمت میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حالیہ مہینوں کے دوران خوراک کے صوبائی محکمے گندم کے ذخیرے کو جارحانہ انداز میں منڈی تک منتقل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے کیونکہ مقامی منڈی میں اس کی زیادہ قیمت کا تقاضا کیا جاتا ہے۔<sup>24</sup> لاگت بڑھنے کی ایک اور وجہ رمضان کے مہینے میں پنجاب حکومت کی جانب سے گندم کی انتہائی کم نرخوں پر فراہمی ہے۔<sup>25</sup> مذکورہ تمام عوامل کے نتیجے میں حکومت کے لیے قیمتوں میں تفرق کے دعوے بلند سطح پر پہنچ گئے۔ چونکہ حکومت نے اب تک ان دعووں پر ادائیگی نہیں کی ہے اس لیے خوراک کے صوبائی محکموں کو بینکوں کے قرضوں کی واپسی میں سیالیت کی مشکلات کا سامنا ہے۔ گندم کے موجودہ ذخیرے کو مقررہ مقامات پر اتارنے میں خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی کمزور صلاحیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات کا امکان ہے کہ آئندہ مہینوں میں سیالیت کی صورتحال مزید خراب ہو جائے گی۔ خصوصاً، 2009ء میں تقریباً 9 ملین ٹن گندم خریدی گئی اور منڈی میں اضافی گندم کی دستیابی کی وجہ سے اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ اس کی خریداری کرنے والی ایجنسیاں مارچ 2010ء سے اس کے سارے ذخیرے کو منڈی میں منتقل کر دیں گی کیونکہ اس وقت تک آئندہ کاشت (2010ء) کی خریداری شروع ہونے کی توقع ہے۔

پاسکو نے گزشتہ برس 700 تا 1500 روپے فی 40 چالیں کلو کے کم از کم ضمانت شدہ نرخوں پر 432,534.9 ملین ٹن چاول خریدے تھے۔ سبھی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ پاسکو مقامی منڈی میں خریدی گئی گندم کے خاطر خواہ حصے کو منتقل نہیں کر سکا کیونکہ تاجروں نے چاول کے خاصے کم نرخوں کی پیشکش کی تھی۔ ٹینڈر کے پست نرخوں کا جزوی سبب ملکی منڈی میں 2008ء کی فصل کے ذخیرے کی وافر مقدار میں دستیابی، اکتوبر 2009ء عالمی نرخوں میں کمزوری اور منڈی میں نئی فصل کی آمد ہے۔ مزید برآں، پاسکو بھی حکومت کی جانب سے قیمتوں میں تفرق کے دعووں کے تحفے میں ذخیرہ کی توقعات کے باعث اسے بے حد پست نرخوں پر فروخت کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔ اسی طرح، ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کی جانب سے کھاد، چاول اور چینی کے تفرق<sup>26</sup> کے دعووں کا بھی اجناس کی مالکاری میں بینکوں کے واجب الادا اکتشاف کو بڑھانے میں حصر ہا ہے۔<sup>27</sup> حکومت کی جانب سے قیمتوں کے دعووں کے علاوہ حالیہ مہینوں کے دوران یوٹیلیٹی اسٹورز اور خوراک کے محکموں جیسے سرکاری اداروں سے ٹی سی پی کی واجب الوصول رقم میں اضافہ ہوا ہے۔

مذکورہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے کہ حکومت کی جانب سے قیمتوں میں تفرق کے دعووں کا تصفیہ نہ ہونے کی وجہ سے اجناس کی خریداری کرنے والی ایجنسیاں بینکوں کو قرضوں کی واپسی میں ناکام رہی ہیں۔ مزید برآں، یہ توقع بھی کی جا رہی ہے کہ آئندہ مہینوں میں بینکوں کے قرضوں کے بڑے حصے کی واپسی نہیں کی جاسکے گی کیونکہ وافر مقدار میں ملکی رسد کے علاوہ پست عالمی نرخوں (خصوصاً گندم کے) نے فاضل اجناس کی برآمد کو مشکل بنا دیا ہے۔ اس کے متعدد اثرات ہو سکتے ہیں:

#### موجودہ بھاری اکتشاف کے باعث بینک اضافی قرضے دینے میں ہچکچا رہے ہیں

بینک وارتھزیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخر نومبر 2009ء تک اجناس کی سرگرمیوں کے لیے دیے گئے قرضوں کا بڑا حصہ صرف اول کے پانچ بڑے بینکوں میں مرکوز رہا ہے۔ اس نے نہ صرف بینکوں کی سیالیت پر دباؤ کو بڑھا دیا ہے بلکہ اب بینک 2010ء کی فصل کی خریداری کے لیے اضافی قرضے دینے سے بھی ہچکچا رہے ہیں۔<sup>28</sup>

#### اجناس کی سرگرمیاں نجی شعبے کے قرضوں میں کمی اور قیمتوں کے اشاریوں پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہیں

خریداری کرنے والی ایجنسیاں اور خوراک کے صوبائی محکمے اس وقت تک بینکوں کو قرضے واپس نہیں کر سکتے جب تک حکومت انہیں زراعت کی قوم فراہم نہیں کرتی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں کے فنڈز کچھ وقت تک چھتے رہ سکتے ہیں۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی تک نجی شعبے کے قرضے کمزور رہے ہیں جس سے اب تک سیالیت کی مشکلات کا جائز نہیں ہو سکی ہیں۔ تاہم اکتوبر

<sup>23</sup> 2008ء میں مجموعی طور پر 9 ملین ٹن سے زائد گندم کی خریداری میں سے صوبوں نے 6 ملین ٹن حاصل کی۔

<sup>24</sup> اجرائی قیمت وہ قیمت ہوتی ہے جس پر مل کا مالک خریداری کرنے والی حکومتی ایجنسیوں سے گندم خریدتا ہے۔ فی الوقت حکومت کی معین اجرائی قیمت 975 روپے فی چالیں کلوگرام ہے۔ سبھی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کے دوران نجی شعبے کی جانب سے حکومت کے پاس رکھی ہوئی گندم کی کمزور طلب کا سبب پست عالمی قیمتوں کے باعث وسط ایشیائی ریاستوں سے گندم کی ملک میں اسمگلنگ ہے۔

<sup>25</sup> سبھی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ رمضان کے دوران گندم 304 روپے فی چالیں کلوگرام فروخت کی گئی۔

<sup>26</sup> یہ خریداری اور ذخیرہ کاری کی لاگت اور اجراء کی قیمت کے درمیان فرق کے متعلق ہے۔

<sup>27</sup> ٹی سی پی ملک کی وافر حصہ انتہائی ہے جو کھاد و درآمد کرتی ہے خصوصاً یوریا اور چینی۔

<sup>28</sup> اکتوبر 2009ء میں اجناس کی سرگرمیوں کے لیے کریڈٹ کی اضافی طلب کو سرکاری شعبے کے ایک بڑے بینک سے قرضے لے کر پورا کیا گیا۔

2009ء اور اس کے بعد کی صورتحال سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اجناس کی مالکاری نجی شعبے کے قرضوں کو محدود کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ ان عوامل میں: (الف) اکتوبر 2009ء سے نجی شعبے کے قرضوں میں اضافہ (ب) اسی مدت کے دوران امانتوں کی قدرے پست نمو اور (ج) کرنشل بینکوں سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری کا تیزی سے بڑھنا شامل ہیں۔

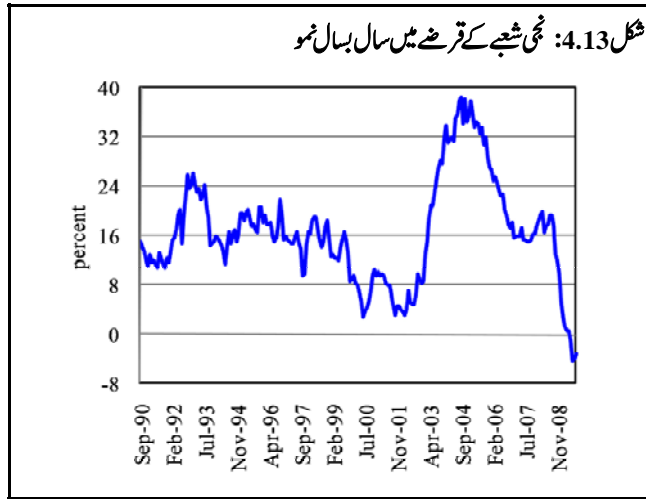
#### مالیاتی کھاتے پر ممکنہ بوجھ

حکومت کی جانب سے مختلف ایجنسیوں کو زراعت کی فراہمی کے نتیجے میں اس پر مالیاتی بوجھ میں اضافہ ہو جائے گا اور اس کا نتیجہ مالکاری کی بلند ضروریات کی صورت میں برآمد ہوگا۔ مزید برآں، اگر خریداری کرنے والی ایجنسیاں نجی فصلوں کی بروقت خریداری نہیں کر سکیں تو اس سے منڈی میں قیمتوں کے اشاروں پر نجی اثرات مرتب ہوں گے اور یہ صورتحال 2011ء کی فصلوں کے امکانات کو متاثر کر سکتی ہے۔

مختصر یہ کہ بینکوں کے قرضوں پر دباؤ کم کرنے کے لیے قیمتوں کے تفرق کا فوری تصفیہ انتہائی ضروری ہے۔ موجودہ صورتحال ایک مسئلے کو اجاگر کرتی ہے جو کہ معیشت کے مختلف شعبوں میں حکومت کی جانب سے زراعت کی فراہمی ہے۔ ایسے زراعت کی فراہمی نے نہ صرف معیشت میں اضافی قیمتوں پر نجی اثرات مرتب کیے ہیں بلکہ اس سے طلب کا دباؤ بھی پیدا ہوا ہے۔ جبکہ اہم اجناس کے ملکی و عالمی نرخوں میں اتار چڑھاؤ نے مطلوبہ مالیاتی اخراجات کو جانچنے میں مسائل پیدا کیے ہیں۔

#### 4.3 نجی شعبے کا قرضہ (خالص)<sup>29</sup>

بینکوں کے قرضے کے لیے کارپوریٹ قرضوں کی طلب<sup>30</sup> میں کمی کا جو سلسلہ مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی میں شروع ہوا تھا، اس میں مالی سال 10ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران مزید شدت دیکھنے میں آئی ہے۔ نتیجتاً، نجی شعبے کے قرضوں نے گزشتہ 23 برسوں کے مقابلے میں بدترین کارکردگی دکھائی ہے اور 5 دسمبر 2009ء تک سال بسال نمو میں 2.7 فیصد کی خالص واپسی ریکارڈ کی گئی (دیکھئے شکل 4.13)۔



مجموعی طور پر جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 2010ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں کی نمو 0.9 فیصد کی پست سطح پر رہی۔ اس تمام نمو میں جاری سرمائے کے قرضوں کی خالص واپسی نے اہم کردار کیا ہے۔ ایسا چند صنعتوں میں بحالی کی کچھ علامات کے باوجود دیکھنے میں آیا ہے۔ اس بے قاعدگی کا سبب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران کچھ صنعتیں<sup>31</sup> بلند ملکی طلب اور خام مال کی قیمتوں (عالمی و ملکی دونوں) میں اضافے کی توقع کے باعث ذخائر کو بڑھا رہی تھیں۔ تاہم، ان صنعتوں کے مذکورہ رویوں میں جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 2010ء کے دوران مراجعت

<sup>29</sup> قرضوں کے بیان کردہ اعداد و شمار بینکوں کی سرمایہ کاریوں اور کارپوریٹ شعبے کے قرضوں پر مشتمل ہیں۔ یہ ڈیٹا زری سروے پر مبنی ہے جو 5 دسمبر 2009ء تک کا دستیاب ہے جبکہ شعبہ دار جائزہ جولائی تا اکتوبر کی مدت کا ہے۔

<sup>30</sup> نجی شعبے کے مجموعی قرضوں میں سے 85 فیصد سے زائد کارپوریٹ شعبے کو دیا گیا ہے۔

<sup>31</sup> مثلاً، ریٹائرمنٹ، خوردنی تیل اور فولاد۔

دیکھی گئی ہے اس لیے زیر جائزہ مدت کے دوران ذخائر کو بڑھانے کے لیے اضافی قرضوں کی طلب اتنی زیادہ نہیں تھی جتنی کہ جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 2009ء کے دوران تھی۔ مزید برآں، متعدد عوامل جیسے: (الف) کچھ برآمدی صنعتیں (سینٹ وغیرہ<sup>32</sup>) اپنی گزشتہ برس کی برآمدی آمدنیوں سے نقد رقوم حاصل کرنے میں کامیاب رہیں (ب) مالی سال 2009ء کی دوسری ششماہی میں متعدد کمپنیوں نے بندش کا اعلان کیا تھا<sup>33</sup>، خصوصاً ٹیکسٹائل شعبے نے اور (ج) ملکی منڈی میں خام کپاس، لوہا و فولادی سلاخوں جیسے چند زمروں کے خام مال کی قیمتوں میں مسلسل کمی نے زیر جائزہ مدت کے دوران اضافی طلب کے دباؤ میں کمی کر دی تھی۔

دوسری جانب، جاری سرمائے کے مقابلے میں طویل مدتی قرضوں کی طلب مسلسل بلند سطح پر رہی ہے۔ گزشتہ برس کی طرح اس سال بھی بجلی، کھاد، سینٹ، اور تعمیرات کے شعبوں میں معین سرمایہ کاری قرضوں کی بلند طلب دیکھنے میں آئی ہے۔ خصوصاً بجلی اور کھاد کے شعبوں کو دیے جانے والے قرضے خاصے حیران کن معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ان میں کچھ کمپنیوں نے مالی سال 2009ء میں اپنی مقررہ حد کے مطابق کافی رقوم پہلے ہی حاصل کر لی تھیں۔ اس کا ممکنہ سبب چند منصوبوں کے آغاز میں تاخیر ہے اور اسی کے نتیجے میں قرضے کی اضافی طلب بڑھ گئی۔ مزید برآں، ماضی قریب میں شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ نے کچھ کارپوریٹ اداروں کی ابل سی لاگت کو بڑھا دیا ہے۔<sup>34</sup> نتیجتاً، متعدد کمپنیوں کو زیر جائزہ مدت کے دوران اپنی اضافی ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکوں سے روپے میں فنڈنگ حاصل کرنا پڑی۔

طویل مدتی منصوبوں خصوصاً بجلی اور کھاد کے شعبوں میں ایسے منصوبوں کے آغاز سے آئندہ مہینوں میں جاری مالکاری کی ضروریات بڑھ جائیں گی۔ کچھ بینک مذکورہ شعبوں میں پہلے ہی اپنے کلائنٹس کے لیے جاری مالکاری کی حدود مقرر کر چکے ہیں جو انہیں فراہم کی جائے گی۔ جاری سرمائے کے قرضوں کے علاوہ معین سرمایہ کاری کی طلب بھی مستحکم رہنے کا امکان ہے کیونکہ رینٹل اسٹیٹ، ریٹائرمنٹ<sup>35</sup> اور ریٹیل پاور جیسے کچھ شعبوں میں نئے منصوبوں کے آغاز سے کارپوریٹ اداروں کی جانب سے منصوبہ جاتی مالکاری میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس لیے یہ ممکن ہے کہ ماضی قریب میں نجی شعبے کے قرضوں میں ہونے والی کمی مستقبل میں دور ہو جائے گی۔

**شکل 4.14** سے واضح ہوتا ہے کہ اکتوبر 2009ء میں قرضوں کی طلب میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جو گزشتہ برسوں کے دوران اسی مہینے میں ہونے والے اوسط اضافے سے خاصا زیادہ ہے۔<sup>36</sup>

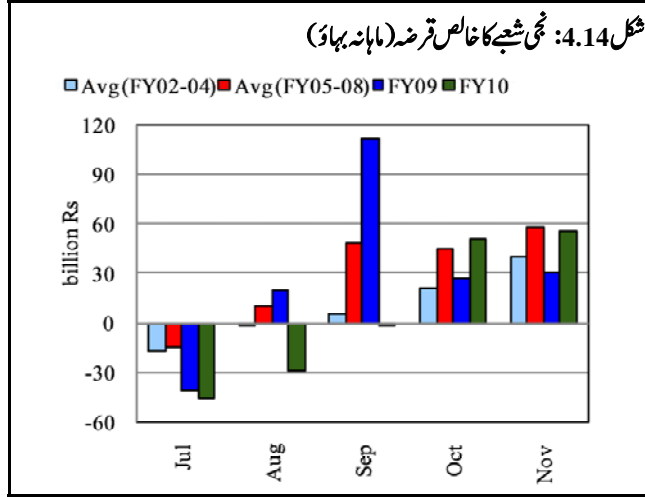
<sup>32</sup> یہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 09ء میں جولائی تا اکتوبر کے دوران سینٹ کی برآمد میں 97.7 فیصد نمو ہوئی تھی: جو کہ مالی سال 08ء کی اسی مدت میں ہونے والے 105.5 فیصد اضافے سے کم ہے۔

<sup>33</sup> سٹی ٹواید سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صنعتی بحالی کا عمل چند بڑی کمپنیوں تک محدود رہا ہے۔

<sup>34</sup> اسٹیٹ بینک نے 8 جولائی 2009ء سے تمام اقسام کی درآمدات پر پیکیجی زرمبادلہ تحفظ کو عارضی طور پر معطل کر دیا، تفصیل کے لیے دیکھئے ای پی ڈی ایف ای سرکل نمبر 08۔ پہلے مستند پلرز کو پیکیجی تحفظ دینے کی اجازت تھی تا کہ وہ درآمدی ادائیگیوں میں خطرہ شرح مبادلہ کی پیش بندی کر سکیں۔

<sup>35</sup> پیٹرن ریٹائرمنٹ یوں میں ڈی سلفر انزیشن کے منصوبوں پر کام جاری ہے تا کہ 2012ء تک ہائی اسپیڈ ڈیزل میں سلفر کے اجزاء 500 پارٹس فی ملین تک کم کرنے کی حکومتی شرط پر عملدرآمد کو یقینی بنا یا جاسکے۔

<sup>36</sup> جولائی کے مہینے میں عام طور پر ہر سال قرضوں کی موٹی واپسی کی جاتی ہے۔



رسد کی صورتحال سے پتہ چلتا ہے کہ غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کے باعث بینک مالی سال 09ء کے دوران قرضوں کے اجرا میں خطرات مول لینے سے گریز کر رہے تھے اور یہی رجحان مالی سال 10ء کے ابتدائی چند مہینوں میں بھی جاری رہا۔ اس لیے بینکوں نے نجی شعبے کو قرضے دینے میں قدامت پسندی کا مظاہرہ کیا ہے۔

اگرچہ خام غیر ادا شدہ قرضوں خصوصاً کارپوریٹ شعبے کے قرضوں میں مالی سال

10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سست روی دیکھنے میں آئی ہے لیکن متعدد بینکوں کی جانب سے قرضوں کی سخت جانچ نے فنڈز کی فراہمی کو محدود کر دیا۔<sup>37</sup> اس کے ساتھ ساتھ زیر جائزہ مدت کے دوران متعدد بینکوں کی جانب سے غیر ادا شدہ قرضوں میں نقد رقوم کی وصولی میں اضافہ ہوا ہے۔<sup>38</sup> خام غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کی پست سطح کی توقع کی جا رہی تھی کیونکہ جنوری 2009ء سے خالص قرضے میں تیزی سے کمی آئی ہے اور نقد وصولی کی بلند سطح بینکوں کی سخت کوششوں کو ظاہر کرتی ہے۔

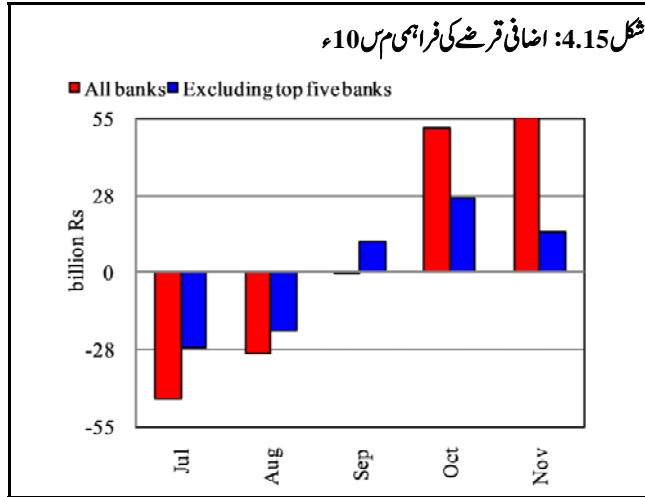
گذشتہ برسوں کی طرح قرضوں میں مذکورہ خالص نمو کی رفتار برقرار رہنے کا امکان نہیں ہے<sup>39</sup> اور اب بینکوں کی زیادہ توجہ ایسے مخصوص منصوبوں پر مرکوز ہے جن میں نقد قومات کا بہاؤ مستحکم ہو۔ یہ تیزی کے برسوں کی روش کے برعکس ہے جب بینک صرف ضمانتی قدر پر مالکاری فراہم کرتے تھے۔ ان ضمانتوں میں ذخائر، معین اثاثے اور قابل وصولی اشیاء شامل ہیں اور قرضے دیتے ہوئے کاروباروں کی نقد قومات کے بہاؤ پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی تھی۔ اس لیے امکان ہے کہ محتاط رویے کے نتیجے میں نجی شعبے کے قرضوں کی نمو محدود رہے گی۔

بینک وارا اضافی قرضوں کی تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ قرضوں کی فراہمی میں روایتی طور پر بڑا حصہ رکھنے والے صف اول کے پانچ بینکوں کی قرض گاری سرگرمیوں میں جولائی تا ستمبر مالی سال 2010ء کے دوران دیگر بینکاری گروپ کے مقابلے میں کمی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 4.15)۔ گہرا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ حالیہ مہینوں کے دوران پی ایس ای کریڈٹ اور اجناس کی مالکاری میں صف اول کے پانچ بینکوں کے اکتشاف کی بلند سطح ممکنہ طور پر نجی شعبے کے لیے قابل قرضہ فنڈز کی کمی پر منتج ہوئی۔ دیگر بینکوں کے مقابلے میں صف اول کے پانچ بینکوں میں امانتوں کی پست نمود صورتحال کو

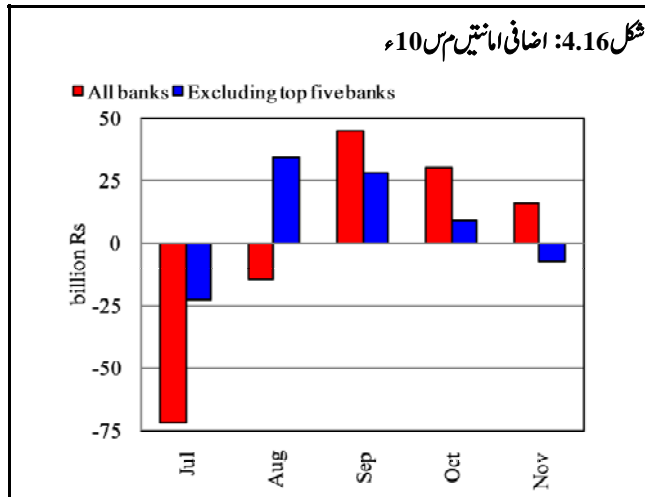
<sup>37</sup> گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کارپوریٹ شعبے کے خام غیر ادا شدہ قرضوں میں نمایاں اضافے میں بڑا حصہ جاری سرمائے کا ہے۔ تاہم، مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کارپوریٹ شعبے کے خام غیر ادا شدہ قرضوں میں جاری سرمائے کے غیر ادا شدہ قرضوں کا حصہ خاصا پست تھا۔

<sup>38</sup> تفصیلات کے لیے غیر ادا شدہ قرضوں کا سیکشن دیکھئے۔

<sup>39</sup> گذشتہ برس کے علاوہ مالی سال 04ء تا 08ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں اوسطاً 24.6 فیصد کمی نمود ہوئی ہے۔



مزید بگاڑنے کا باعث بنی۔ خصوصاً ابتدائی تین مہینوں میں مذکورہ بینکوں کی امانتوں میں نمو کم رہی ہے (دیکھئے شکل 4.16)۔ سیالیت کے بارے میں خدشات سے قطع نظر حکومت کی اعانت میزانیہ کے لیے قرض گیری کی بلند سطح نے بھی زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کی نجی شعبے کو قرضے دینے کی صلاحیت کو محدود کرنے میں کردار ادا کیا ہے (دیکھئے جدول 4.5)۔



**نجی شعبے کے قرضے**  
اگرچہ گزشتہ برس سے صارفی قرضوں کی طلب میں کمی آ رہی ہے لیکن جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں نمایاں کمی کی وجہ کاروباری شعبے کے قرضوں میں خاصی کمی ہے۔

جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران کاروباری شعبے کے قرضوں میں 0.6 فیصد کمی آئی جبکہ گزشتہ پانچ برسوں میں ان کی اوسط نمو 5 فیصد سے زیادہ تھی۔ شکل 4.17 سے ظاہر ہے

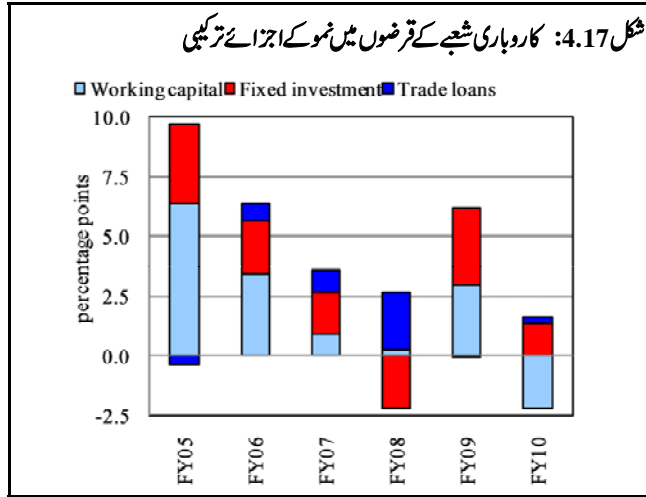
**جدول 4.5: فی بلز کی ٹیلا میوں میں حکومت کی شرکت**

ارب روپے		
م س 2010ء	م س 2009ء	
جولائی تا اکتوبر	اپریل تا جون	جنوری تا مارچ
205.9	250.5	514.8
174.1	99.5	50.2
704.2	462.6	1011.7
162.5	108.4	169.4

کہ جاری سرمائے کے قرضوں کی خالص واپسی قرضوں کی نمو میں ساری کمی کا باعث بنی تھی۔ اگرچہ معین سرمایہ کاری اور تجارتی قرضوں کی طلب میں کافی کمی آئی ہے پھر بھی قرضوں کی نمو میں اس کا حصہ ثبت رہا۔

ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرضوں

میں تخفیف کا بڑا حصہ مالی سال 10ء کے ابتدائی تین مہینوں میں مرکوز رہا ہے جبکہ اکتوبر 2009ء میں ایڈوانسز کی طلب میں معمولی بحالی دیکھنے میں



آئی ہے (دیکھئے جدول 4.6)۔ اکتوبر 09ء میں قرضوں کی طلب میں تیزی کا سبب کپاس کی خریداری کے لیے جاری مالکاری کی موسمی ضروریات ہیں۔ مزید برآں، زیر جائزہ مدت کے دوران چینی کے شعبے کی موسمی طلب بھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس کی وجہ شکر سازوں کی جانب سے گئے کی کچل کاری میں تاخیر اور متعدد صنعتوں کی جانب سے گذشتہ برس لیے جانے والے قرضوں کی واپسی ہے۔

موسمی مالکاری کے علاوہ اکتوبر 2009ء میں بجلی کے شعبے کی جانب سے جاری سرمائے کے قرضوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ اس شعبے میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران قرضوں کی خالص واپسی کی گئی تھی۔ ستمبر 2009ء میں پی پی ٹی ایف سیز کے اجرا کی وجہ سے چند آئی پی پیز کے قرضوں کے تصفیے نے انہیں مزید قرضے لینے کی گنجائش فراہم کی کیونکہ گردش قرضے کا مسئلہ ابھی حل نہیں ہوا ہے۔

آخر میں، اکتوبر 2009ء میں کامرس و تجارت کے شعبے کی طلب بڑھنے سے صنعتی کارکردگی میں معمولی بہتری اور بڑھتے ہوئے تجارتی حجم کی عکاسی ہوتی ہے۔

جدول 4.6: مالی سال 10ء کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں کی تقسیم

ارب روپے

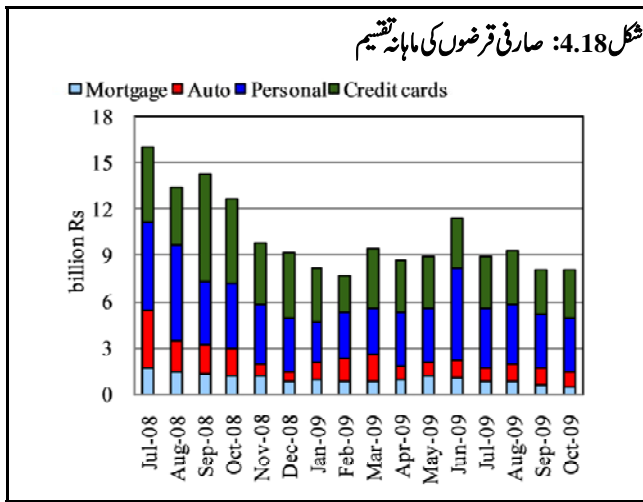
اکتوبر	جولائی تا اکتوبر		
م 10ء	م 10ء	م 09ء	
30.4	-46.3	62.6	جاری سرمائے کے قرضے
-0.8	0.9	2.8	الف۔ زراعت
14.4	-33.1	54.1	ب۔ اشیاء سازی
0.2	-8.7	-5.4	الف۔ چاول کی پروسیسنگ
-4.6	-25.8	-10.8	ب۔ چینی کے اشیاء ساز
24.1	13.0	21.9	ج۔ ٹیکسٹائل
18.6	9.0	18.7	مصنوعی ریشے کی اسپننگ
-1.6	-1.8	11.2	ب۔ صاف پٹروئل مصنوعات
-0.1	-3.6	2.4	ج۔ بنیادی دھات
-3.5	-0.2	14.3	ج۔ کیمیکلز و کیمیکل مصنوعات
-0.8	-0.9	2.0	د۔ مشینری کے اشیاء ساز
7.9	-8.7	1.1	ج۔ بجلی
1.0	-3.5	-5.6	د۔ تعمیرات
3.6	-7.0	8.7	ہ۔ کامرس و تجارت
-0.3	2.1	-1.0	د۔ ٹرانسپورٹ و مواصلات
0.5	1.0	9.7	ہ۔ دیگر کاروباری سرگرمیاں

#### صارفی قرضے

صارفی شعبے میں خراب قرضوں کی تعداد میں اضافے کا ایک سبب قرض گیری کی بڑھتی ہوئی لاگت اور قرض گیروں کی حقیقی آمدنی میں کمی ہے اور

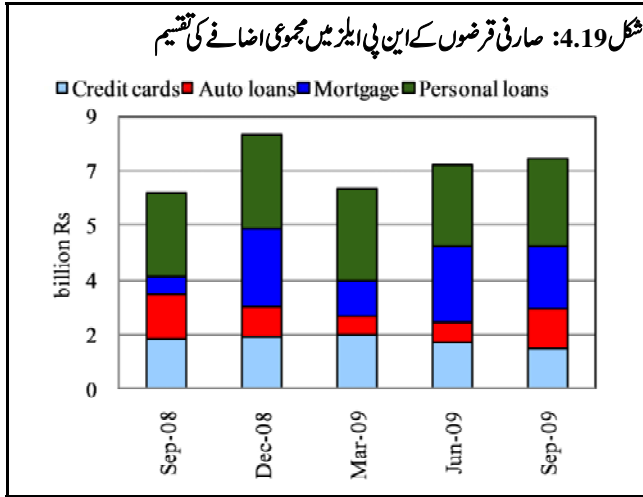
انہی وجوہات کی بنا پر گزشتہ دو برسوں سے بینک اس شعبے کو جارحانہ انداز میں قرضوں کی فراہمی کے لیے تیار نہیں۔ نتیجتاً، صارفی قرضے جن میں دسمبر 2006ء سے سست روی کا عمل جاری ہے ان میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 09ء کے دوران 6 فیصد اور جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران مزید 7.6 فیصد کمی آئی ہے۔ گزشتہ برس کی طرح صارفی قرضے کے تمام زمروں میں تخفیف دیکھنے میں آئی ہے۔

خصوصاً جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران کار ماکاری میں کمی کا رجحان برقرار رہا اگرچہ مقامی کاروں کی فروخت میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔<sup>40</sup> اس کی وجہ یہ ہے کہ کاروں کی حالیہ طلب کی ماکاری کا بڑا حصہ صارفین نے بینکوں سے قرضے لینے کے بجائے اپنی ایکویٹی سے ادا کیا۔



حالیہ مہینوں کے دوران متعدد بینکوں کی کار ماکاری کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔ اس لیے اس بات کا امکان ہے کہ آئندہ مہینوں میں کار ماکاری مزید بڑھے گی لیکن بینک صارفی قرضے دینے میں محتاط رویہ اختیار کریں گے۔

تقسیم کے لحاظ سے صارفی قرضوں میں بڑا حصہ اب بھی ذاتی قرضوں کا ہے جس کے بعد کریڈٹ کارڈ کا نمبر آتا ہے جو کہ سب سے پرخطر قرض گاری سمجھی جاتی ہے کیونکہ یہ زیادہ تر ضمانت کے بغیر دیے جاتے ہیں (دیکھئے



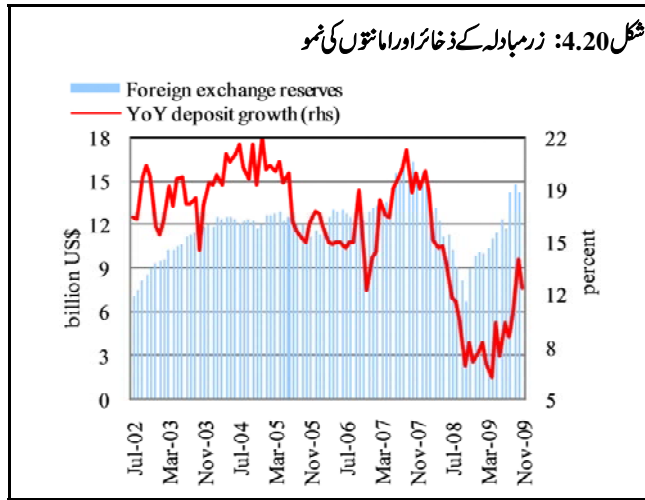
شکل 4.18)۔ ماضی قریب میں ان زمروں کے غیر ادا شدہ قرضوں میں مجموعی اضافے کے باوجود اس صورتحال کا تسلسل برقرار ہے (دیکھئے شکل 4.19)۔ تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ ان قرضوں کا ارتکاز چند بینکوں میں ہے جو زیادہ تر اپنے ان صارفین کو قرض گاری فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں جن سے ان کے طویل مدتی روابط استوار ہیں۔ مثلاً، کچھ بینک یہ قرضے ایسے قرض

<sup>40</sup> سچی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاروں کے لیے صارفی طلب بینکوں سے حاصل کی جانے والی کار ماکاری سے براہ راست متاثر ہوتی ہے۔ تاہم، قرض گیری کی لاگت کے بڑھنے اور غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کے بعد بینکوں کی محتاط قرض گاری نے قرض گروں کے لیے بینکوں کے قرضوں کو مزید کم کر دیا۔



گیروں کو دے رہے ہیں جن کی تنخواہ کے کھاتے ان بینکوں میں ہیں۔ اس سے نہ صرف قرض گیر کی آمدنی پر نظر رکھنا ممکن ہوتا ہے بلکہ وہ بینکوں کو یہ اختیار بھی دیتے ہیں کہ وہ کھاتے میں سے واجبات کی کٹوتی کر لیں۔

#### 4.4 امانتیں جمع کرنا<sup>41</sup>



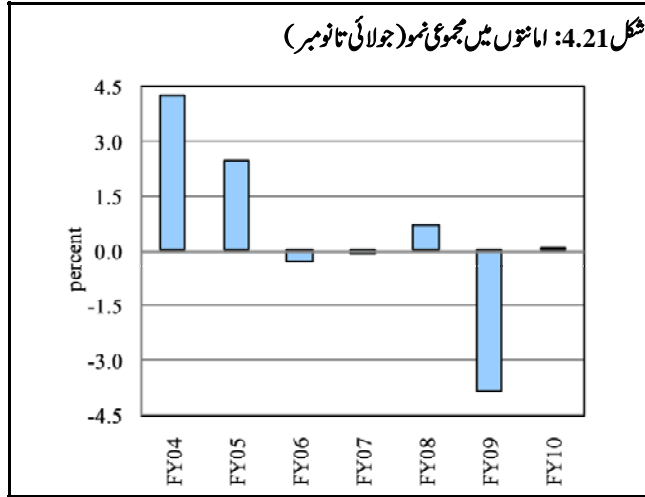
بینکوں کی جانب سے امانتیں جمع کرنے کے عمل میں کچھ بحالی دیکھنے میں آئی ہے۔ اس میں مئی 09ء سے اضافے کا رجحان ہے اور یہ آخر نومبر 2009ء میں بڑھ کر 12.2 فیصد تک پہنچ گئیں (دیکھئے شکل 4.20)۔ تاہم، ماضی قریب میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں خاطر خواہ اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے امانتوں کی سال بسال نمو کی موجودہ سطح کافی کم ہے (دیکھئے شکل 4.20)۔ تاریخی طور پر زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر میں اضافے کا ملکی بینکوں کی امانتوں کی نمو میں اہم حصہ رہا ہے۔ تاہم اب یہ تعلق کمزور معلوم ہوتا ہے۔

مالی سال 2009ء کے دوران زرمبادلہ میں خریداریوں کے لیے ڈالر کی سیالیت کا بڑا حصہ اسٹیٹ بینک نے فراہم کیا تھا اور اسی کے مطابق روپے کی امانتوں میں کمی ہوئی تھی (زروسیج میں تخفیف کے ساتھ ساتھ)۔ تاہم، اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں بحالی منڈی کی خریداریوں سے نہیں آئی (کیونکہ ایسی سیالیت کا نظام میں دوبارہ ادخال کرنا پڑتا) بلکہ اس کی وجہ آئی ایم ایف کے قرضے ہیں (جو منڈی کی سیالیت یا زروسیج کی نموکومتاثر نہیں کرتے)۔

جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران امانتوں میں قدرے پست سال بسال نمو کا ایک اور سبب مالیاتی خسارے کی تسلیک میں خاصی کمی ہے۔ خصوصاً، جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 10ء کے دوران مرکزی بینک سے اعانت میزانیہ کے لیے خالص مجموعی قرض گیری 88.9 ارب روپے کی پست سطح پر رہی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 405.2 ارب روپے کی قرض گیری حاصل کی گئی تھی۔

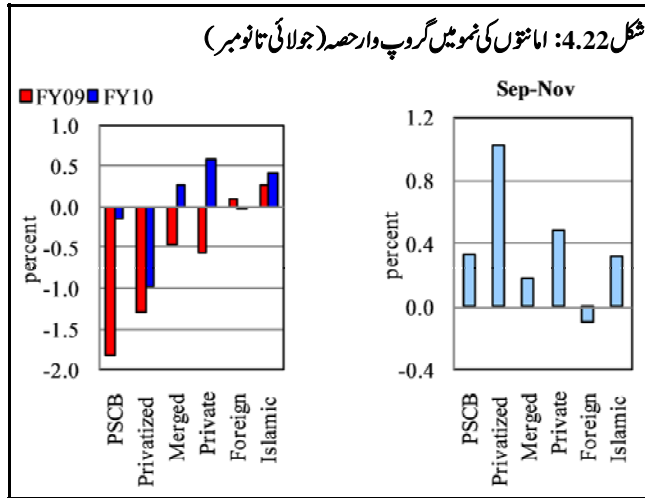
اس سے قطع نظر، جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران بینکاری نظام کی مجموعی امانتوں میں 0.1 فیصد نمو ہوئی ہے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں امانتوں کی بنیاد میں 3.8 فیصد کمی دیکھنے میں آئی تھی (دیکھئے شکل 4.21)۔

<sup>41</sup> امانتوں پر کی جانے والی بحث بینکاری صنعت کی مجموعی امانتوں پر مبنی ہے اور اس میں حکومتی امانتیں بھی شامل ہیں۔



یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ امانتوں میں یہ نمو وسیع البنیاد ہے کیونکہ زیادہ تر بینکوں کی امانتوں میں نمو ہوئی ہے۔ مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران امانتوں کی نمو کو بڑھانے میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا جو یہ ہیں:

- 1- بیرونی کھاتے پر دباؤ میں کمی نے امانتوں کی نمو پر مثبت اثرات مرتب کیے۔ خصوصاً، جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران بیرونی کھاتے کے توازن میں 0.9 ارب ڈالر کا فاضل دیکھنے میں آیا ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 5 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا۔ اس لیے، اس کے نتیجے میں آنے والی روپے کی سیالیت نے امانتوں کی نمو پر مثبت اثرات مرتب کیے۔

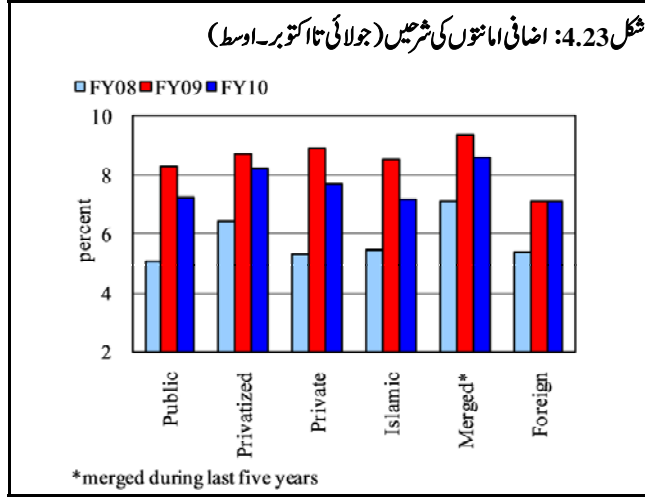


- 2- کچھ صنعتوں خصوصاً تھوک و خوردہ تجارت، بجلی اور کاروں کی صنعتوں میں بحالی کی علامات کا بھی امانتوں کی نمو کو بڑھانے میں حصہ رہا ہے۔ خاص طور پر گاڑیوں کی امانتوں کی نمو ممکنہ طور پر مقامی طور پر تیار ہونے والی گاڑیوں کی فروخت میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔

بینکوں کے گروپ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ بڑے نجکاری شدہ بینکوں کے علاوہ جون 2009ء کے بعد سے دیگر بینکوں کی امانتوں کی بنیاد میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 4.22)۔<sup>42</sup> بڑے نجکاری شدہ بینکوں میں سے ایک بینک کی امانتوں کی نمو میں کمی اس پورے گروپ کی امانتوں میں کمی کا باعث بنی ہے۔ اگر اس بینک میں امانتوں کی کمی کو منہا کر دیا جائے تو بڑے نجکاری شدہ بینکوں کی امانتوں میں 0.1 فیصد کی معمولی نمو ہوئی ہے۔<sup>43</sup>

<sup>42</sup> حتیٰ کہ بڑے نجکاری شدہ بینکوں سے نکلوانی جانے والی رقم بھی بیشتر مالی سال 10ء کے ابتدائی دو مہینوں میں مرکوز ہیں، اس کے بعد کے مہینوں میں ان کی امانتوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے (دیکھئے شکل 4.22)۔ ستمبر نومبر کے اعداد و شمار مالی سال 10ء کے ہیں۔

<sup>43</sup> اس بڑے نجکاری شدہ بینک کے لیے امانتوں کی مجموعی بنیادی مطابقت سے جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران 1.3 فیصد نمو ظاہر ہوتی ہے۔

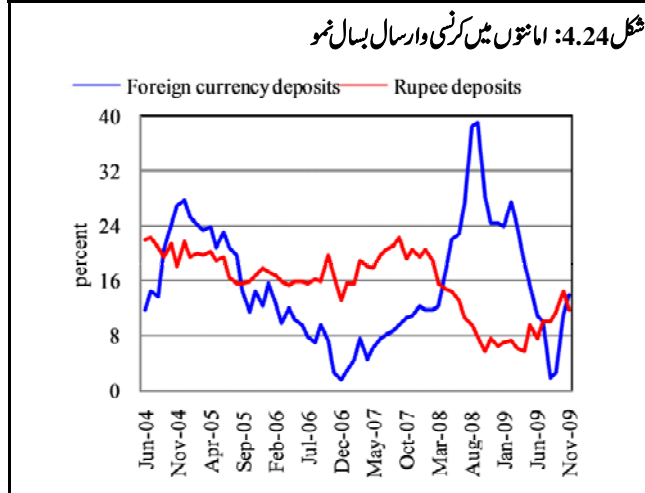


ایک بڑے نجکاری شدہ بینک کی امانتوں میں کمی کا سبب اس میں بھاری مقدار میں معین امانتوں کا نکلوا یا جانا ہے۔ درحقیقت، تمویں کے بلند اخراجات کی وجہ سے منافع کے مارجن میں کمی نے بینکوں کو ہنگامی امانتوں میں کمی پر مجبور کر دیا اور ان بینکوں نے امانت داروں کی حوصلہ افزائی نہیں کی کہ وہ طویل مدتی امانتوں میں سرمایہ کاری کریں۔ نجکاری شدہ بینکوں کے علاوہ سرکاری شعبے میں بھی جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران امانتیں نکلوائی گئی ہیں تاہم، امانتوں کی نمو

میں کمی گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں ہونے والی کمی کے مقابلے میں خاصی پست ہے۔

دوسری جانب جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران دیگر بینکوں کی امانتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ خصوصاً، ضم شدہ بینکوں کی امانتوں میں اس لیے اضافہ ہوا کہ اس گروپ میں شامل متعدد بینک دیگر بینکوں کے مقابلے میں متاثر کن شرح منافع کی پیش کش کر رہے تھے (دیکھئے شکل 4.23)۔

امانتوں میں کرنسی وار نمو کے اجزائے ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ زرمبادلہ کی امانتوں کی نمو میں اکتوبر 08ء کے بعد سے مسلسل کمی کا رجحان تھا، تاہم



بعد ازاں اس میں بہتری آنا شروع ہوئی اور یہ آخر نومبر 09ء تک بڑھ کر 14 فیصد تک پہنچ گیا (دیکھئے شکل 4.24)۔

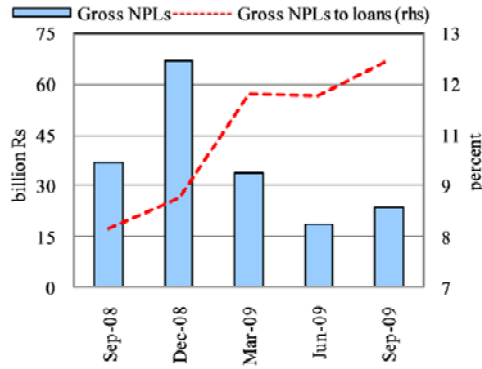
زرمبادلہ کی امانتوں کو بڑھانے میں پی ایس ایز کے ڈالر رکھاتوں نے اہم کردار ادا کیا۔

#### 4.5 غیر ادا شدہ قرضے<sup>44</sup>

مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کے اثاثہ جاتی معیار

<sup>44</sup> ستمبر 2009ء میں غیر ادا شدہ قرضوں اور قرضوں کے تناسب میں مسلسل اضافے کو احتیاط سے دیکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ بینکوں کے خالص قرضے میں جنوری 2009ء کے بعد سے تیزی سے کمی ہوئی ہے۔

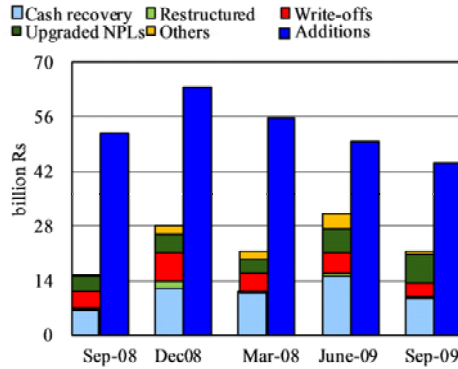
شکل 4.25: غیر ادا شدہ قرضے (این پی ایلز)



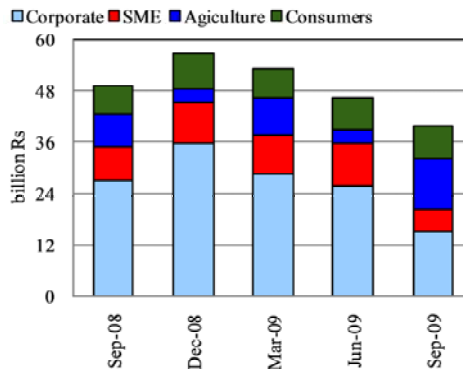
میں کچھ بگاڑ دیکھنے میں آیا ہے کیونکہ جون 2009ء کے بعد خام غیر ادا شدہ قرضے 23 ارب روپے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 421.6 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ تاہم، یہ اضافہ مالی سال 2009ء کی ابتدائی تین سہ ماہیوں میں ہونے والے اضافے کے مقابلے میں خاصا کم ہے (دیکھئے شکل 4.25)۔

غیر ادا شدہ قرضوں میں حرکت پذیری سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں میں مجموعی اضافے اور کمی میں کچھ بہتری آئی ہے (دیکھئے شکل 4.26)۔ مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں میں مجموعی اضافہ 43.9 ارب روپے تک محدود رہا جو مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے 51.7 ارب روپے سے خاصا کم ہے۔ اس بہتری کی عکاسی مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کارپوریٹ شعبے کے قرضوں میں معمولی اضافے سے ہوتی ہے جبکہ گزشتہ برس قرضوں میں اضافے کا بڑا حصہ اسی جز سے آیا تھا (دیکھئے شکل 4.27)۔

شکل 4.26: غیر ادا شدہ قرضوں میں حرکت پذیری



شکل 4.27: این پی ایلز میں اضافے کی جزوار تقسیم



دوسری جانب، مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں میں ہونے والی کمی نہ صرف گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ تھی بلکہ اس کے اجزائے ترکیبی بھی گزشتہ برس کے مقابلے میں بہتری کے عکاس ہیں۔ خصوصاً، غیر ادا شدہ قرضوں میں

ہونے والی حالیہ کمی کا بڑا حصہ نقد وصولیوں<sup>45</sup> اور اپ گریڈ کیے گئے غیر ادا شدہ قرضوں پر مبنی ہے جبکہ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں نقد وصولیوں اور اپ گریڈ کیے جانے والے غیر ادا شدہ قرضوں کا حجم پست تھا۔

مزید تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ کارپوریٹ شعبے کے قرضوں کا حصہ خام غیر ادا شدہ قرضوں کی نمو سے بلند رہا ہے لیکن صارفی اور زرعی

جدول 4.7: خام غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کی تقسیم (جولائی تا ستمبر)		
ارب روپے		
اجزاء	م 09ء	م 10ء
کارپوریٹ	20.5	12.7
زراعت	4.5	7.6
ایس ایم ای	8.5	-1.5
صارفی	2.0	4.2
دیگر	1.3	0.7
مجموعی اضافہ	36.8	23.7

قرضوں کے معیار میں بھی مزید ابتری دیکھنے میں آئی ہے (دیکھئے شکل 4.27)۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں زرعی شعبے کے خام غیر ادا شدہ قرضوں میں ہونے والا اضافہ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دگنے سے بھی زیادہ ہے (دیکھئے جدول 4.7)۔ تاہم، یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس اضافے کا بڑا حصہ

سرکاری شعبے کے ایک بڑے بینک میں مرکوز رہا۔ صارفی قرضوں کے تمام زمروں میں اضافہ ہوا ہے جس سے افراد کی قوت خرید کے گرنے کی عکاسی ہوتی ہے۔

<sup>45</sup> سمسٹی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ نقد وصولیوں کا بڑا حصہ تعمیرات، پیچیدگی، ٹیکسٹائل اور کامرس و تجارت کے شعبے میں جاری سرمائے سے حاصل ہوا ہے۔

### 5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے اعداد و شمار کے مطابق مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کی سالانہ پیش گوئی کے 1.5 فیصد تک رہا جبکہ یہ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.1 فیصد تھا۔ مالیاتی خسارے کی بلند سطح سے جی ڈی پی کے سالانہ 4.9 فیصد ہدف کو حاصل کرنے کے متعلق حکومت کی صلاحیت کے بارے میں خدشات بڑھ گئے ہیں۔ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ مقررہ ہدف سے تجاوز کا اہم سبب اخراجات (انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کے اخراجات کا بڑھنا) میں غیر متوقع اضافہ اور محصولات کی وصولیوں کا اگلی سہ ماہی تک موخر ہونا ہے۔ اگر یہ بات درست ثابت ہوئی تو مالیاتی خسارے کے رجحان کو آئندہ سہ ماہی کے آخر تک سالانہ ہدف سے ہم آہنگ ہو جانا چاہیے۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی وصولیوں میں معمولی اضافہ ہوا ہے جس میں بڑا حصہ غیر ٹیکس محاصل کا ہے، جو تشویش کا باعث ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر ٹیکس محاصل میں تیزی سے اضافے کی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی اور مالیاتی سال کی ہر سہ ماہی میں اس کا تسلسل برقرار رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً اگر اسٹیٹ بینک اپنے منافع میں سے 70 ارب روپے حکومت کو منتقل نہیں کرتا تو غیر ٹیکس محاصل کم ہو کر 58.5 ارب روپے کی سطح پر آ جاتے۔

روپے کے لحاظ سے مالیاتی خسارے میں تیزی سے نمو کے باوجود اس کی ملکی ذرائع سے مالکاری میں معتدل اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جس کی وجہ خالص بیرونی مالکاری میں نمایاں اضافہ ہے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ حکومت مرکزی بینک سے انجانی گرانے کی حامل قرض گیری پر انحصار کو کم کرنے میں کامیاب رہی ہے۔

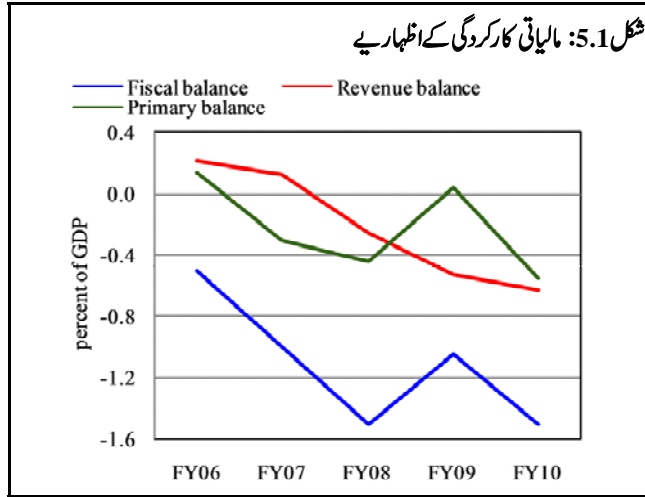
حکومت کے لیے راستے کا انتخاب کرنا بہت مشکل ہے۔ ایک جانب اس پر سماجی شعبے میں اخراجات بڑھانے اور انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے خاصا دباؤ ہے جبکہ انسداد دہشت گردی کی مہم پر آنے والی لاگت بھی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ دوسری جانب کمزور معیشت نے موجودہ ٹیکس بنیاد سے محصولات کو بڑھانے کی صلاحیت کو محدود کر دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضروری خدمات کی فراہمی کی خاطر ٹیکس بنیاد کو وسیع کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مالی سال 09ء اور مالی سال 10ء کے دوران نجی بینکوں کے ذریعے مالیاتی خسارے کی بھاری مالکاری میں نجی شعبے کے خالص قرضے کی طلب میں تیزی سے کمی نے اہم کردار ادا کیا۔ لیکن یہ پائیدار سطح نہیں ہے اس سے ملکی بچتوں اور ملکی قرضہ منڈی کو مزید بہتر بنانے کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔

حکومتی اخراجات کی ساخت کی مشکل نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے وسط مدت کے دوران ٹیکس اصلاحات کے ذریعے محصولات میں اضافہ کرنا حکومت کی مالیاتی یکجائی کے لیے بے حد اہمیت کا حامل ہوگا۔

## 5.2 مالیاتی کارکردگی کے اظہار

مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں بہتری کی علامات ظاہر کرنے کے بعد مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اہم مالیاتی اظہاریوں میں خاصا بگاڑ دیکھنے میں آیا ہے۔ محصولاتی توازن میں خسارہ بلحاظ جی ڈی پی 1 فیصد مالی سال 05ء سے مسلسل بگاڑ کا شکار ہے اور یہ مالی سال 10ء کی پہلی



سہ ماہی میں 0.6 فیصد تک پہنچ گیا جو مالی سال 02ء سے (جب سے سہ ماہی اعداد و شمار دستیاب ہونا شروع ہوئے) اس کی بلند ترین سطح ہے (دیکھئے شکل 5.1)۔ یہ اضافہ اس سطح سے کہیں زیادہ ہو سکتا تھا اگر جاری اخراجات میں غیر شناخت شدہ اخراجات کو شامل نہ کیا جاتا۔ محصولاتی توازن میں بگاڑ پریشان کن ہے کیونکہ اس سے جاری اخراجات کو پورے کرنے کے لیے قرض گیری کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ اخراجات، ترقیاتی اخراجات کے مقابلے میں معیشت میں رقوم واپس کرنے کی گنجائش کو بڑھانے کی صلاحیت کے حامل نہیں ہوتے۔ اسی لیے مالیاتی ذمہ داری و تجدید قرضہ ایکٹ 2005ء کے تحت مالی سال 08ء کے بعد سے محصولاتی فاضل کو لازمی قرار دیا گیا تھا۔

اسی طرح، س 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بنیادی توازن کا خسارہ بلحاظ جی ڈی پی 2 فیصد 0.6 فیصد ہو گیا جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں صفر پر تھا۔ یہ توسیعی مالیاتی پالیسی کا عکاس ہے: یعنی سودی ادائیگیاں نکال کر حکومتی اخراجات میں اضافہ۔ اس کے نتیجے میں امکان ہے کہ خام ملکی پیداوار کے لحاظ سے ملکی قرضوں میں اضافے کا رجحان جاری رہے گا۔ یہاں یہ اضافہ کرنا ضروری ہے کہ بنیادی خسارے کا تسلسل قرضوں کی پائیداری کے مسئلے کو جنم دیتا ہے۔

## 5.3 حاصل

س 10ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی حاصل 11 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 427.3 ارب روپے ہو گئے جبکہ گزشتہ برس ان میں 23.1 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے جدول 5.1)۔ محصولات کی وصولیوں میں کمزور نمو کا اہم سبب ٹیکس حاصل کی نمو میں کمی ہے۔ دوسری جانب، غیر ٹیکس حاصل میں مضبوط نمو ہوئی ہے لیکن یہ ٹیکس حاصل کی نمو میں ہونے والی سست روی کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہوئی۔

<sup>1</sup> محصولاتی توازن کی پیمائش حکومت میں بچت کی صلاحیت سے کی جاتی ہے اور اس کا حساب کتاب مجموعی حاصل اور جاری اخراجات کے مابین فرق سے لگایا جاتا ہے۔

<sup>2</sup> بنیادی توازن سے مالیاتی خسارے کی پائیداری کو جانچنے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے سودی ادائیگیوں کے اثرات کو منہا کر کے موجودہ صوابدیدی میزانیہ موقف اجاگر ہوتا ہے۔

جدول 5.1: مجموعی سرکاری مالیات کا خلاصہ (ارب روپے)						
سال بسال تبدیلی (فیصد)		جولائی تا ستمبر				
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 08ء	م 08ء	م 07ء	
11.0	23.1	427.3	385.0	312.6	255.7	مجموعی حاصل
7.2	26.8	298.8	278.7	219.7	199.2	ٹیکس حاصل <sup>3</sup>
20.9	14.5	128.5	106.3	92.9	56.5	غیر ٹیکس حاصل
24.5	11.1	650.9	522.8	470.7	342.4	مجموعی اخراجات
14.2	34.2	521.0	456.1	340.0	244.2	جاری
100.8	-55.6	115.7	57.6	112.9	65.2	ترقیاتی و خالص قرض گاری
56.3	-49.0	14.2	9.1	17.8	33.0	غیر شناخت شدہ اخراجات
62.4	-12.8	-223.7	-137.7	-158.1	-86.7	مالیاتی توازن
ملفوظاتی ڈی پی پی فیصد <sup>4</sup>						
--	--	2.9	2.9	3.0	2.9	مجموعی حاصل
--	--	2.0	2.1	2.1	2.3	ٹیکس حاصل
--	--	0.9	0.8	0.9	0.6	غیر ٹیکس حاصل
--	--	4.4	4.0	4.5	3.9	مجموعی اخراجات
--	--	3.5	3.5	3.2	2.8	جاری
--	--	0.8	0.4	1.1	0.7	ترقیاتی و خالص قرض گاری
--	--	0.1	0.1	0.2	0.4	غیر شناخت شدہ اخراجات
--	--	-1.5	-1.1	-1.5	-1.0	مالیاتی توازن
--	--	-0.6	0.0	-0.4	-0.3	بنیادی توازن
--	--	-0.6	-0.5	-0.3	0.1	مصولاتی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ						

غیر ٹیکس حاصل میں قدرے مضبوط نمو (ٹیکس حاصل کے مقابلے میں) کے باعث م 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی حاصل میں اس کا حصہ بڑھ کر 30.1 فیصد تک پہنچ گیا ہے جو گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 27.6 فیصد تھا۔ تاہم غیر ٹیکس حاصل کی ناقابل پیش گوئی نوعیت کے باعث مجموعی حاصل میں اس کے حصے کے بڑھنے کو بمشکل ہی خوش آئند پیش رفت قرار دیا جاسکتا ہے۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکس حاصل میں 7.2 فیصد کا اضافہ ہوا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں ہونے والے 26.8 فیصد اضافے سے خاصا کم ہے (دیکھئے جدول 5.2)۔ ٹیکس حاصل کے اجزائے ترکیبی کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیٹرولیم لیوی کے علاوہ دیگر تمام اہم ٹیکس زمروں کا اس کی سست روی میں حصہ رہا ہے۔ خصوصاً، پیٹرولیم لیوی نے زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران ٹیکس حاصل میں 24.1 ارب روپے کا اضافہ کیا جبکہ گزشتہ سال کی پہلی سہ ماہی میں اس میں صرف 1.8 ارب روپے بڑھ سکے تھے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ پیٹرولیم لیوی کو

<sup>3</sup> مالی سال 07ء تا مالی سال 09ء میں پیٹرولیم مصنوعات پر سرچارجز کو ٹیکس حاصل میں شامل کیا گیا ہے۔

<sup>4</sup> مالی سال 07ء تا مالی سال 09ء کے لیے نظر ثانی شدہ نامیہ بی ڈی پی کو استعمال کیا گیا ہے۔



مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

جدول 5.2: ٹیکس و غیر ٹیکس محاصل کے اجزائے ترکیبی					
ارب روپے					
سال بہ سال تبدیلی (فیصد)		جولائی تا ستمبر			
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
7.2	26.8	298.8	278.7	219.7	ٹیکس محاصل
-6.3	13.3	84.1	89.7	79.2	بلا واسطہ ٹیکس
-9.1	73.1	1.7	1.8	1.0	جائیداد پر ٹیکس
7.0	39.4	146.1	136.6	98.0	اشیا و خدمات پر ٹیکس
-13.4	31.0	33.1	38.2	29.1	عالمی تجارت پر ٹیکس
1206.1	-55.6	24.1	1.8	4.2	پیٹرولیم لیوی
-6.5	28.2	9.9	10.5	8.2	دیگر ٹیکس
20.9	14.5	128.5	106.3	92.9	غیر ٹیکس محاصل
--	--	0.0	0.0	0.0	پنی ٹی اے / محکمہ پوسٹ آفس
-93.5	-87.1	0.1	1.6	12.6	سود (پی ایس ای وی دیگر)
98.7	372.2	18.9	9.5	2.0	منافع منقسمہ
150.0	-40.8	70.0	28.0	47.3	اسٹیٹ بینک کا منافع
-93.4	2070.2	1.9	29.2	1.3	دفاع
-9.9	37.4	5.7	6.4	4.6	ٹیکس پر ترقیاتی چارجز
--	--	0.0	4.0	--	خام تیل پر دی گئی رعایت
-10.9	-7.8	9.2	10.4	11.3	تیل / ٹیکس پر رائلٹی
31.9	24.7	22.6	17.1	13.7	دیگر
11.0	23.1	427.3	385.0	312.6	مجموعی محاصل

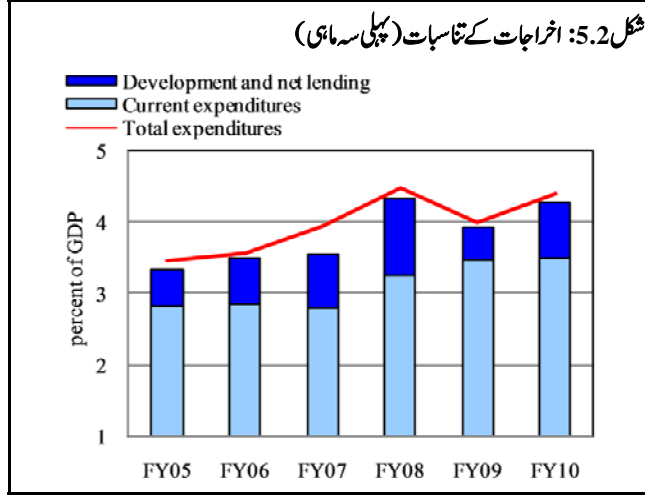
ماخذ: وزارت خزانہ

رواں مالی سال کے آغاز سے معین صرف ٹیکس کے طور پر نافذ کیا گیا تھا۔ پیٹرولیم مصنوعات پر سرچارجز کی جگہ پیٹرولیم لیوی نے لے لی ہے اور انہیں اب ٹیکس محاصل کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ دوسری جانب، ملکی طلب میں کمی کے باعث اشیا و خدمات پر ٹیکس میں بھی کمزوری کی علامات واضح ہیں۔ اسی طرح، درآمدات کی مقدار میں کمی اور اجناس کے قدرے پست عالمی نرخوں کی وجہ سے عالمی تجارت پر ٹیکسوں میں بھی کمی آئی ہے۔ یہ کمی اس سے کہیں زیادہ ہو سکتی تھی اگر گزشتہ برس کے مقابلے میں روپے کی قدر میں نمایاں کمی نہیں ہوتی۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں 128.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 106.3 ارب روپے تھا، اس طرح اس میں 20.9 فیصد کی سال بسال مضبوط نمو ہوئی ہے۔ غیر ٹیکس محاصل میں اضافے کی وجوہات یہ ہیں: (الف) منافع منقسمہ کی صورت میں رقوم کی آمد کی بلند سطح اور (ب) حکومت کو اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی کا تیزی سے بڑھنا۔ موخر الذکر میں اضافے کا بنیادی سبب مرکزی بینک کے پاس رکھے گئے حکومتی قرضے کا بھاری اسٹاک ہے۔ اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی اور منافع منقسمہ سے غیر ٹیکس محاصل کے دیگر زمروں میں ہونے والی سست روی کے اثرات کو زائل کرنے میں مدد ملی ہے۔

## 5.4 اخراجات

میں 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں 24.5 فیصد اضافہ ہوا ہے جو کہ گزشتہ برس ہونے والی 11.1 فیصد نمو کے مقابلے میں خاصا زیادہ ہے۔ مجموعی اخراجات کے اجزائے ترکیبی پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اخراجات کو بڑھانے میں جاری اخراجات کے ساتھ ساتھ ترقیاتی



اخراجات میں اضافے نے اہم کردار ادا کیا۔ م 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں 92.1 فیصد کی غیر معمولی سال بسال نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 48.9 فیصد کی کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ مجموعی اخراجات میں بلند نمو کی عکاسی مجموعی اخراجات اور جی ڈی پی کے تناسب میں اضافے سے بھی ہوتی ہے جو بڑھ کر 4.4 فیصد تک پہنچ گیا اور گزشتہ برس کی اسی مدت میں 4 فیصد تھا (دیکھئے شکل 5.2)۔

مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں جاری اخراجات 14.2 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 521 ارب روپے تک پہنچ گئے (دیکھئے جدول 5.3) جو کہ جی ڈی پی کا 3.5 فیصد بنتا ہے۔ مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ صوبوں کے جاری اخراجات میں مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی میں 21.3 فیصد اضافہ ہوا تھا جبکہ یہ گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 12.2 فیصد بڑھ رہے تھے۔

جدول 5.3: جاری اخراجات کے اجزائے ترکیبی (ارب روپے)					
سال بسال تبدیلی (فیصد)		جولائی تا ستمبر			
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	
14.2	34.2	521.0	456.1	340.0	جاری اخراجات
					جس میں
-0.6	28.1	141.5	142.3	111.1	سودی ادائیگیاں
0.9	30.0	129.3	128.1	98.5	ملکی
-14.2	12.8	12.2	14.2	12.6	بیرونی
266.0	112.1	60.1	16.4	7.7	گرانٹس (صوبوں کے علاوہ)
4.9	42.8	86.2	82.2	57.5	دفاع
-78.2	97.7	11.0	50.6	25.6	اقتصادی امور
22.0	-0.2	1.4	1.1	1.1	صحت
28.8	6.3	6.8	5.3	5.0	تعلیمی امور و خدمات
21.3	12.2	139.6	115.1	102.6	صوبائی
ماخذ: وزارت خزانہ					

مزید برآں، وفاقی حکومت کے جاری اخراجات میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے کہ: (الف) دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ کے باعث دفاعی اخراجات بلند سطح پر پہنچ گئے اور (ب) غیر حکومتی اداروں کی گرانٹس میں اضافہ ہو گیا۔ موخر الذکر میں اضافے کا سبب غریبوں کے لیے شروع کیے گئے اعانتی پروگراموں اور بے گھر افراد کو کی جانے والی ادائیگیاں ہیں۔ دوسری جانب، سودی ادائیگیوں پر حکومت کے اخراجات میں تقریباً کوئی تبدیلی نہیں آئی اور یہ 141.5 ارب روپے کی سطح پر رہے جبکہ یہ گزشتہ برس 142.3 ارب روپے تھے۔ ”اقتصادی امور“ کے تحت اخراجات میں نمایاں کمی سے ممکنہ طور پر زراعت میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے، جو حکومت نے گزشتہ برس مختلف شعبوں کو فراہم کی تھی۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت کے ترقیاتی اخراجات بڑھ کر 109 ارب روپے ہو گئے جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 56.8 ارب روپے کی سطح پر تھے۔ اعداد و شمار کی مزید تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس اضافے کا اہم سبب صوبائی حکومتیں تھیں جن کا مجموعی ترقیاتی اخراجات میں حصہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑھ کر 46.3 فیصد ہو گیا ہے جو مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں 37 فیصد تھا۔

## 5.5 ملکی میزانیہ مالکاری<sup>5</sup>

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیش گوئی سے زیادہ مالیاتی خسارے نے مالکاری کے اندرونی و بیرونی ذرائع پر دباؤ میں اضافہ کر دیا ہے۔ مجموعی مالکاری ضروریات میں سے تقریباً ایک تہائی کو بیرونی ذرائع سے پورا کیا گیا جبکہ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ صرف 4.5 فیصد تھا۔ بیرونی مالکاری میں تیزی سے اضافہ زیادہ تر اگست 2009ء میں آئی ایم ایف کی جانب سے برج فنانسنگ<sup>6</sup> کی مد میں ملنے والی رقم کی عکاسی کرتا ہے۔ خالص بیرونی مالکاری میں تیزی سے اضافے کے باوجود اعانت میزانیہ کے لیے ملکی ذرائع سے مالکاری میں بھی اضافہ ہوتا رہا اور یہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھ کر 146.6 ارب روپے تک پہنچ گیا (دیکھئے جدول 5.4)۔

جدول 5.4: مالکاری کے ذرائع (ارب روپے)						
جولائی تا ستمبر			نوشٹا (فیصد)		فیصد شیئر <sup>1</sup>	
میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء
158.1	137.7	223.7	-12.9	62.5	100.0	100.0
36.8	6.2	77.1	-83.3	1151.2	4.5	34.5
121.3	131.7	146.6	8.6	11.3	95.5	65.5
69.9	104.6	39.0	49.8	-62.7	(79.4)	(26.6)
51.4	27.1	107.6	-47.3	297.3	(20.6)	(73.4)
ماخذ: وزارت خزانہ						
1 قوسین میں دیے گئے اعداد و شمار مالکاری کے اندرونی ذریعے میں حصے کو ظاہر کرتے ہیں۔						

میزانیہ مالکاری کے ملکی ذرائع میں غیر بینک ذرائع میں مضبوط اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کے نتیجے میں مالکاری کے ملکی ذرائع میں غیر بینک

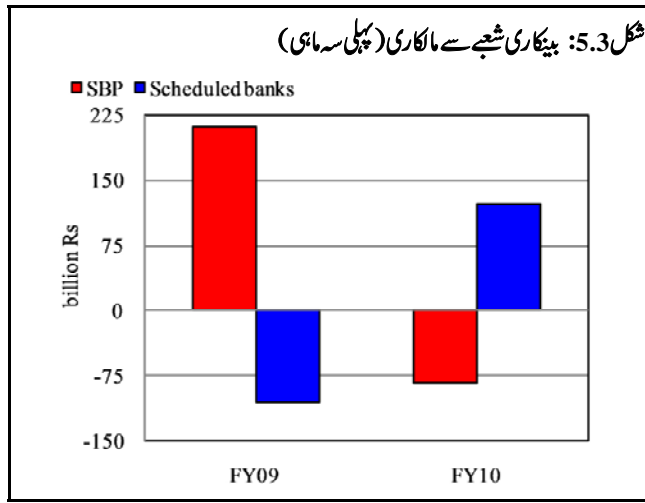
<sup>5</sup> بینکاری نظام سے میزانیہ مالکاری نقد بنیادوں پر حاصل کی جاتی ہے، اس لیے یہ جدول 4.1 میں دیے گئے حکومتی قرض گیری کے اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتی ہے، جس میں اعداد و شمار کی پیمائش واجب الوصول بنیادوں پر کی جاتی ہے۔

<sup>6</sup> برج فنانسنگ، فنانسنگ کی عارضی سہولت کو کہتے ہیں اور اسے متوقع نقد قومات کی آمد کے انتظار میں سیالیت کی سطح کو برقرار رکھنے کے لیے برج کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

مالکاری کا حصہ بڑھ کر 73.4 فیصد ہو گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 20.6 فیصد تھا۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام سے مالکاری میں بھی خاصی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔

### بینکاری شعبے کی مالکاری

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام سے خالص میزانیہ مالکاری 39 ارب روپے رہی جبکہ یہ گزشتہ برس 104.6 ارب روپے تھی۔ تاہم، بینکاری نظام کی مالکاری ساخت میں تبدیلی ہوئی ہے کیونکہ زیر جائزہ مدت میں حکومت کی بینکاری نظام سے قرض گیری میں خاصا

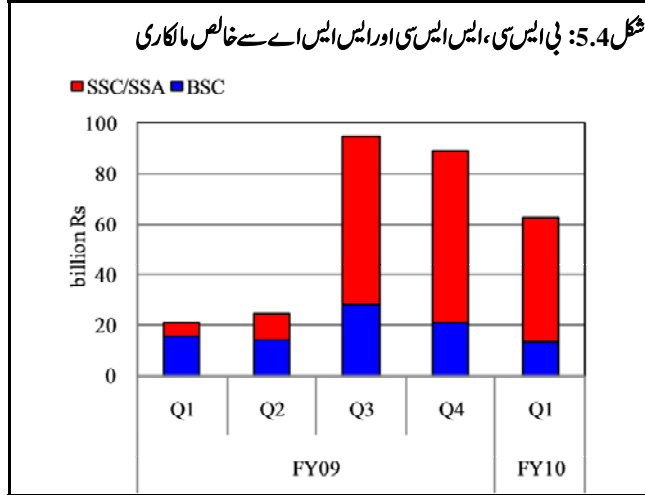


اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ دوسری جانب، مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مرکزی بینک سے مالکاری میں 82.6 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی (دیکھئے شکل 5.3)، جس سے آئی ایم ایف کے ساتھ طے پانے والے سمجھوتے کے تحت مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری کی حدود پر کامیابی سے عملدرآمد کی عکاسی ہوتی ہے۔ خسارے کی تسلیک میں کمی سے گرانی کا دباؤ کسی حد تک کم کرنے میں مدد ملے گی تاہم جدولی بینکوں سے حکومتی قرض گیری میں اضافے کے سیالیت اور سود کی شرحوں پر اثرات مرتب ہوں گے۔

### غیر بینک ذرائع سے مالکاری

مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر بینک قرض گیری 107.6 ارب روپے تھی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 27.1 ارب روپے تھی۔ مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حاصل ہونے والی مجموعی مالکاری میں سب سے زیادہ حصہ قومی بچت اسکیموں کا ہے جو 153 ارب روپے بنتا ہے۔ قومی بچت اسکیموں میں بہو دیویونکر سرٹیفکیٹس (بی ایس سی)، اپیشل سیونگز سرٹیفکیٹس (ایس ایس سی) اور اپیشل سیونگز اکاؤنٹس (ایس سی اے) میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ مجموعی قومی بچت اسکیموں میں مذکورہ تینوں وثیقہ جات کا حصہ 67.2 ارب روپے بنتا ہے لیکن دیگر وثیقہ جات کی خالص واپسی نے قومی بچت اسکیموں کے ذریعے خالص رقوم کی آمد میں کمی کر دی (دیکھئے شکل 5.4)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2009ء کی دوسری ششماہی میں بھاری اضافے کے بعد سے قومی بچت اسکیموں کی کارکردگی کمزور رہی ہے۔ جس کا ایک سبب اہم قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع میں ہونے والی کمی ہے جو طویل مدتی حکومتی وثیقہ جات پر شرح سود میں ہونے والی کمی سے ہم آہنگ ہے۔

## 5.6 ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں



مالی سال 10 کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی ٹیکس وصولیاں بڑھ کر 263.7 ارب روپے تک پہنچ گئیں جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 262.1 ارب روپے رہی تھیں (دیکھئے جدول 5.5)۔ اس میں جمع ہونے والی رقم سے ایف بی آر کے ٹیکسوں کے تمام چار زمروں کی خراب کارکردگی کی عکاسی ہوتی ہے۔ بلا واسطہ ٹیکسوں میں کمی ہوئی ہے جبکہ بالواسطہ ٹیکسوں میں مجموعی طور پر 2.7 فیصد اضافہ ہوسکا۔

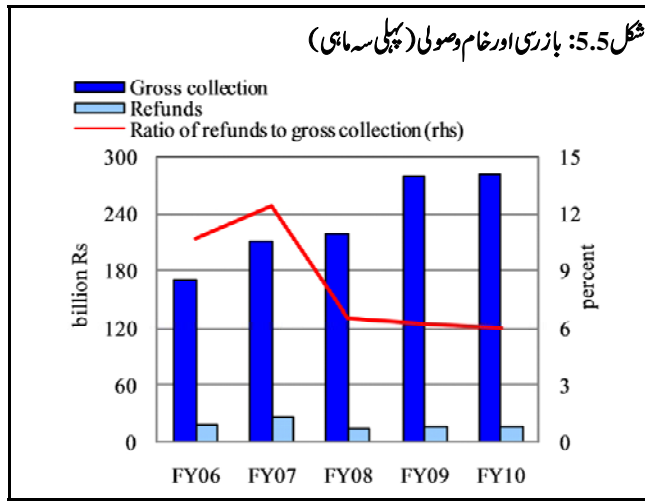
جدول 5.5: ایف بی آر کے ٹیکسوں کی وصولی (خالص) (جولائی تا ستمبر)							
ارب روپے							
سال	سال	سال	سال	سال	سال	سال	سال
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء
3.5	13.8	15.1	17.7	85.2	88.2	565.6	498.9
2.7	36.1	23.8	23.2	178.5	173.9	751.1	751.1
6.2	33.2	23.4	23.5	117.1	110.2	499.4	469.9
11.5	58.9	18.6	23.4	28.4	25.5	152.8	112.0
-13.4	31.7	20.4	22.6	33.1	38.2	162.2	169.2
0.6	27.7	19.1	21.0	263.7	262.1	1,380.0	1,250.0
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو							

ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں سست روی مجموعی معاشی سرگرمیوں میں کمزوری کی عکاس ہے۔ خصوصاً، کارپوریٹ شعبے کی متوقع پست آمدنی اور درآمدات میں کمی ٹیکس وصولیوں کی توقع سے کم کارکردگی پر منتج ہوئی۔ مزید برآں، مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں کمی آئی ہے جبکہ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 6 فیصد کی خاطر خواہ کمی آئی تھی اور اس کے نتیجے میں ٹیکس وصولیوں میں کمی کی کارروائیاں جاری رہا۔

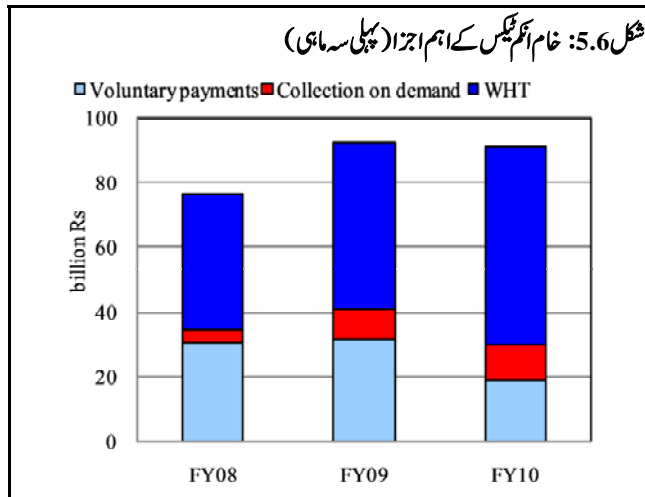
سالانہ اہداف کے لحاظ سے ایف بی آر کے ٹیکسوں کی کارکردگی کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سالانہ ہدف کا صرف 19.1 فیصد حاصل کیا جا چکا ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 21 فیصد تھا۔ ایف بی آر کو مالی سال 10ء کا سالانہ ہدف حاصل کرنے کے لیے سال کے باقی رہ جانے

والے مہینوں میں 124 ارب روپے ماہانہ کی اوسط سے وصولی کرنی ہوگی۔ گزشتہ برس کی اوسط ماہانہ ٹیکس وصولی 69.4 ارب روپے تھی جو اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ ان حقائق اور کمزور معاشی سرگرمیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 10ء کا سالانہ ہدف واضح طور پر کافی بلند معلوم ہوتا ہے۔

#### باز ادائیگی



مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خام ٹیکس وصولی میں صرف 0.5 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 27.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ گزشتہ تین برسوں سے باز ادائیگی اور خام وصولیوں کے تناسب میں تبدیلی نہیں آئی ہے (دیکھئے شکل 5.5)۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ میزانیہ ضروریات پوری کرنے اور خالص وصولیوں میں اضافہ ظاہر کرنے کے لیے حکومت باز ادائیگی کو روکنے کی کوشش نہیں کر رہی ہے۔



بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلا واسطہ ٹیکس 3.5 فیصد کی منفی نمو کے ساتھ 85.2 ارب روپے رہے۔ چونکہ خام بلا واسطہ ٹیکسوں کا 97 فیصد خام انکم ٹیکس پر مشتمل ہوتا ہے، اس لیے خام انکم ٹیکس کے اجزائے ترکیبی کی تقسیم سے بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں کمی کے اسباب جاننے میں مدد ملے گی۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خام انکم ٹیکس وصولیاں صرف 91.1 ارب روپے رہیں جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 92.5 ارب روپے جمع کیے گئے تھے۔ اس مد میں سب سے اہم دھچکا رضا کارانہ ادائیگیوں میں کمی تھی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران رضا کارانہ جز سے 19 ارب روپے کے محاصل وصول ہوئے جبکہ مالی سال 09ء کی اسی مدت میں 31.8 ارب روپے حاصل ہوئے تھے (دیکھئے شکل 5.6)۔

رضا کارانہ ادائیگیاں منافع اور پیشگی ٹیکس ادا نیکیوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ مجموعی رضا کارانہ ادائیگیوں میں منافع پر ادائیگیوں کا حصہ 3.6 ارب روپے رہا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 2.2 ارب روپے تھا۔ تاہم، زیر جائزہ مدت میں پیشگی ٹیکس ادا نیکیوں سے وصولی صرف 15.3 ارب روپے رہی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 29.6 ارب روپے تھی۔ اس طرح، مالی سال 10ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں میں کمی کا اہم سبب پیشگی ٹیکس ادا نیکیوں کی مایوس کن کارکردگی ہے۔ پیشگی ٹیکس کارپوریٹ شعبے کی جانب سے متوقع نفع یا بی کی بنیاد پر ادا کیا جاتا ہے۔ اس طرح، اس جز کے ٹیکسوں میں کمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کارپوریٹ شعبے کو کم منافع کی توقع تھی۔

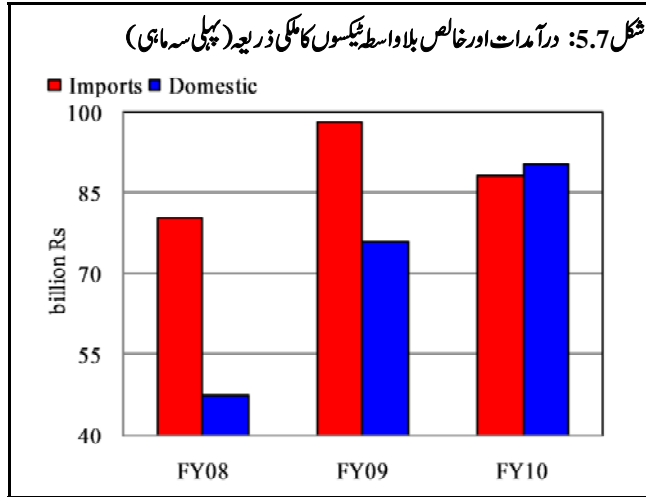
عند الطلب وصولی جو کہ خام انکم ٹیکس کا ایک اہم جز ہے، اس میں مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی (سال بسال) کے دوران 19.1 فیصد اضافہ ہوا ہے لیکن یہ اضافہ پیشگی ٹیکس ادا نیکیوں میں ہونے والی کمی کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے ناکافی تھا۔ گزشتہ برس ایف آئی آر نے ٹیکس ریٹرنز کے لیے آڈٹ و جانچ کے نظام سے مکمل استفادہ کیا تھا جس کے نتیجے میں عند الطلب وصولی میں 118 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی تھی۔

جدول 5.6: ودولڈنگ ٹیکسوں کی وصولی					
ارب روپے					
مطلق فرق		جولائی تا ستمبر			
م 10ء	م 09ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	
2.4	1.5	10.4	8.0	6.4	درآمدات
1.8	1.1	7.1	5.4	4.3	تنخواہیں
-0.3	0.5	1.3	1.6	1.1	منافع منقسمہ
1.3	0.0	4.5	3.2	3.3	وثیقہ جات
0.8	3.2	18.0	17.2	13.9	معاہدے
0.1	1.3	3.7	3.6	2.3	برآمدات
0.6	0.9	2.8	2.2	1.3	انقد قومات کا نکلا یا جانا
1.8	0.3	3.4	1.6	1.3	بجلی کے بل
0.2	0.6	5.1	4.9	4.4	ٹیلی فون
1.0	0.0	5.1	4.1	4.1	دیگر
9.7	9.4	61.5	51.7	42.3	کل (خام)
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو					

انکم ٹیکس کے تیسرے اہم جز ودولڈنگ ٹیکس میں مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 18.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں اس میں 22.3 فیصد کا اضافہ ہوا تھا (جدول 5.6)۔ سہ ماہی کے دوران ودولڈنگ ٹیکسوں میں سب سے زیادہ حصہ درآمدات اور بجلی کے بلوں کا ہے۔ ملک میں لوڈ شیڈنگ کے باوجود بجلی کے بلوں سے وصولیوں میں اضافے کی وجہ بجلی کے چارجز میں اضافہ ہے۔ تنخواہوں سے وصولیوں کی مد میں بھی گزشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس سے آجروں کی جانب سے گرانی کی بلند سطح کی تلافی کے لیے تنخواہوں میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے کیونکہ گرانی کی سطح تاریخی اعتبار سے بہت بلند سطح تھی۔ برآمدات کی وصولیوں میں صرف 0.1 ارب روپے کا اضافہ ہو سکا جس کا سبب گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران برآمدات میں 4 فیصد کمی ہے۔

#### بلا واسطہ ٹیکس

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں کی خالص وصولیوں میں صرف 2.7 فیصد نمو ہو سکی جبکہ گزشتہ برس اس میں 36.1 فیصد



اضافہ ہوا تھا۔ مطلق لحاظ سے مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی میں 178.5 ارب روپے کے بلا واسطہ ٹیکس جمع ہوئے جبکہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں 173.9 ارب روپے وصول کیے گئے تھے۔ بلا واسطہ ٹیکسوں کے تفصیلی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ دھچکا درآمدات سے لگا۔ درآمدات سے متعلق بلا واسطہ ٹیکسوں میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 10.2 فیصد کمی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 5.7)۔ اس کا اہم سبب درآمدات کی روپے میں قدر کا 21 فیصد تک گرنا ہے۔

ملکی ذرائع سے بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں نموسست رفتاری کا شکار ہو کر 19.3 فیصد ہو گئی جبکہ ایک سال قبل اس میں 60 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں کی بلند نمو میں عالمی نرخوں میں اضافے کے باعث پیٹرولیم مصنوعات کی ٹیکس وصولیوں میں بھاری اضافے سے مدد ملی تھی۔

اجناس کے لحاظ سے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ کمی پیٹرولیم مصنوعات کی وصولیوں میں آئی جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 6 ارب روپے کم رہیں (دیکھئے جدول 5.7)۔ اس کا اہم سبب پیٹرولیم مصنوعات کی قابل ڈیوٹی درآمدی قدر میں 46 فیصد کمی تھی۔ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں خدمات اور لوہا و فولاد کے زمرے کی وصولیوں کی سطح بلند رہی۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران لوہا و فولاد کی قابل ڈیوٹی درآمدی قدر میں 24.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 18.3 فیصد کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ ملکی ذریعے کے لحاظ سے مذکورہ اشیاء کے حصے میں اضافے کے اہم اسباب یہ ہیں: (الف) سیمنٹ (ب) سگریٹ و تمباکو (ج) برقی توانائی (د) قدرتی گیس اور (ه) خدمات۔

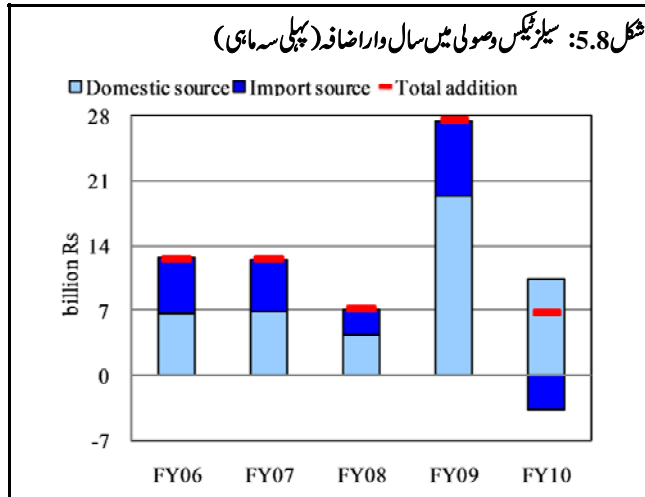
#### سیلز ٹیکس

مالی سال 10ء کے دوران سیلز ٹیکس سے خالص وصولی 117.1 ارب روپے رہی جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 6.8 ارب روپے زیادہ ہے۔ سیلز ٹیکس میں ہونے والے مجموعی اضافے میں سے 10.4 ارب روپے ملکی ذریعے سے حاصل ہوئے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ درآمدی ذریعے سے سیلز ٹیکس کی وصولی گزشتہ برس کی وصولیوں سے 3.6 ارب روپے کم رہی (دیکھئے شکل 5.8)۔ ملکی زمروں پر سیلز ٹیکس کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ: (الف) قدرتی گیس (ب) برقی توانائی (ج) مشروبات (د) سیمنٹ (ه) موٹر کاریں (و) چینی اور (ز) خدمات کے زمروں میں



جدول 5.7: اہم اجناس سے بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی (ملکی + درآمدات)							
ارب روپے							
جولائی تا ستمبر			مطلق فرق		کل میں حصہ (فیصد)		
میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء
127.8	173.9	178.5	46.1	4.6	100.0	100.0	100.0
مجموعی بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں							
جس میں							
31.1	59.1	53.1	28.1	-6.0	24.3	34.0	29.8
پیٹرولیم مصنوعات							
8.3	8.4	6.9	0.2	-1.6	6.5	4.9	3.9
خوردنی تیل							
9.5	9.4	7.3	0.0	-2.1	7.4	5.4	4.1
گاڑیاں (غیریلوے)							
3.9	4.1	4.6	0.1	0.5	3.1	2.3	2.6
لوہا و فولاد							
4.5	5.7	4.0	1.2	-1.7	3.5	3.3	2.3
برقی مشینیں							
0.9	1.6	1.8	0.7	0.2	0.7	0.9	1.0
چائے اور کافی							
4.1	5.0	4.2	0.9	-0.7	3.2	2.9	2.4
مشینیں و برقی آلات							
4.8	6.6	5.4	1.8	-1.2	3.7	3.8	3.0
پلاسٹک گوند وغیرہ							
5.9	8.9	9.6	3.1	0.7	4.6	5.1	5.4
سگریٹ و تمباکو							
3.7	5.3	5.6	1.6	0.4	2.9	3.0	3.1
سینٹ							
3.3	5.0	8.3	1.8	3.2	2.6	2.9	4.6
خدمات							
79.8	119.1	110.7	39.3	-8.4	62.4	68.5	62.0
مجموعی کل							

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو



گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ وصولی ہوئی ہے۔ درآمدی ذریعے سے وصولی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 6.5 فیصد کمی ہوئی۔ جس میں سے لوہا و فولاد کے زمرے کی وصولیاں گذشتہ سال کی نسبت زیادہ رہیں۔ درآمدات سے متعلق سیلز ٹیکس میں کمی کا تعلق درآمدات کی روپے میں قدر کے گرنے سے ہے۔

وفاقی ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی)

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران

ایف ای ڈی سے 28.4 ارب روپے کی وصولی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی پہلی سہ ماہی میں 25.5 ارب روپے جمع ہوئے تھے۔ ایف ای ڈی کی درآمدات ملکی ذریعے کے زمروں میں تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ درآمدات سے متعلق ایف ای ڈی میں 31.1 فیصد کمی آئی اور یہ 2.8 ارب روپے

رہی۔ اس کے باوجود مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی ذریعے سے 25.6 ارب روپے حاصل ہوئے جبکہ گزشتہ برس اسی مدت کے دوران 21.5 ارب روپے جمع کیے گئے تھے۔ ملکی ذریعے سے جمع کی جانے والی وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشروبات اور سگریٹ و تمباکو سے ملنے والی ٹیکس وصولیاں مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں زیادہ رہیں۔

#### کسٹم ڈیوٹی (سی ڈی)

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کسٹم ڈیوٹی کے زمرے میں 33.1 ارب روپے حاصل ہوئے جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 13.4 فیصد منفی نمو کو ظاہر کرتی ہے۔ کسٹم ڈیوٹی سے ملنے والی وصولیوں میں تبدیلی درآمدات کی روپے کی قدر میں ہونے والی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔

#### 5.7 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں کی سرکاری مالیات میں خاصا بگاڑ دیکھنے میں آیا ہے کیونکہ اخراجات میں خاصا اضافہ ہو گیا جبکہ محصولات میں کمی آگئی (دیکھئے جدول 5.8)۔ نتیجتاً، مجموعی توازن 10.1 ارب روپے خسارے میں تبدیل ہو گیا جو مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں 20.1 ارب روپے فاضل رہا تھا۔

تمام صوبوں کی محصولاتی وصولیاں 173.2 ارب روپے رہیں، اس طرح مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 8.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال ان میں 34.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں صوبوں کے وفاقی ٹیکس فرائض میں معمولی اضافہ ہو سکا جس کا اہم سبب قابل تقسیم پول میں توسیع ہے (اس کی عکاسی ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں کی نمو میں سست رفتاری سے بھی ہوتی ہے)۔

صوبہ وار تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب کو مجموعی توازن میں بھاری بگاڑ کا سامنا کرنا پڑا اور یہ مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں فاضل سے خسارے میں تبدیل ہو گیا۔ سندھ کے مجموعی فاضل میں بہتری دیکھنے میں آئی جبکہ بلوچستان اور صوبہ سرحد کے مجموعی توازن کے فاضل میں کمی ریکارڈ کی گئی (دیکھئے جدول 5.9)۔

#### 5.8 ملکی قرضے

آخر اکتوبر 2009ء تک پاکستان کے ملکی قرضے 41 کھرب روپے کی سطح پر تھے اس طرح جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران اس میں 5.7 فیصد کمی ہوئی ہے جبکہ گزشتہ برس اس میں 6.3 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 5.10)۔ مالی سال 10ء کے بڑھے ہوئے مالیاتی خسارے کی موجودگی میں ملکی قرضوں کی نمو میں سست روی سے بچٹ خسارے کی مالکاری کے لیے بیرونی ذرائع کی دستیابی کی بلند سطح کی عکاسی ہوتی ہے۔

#### ملکی قرضوں کے اجزائے ترکیبی

ملکی قرضوں کی اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران رواں قرضوں میں 5.4 فیصد نمو

جدول 5.8: مجموعی صوبائی مالیاتی کا خلاصہ						
ارب روپے						
سال پر سال (فیصد)	جولائی تا ستمبر					
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	
8.1	12.8	173.2	160.2	142.0	98.7	مجموعی حاصل
6.2	36.9	132.1	124.4	90.9	78.5	وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ
-10.7	34.0	11.2	12.6	9.4	9.9	صوبائی ٹیکس
-8.3	80.0	1.7	1.8	1.0	1.5	جائیداد ٹیکس
4.8	0.0	0.6	0.6	0.6	0.5	ایکسائز ڈیوٹی
-10.8	-3.7	2.3	2.6	2.7	2.4	اسٹمپ ڈیوٹی
18.6	-8.7	2.5	2.1	2.3	2.0	موتروہیکل ٹیکس
-24.4	96.4	4.2	5.5	2.8	3.5	دیگر
19.4	-54.1	10.0	8.4	18.3	4.9	صوبائی غیر ٹیکس
-	-	0.0	0.0	9.5	0.0	سود
-10.5	-20.0	0.4	0.4	0.5	0.5	آپاشی
20.8	-3.6	9.7	8.0	8.3	4.4	دیگر
33.3	-36.7	19.7	14.8	23.4	5.4	وفاقی قرضے اور منقلیاں / گرانٹس
-91.1	11.8	0.1	1.5	1.3	-1.5	قرضے (خالص)
47.4	-39.6	19.6	13.3	22.0	6.9	گرانٹس
30.8	-16.5	183.2	140.1	167.7	111.7	مجموعی اخراجات
20.5	11.5	143.8	119.3	107.0	88.2	جاری اخراجات
0.1	-4.5	4.2	4.2	4.4	5.1	وفاقی حکومت کو سودی ادائیگیاں
21.3	12.2	139.6	115.1	102.6	83.1	دیگر جاری اخراجات
89.6	-65.7	39.4	20.8	60.7	23.5	ترقیاتی اخراجات
-150.1	-178.1	-10.1	20.1	-25.7	-13.0	مجموعی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ						

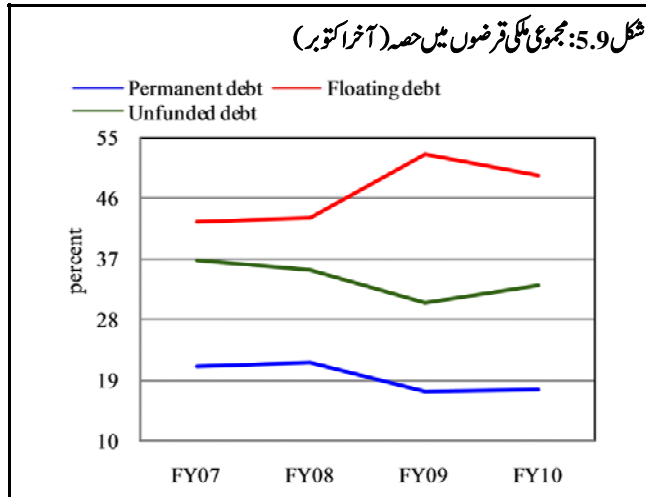
ہوئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 10.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ نمونہ کی کے باوجود ملکی قرضوں میں سب سے زیادہ حصہ رواں قرضوں کا ہے (دیکھئے شکل 5.9)۔ حکومت جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران غیر بینک ذرائع سے کافی رقم جمع کرنے میں کامیاب رہی۔ اس کے نتیجے میں آخر اکتوبر 09ء تک مجموعی ملکی قرضوں میں غیر فنڈ قرضوں کا حصہ بڑھ کر 33 فیصد تک پہنچ گیا جو آخر اکتوبر 08ء میں 30.4 فیصد تھا۔ دوسری جانب، مجموعی ملکی قرضوں میں مستقل قرضوں کے حصے میں معمولی اضافہ دیکھا گیا اور یہ آخر اکتوبر 09ء تک بڑھ کر 17.7 فیصد تک پہنچ گئے۔

ملکی قرضوں کے اجزائے ترکیبی کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقل قرضوں کا واجب الادا اسٹاک جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران بڑھ کر 42.1 ارب روپے تک پہنچ گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 8.1 ارب روپے واپس کیے گئے تھے (دیکھئے جدول 5.11)۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران سب سے بڑا حصہ پی آئی بی کا بنتا ہے جس سے 15.7 ارب روپے حاصل ہوئے۔ حکومت ستمبر 2009ء میں اجارہ

جدول 5.9: صوبائی مالیات (جولائی تا ستمبر)								
ارب روپے								
بلوچستان	سرحد		سندھ		پنجاب			
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	
18.7	18.8	32.7	21.7	48.0	47.1	73.8	72.6	مجموعی حاصل
11.4	11.7	15.7	15.5	40.1	37.4	65	59.8	وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ
0.2	0.2	0.5	0.6	4.4	6.2	6.1	5.7	صوبائی ٹیکس
0.2	0.4	5.7	1.8	1.0	0.8	3.1	5.4	صوبائی غیر ٹیکس
6.9	6.5	10.8	3.9	2.4	2.7	-0.4	1.8	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
11.8	8.4	30.9	17.0	35.0	46.6	105.5	68.1	مجموعی اخراجات
10.9	6.9	20.4	14.5	31.5	41.3	81.0	56.8	جاری اخراجات
0.9	1.5	10.4	2.5	3.6	5.4	24.5	11.3	ترقیاتی اخراجات
6.9	10.4	1.8	4.8	13.0	0.5	-31.7	4.5	مجموعی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ								

جدول 5.10: ملکی قرضے میں اہم پیش رفت		
جولائی تا اکتوبر		
میں 10ء	میں 09ء	
5.7	6.3	ملکی قرضے میں نمو (فیصد)
116.5	25.8	ایلیٹی قرضے کا حصہ (ارب روپے)
103.0	179.3	ایسٹی قرضہ ہولڈنگ کا حصہ (ارب روپے)
219.5	205.0	ملکی قرضہ (ارب روپے)
4072.1	3471.1	ملکی قرضہ (آخر اکتوبر، ارب روپے)

سکوک کی واحد نیلامی کے ذریعے 14.4 ارب روپے کا قرضہ لینے میں کامیاب رہی۔ مزید برآں، جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران پرائز بانڈز کے ذریعے رقوم جمع کرنے میں خاصی بہتری دیکھنے میں آئی اور اس مد میں 13 ارب روپے حاصل ہوئے۔ اس کا اہم سبب حکومت کی جانب سے فروری 09ء میں انعامات کی رقوم میں اضافہ تھا۔



جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران گزشتہ برس کے مقابلے میں رواں قرضوں کی نمو 5.5 فیصدی درجے کی کے بعد 5.4 فیصد رہ گئی۔ رواں قرضوں کی نمو میں تیزی سے کمی کا اہم سبب خزانہ بھرنے کے لیے ٹریژری بلز کے ذریعے قومات حاصل کرنے کی خاطر حکومتی قرض گیری کی پست سطح ہے اور جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران اس

جدول 5.11: مستقل قرضے کا خاکہ

ارب روپے

میں 10ء	خالص وصولیاں	میں 09ء	قرضہ (آخر اکتوبر)	خالص وصولیاں
456.7	15.7	399.1	-12.5	پی آئی بی
42.2	14.4	6.5	6.5	اجارہ صکوک
210.4	13.0	180.7	-2.1	پرائز بانڈز
10.8	-1.0	14.0	0.0	دیگر
720.1	42.1	600.3	-8.1	کل

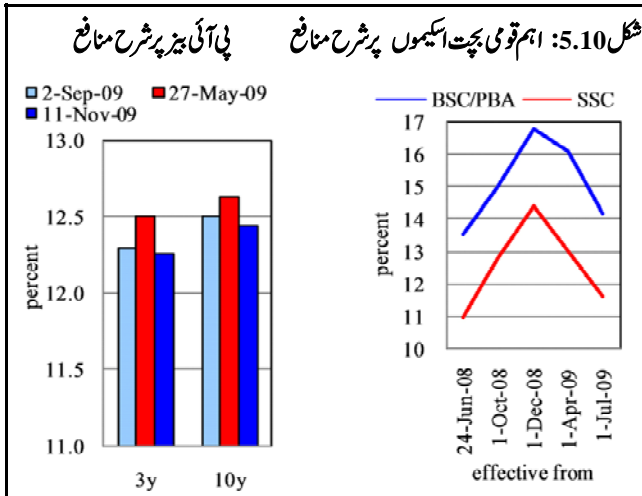
جدول 5.12: ٹی بلز سے قوم کا خالص بہاؤ

ارب روپے

میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	ایم ٹی بی
184.9	-94.3	108.2	ایم آر ٹی بی*
-81.9	273.5	-46.7	کل
103.0	179.3	61.6	

\* بشمول کمرشل بینکوں کو ایم ٹی بی کی یکمشت فروخت

مد میں 81.9 ارب روپے کی خالص واپسی دیکھنے میں آئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 321.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 5.12)۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران ٹریژری بلز (نیلامی) کے واجبات میں 23.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں اس میں 17.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ مراجعت ٹریژری بلز کی نیلامیوں میں کمرشل بینکوں کی شرکت میں اضافے کا نتیجہ تھی۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) گرانے میں کمی کے باعث پالیسی ریٹ میں کمی کی توقعات اور (ب) نجی شعبے کی جانب سے قرضے کی طلب میں کمی۔

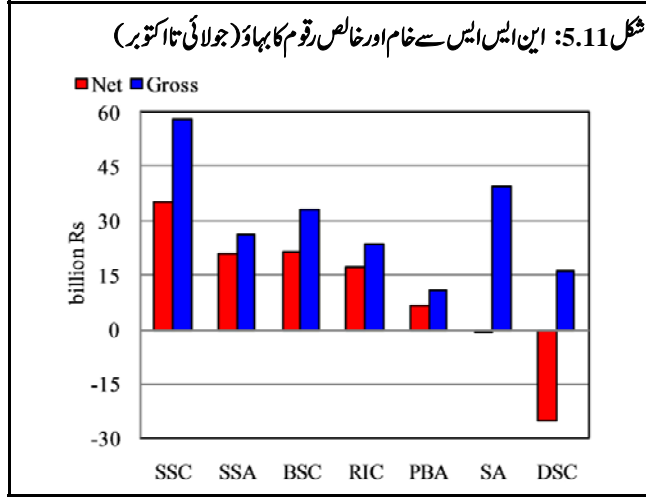


غیر فنڈ قرضہ جات کا بڑا حصہ قومی پچت اسکیموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران اس مدت میں 74.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 33.8 ارب روپے بڑھے تھے۔ اس اضافے کا اہم سبب سرمایہ کاروں کی یہ توقعات تھیں کہ قومی پچت اسکیموں پر شرح منافع میں مزید کمی کی جائے گی۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران اس اضافے کے باوجود حکومت کو آئندہ مہینوں میں قومی

پچت اسکیموں کے ذریعے قوم جمع کرنے میں مشکلات پیش آسکتی ہیں کیونکہ اوسط ماہانہ بہاؤ میں کمی کا رجحان رہا ہے۔ قومی پچت اسکیموں کے ذریعے خالص قوم جمع کرنے میں بتدریج کمی کا اہم سبب اپریل 09ء سے این ایس ایس کے اہم وٹیتہ جات پر شرح منافع کو کم کرنے کا حکومتی فیصلہ ہے۔ پی آئی بی کی یافت میں مسلسل کمی قومی پچت اسکیموں کے وٹیتہ جات پر شرح ہائے منافع میں مزید کمی کا باعث بن سکتی ہے (دیکھئے شکل 5.10)۔<sup>7</sup>

<sup>7</sup> بی ایس سی اور پی بی اے کی مدت دس سال جبکہ این ایس سی کی تین سال ہے۔

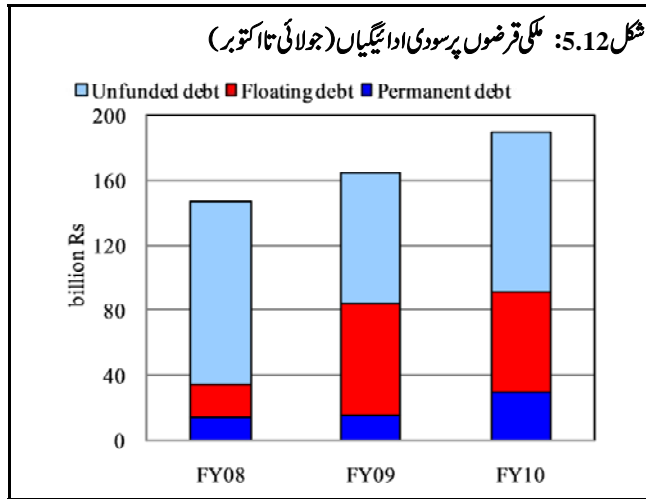
جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران قومی بجٹ اسکیموں کے وثیقہ جات کی خام فروخت خاصے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 207.6 ارب روپے



تک پہنچ گئی (دیکھئے شکل 5.11)۔ تاہم ان وثیقہ جات کو بھاری مقدار میں نقد کرائے جانے اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس (ڈی ایس سی) کی عرصیت مکمل ہونے کی بلند سطح نے اس مد میں خالص وصولیوں کی سطح کو پست کر دیا۔ بی ایس سی اور پی بی اے پر بلند شرح منافع کے باوجود سرمایہ کاروں نے ایس ایس سی اور ایس ایس اے میں زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اس کی ممکنہ وجوہات یہ ہیں: (الف) ان اسکیموں میں خریداری کی تاریخ کے ایک ماہ بعد کسی بھی وقت مفت نقد کرانے

کی سہولت اور (ب) اگر ان اسکیموں پر کمایا ہوا منافع مخصوص حد میں رہے تو اسے وہ ہولڈنگ ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینا۔ مزید برآں، سرمایہ کاری کی وسعت بھی خاصی زیادہ ہے کیونکہ ان وثیقہ جات میں ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کو بھی سرمایہ کاری کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔

#### ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں



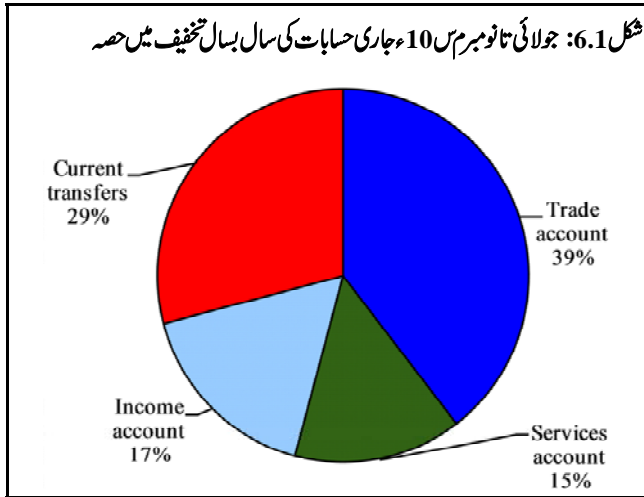
جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں 14.9 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 189.4 ارب روپے تک پہنچ گئیں جبکہ گزشتہ برس اس مد میں 164.8 ارب روپے کی ادائیگی کی گئی تھی (دیکھئے شکل 5.12)۔ ملکی قرضوں کی ادائیگی کے اجزائے ترکیبی کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ برس کے مقابلے میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران مستقل قرضوں کی سودی ادائیگیوں میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کا اہم سبب دس سالہ

پی آئی بیز پر کی جانے والی سودی ادائیگیاں ہیں جو کہ پی آئی بیز کے واجب الادا اسٹاک میں اس کے بڑھتے ہوئے حصے سے ہم آہنگ ہیں۔ اس کے مقابلے میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء میں رواں قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں گزشتہ برس کی نسبت معتدل کمی آئی ہے۔ اس کمی کی بڑی

وجہ ٹریڈری بلز کی عرصیتوں (نیلامی) کی تکمیل کی پست سطح ہے کیونکہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 09ء کے دوران بینک ٹریڈری بلز کی نیلامیوں میں شرکت سے ہچکچا رہے تھے۔ تاہم، کمرشل بینکوں کو سودی ادائیگیوں میں کمی کی تلافی بڑی حد تک ایم آر ٹی بیز کی سودی ادائیگیوں میں اضافے سے ہو جاتی ہے اور 30 اکتوبر 2009ء تک اس کے قرضے دس کھرب سے زیادہ تھے۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء میں غیر فنڈ قرضوں پر قرضوں کی ادائیگی کی لاگت 23 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 98.7 ارب روپے ہو گئی۔ ڈی ایس سیز کے عرصیت مکمل کرنے والے اسٹاک پر سودی ادائیگیوں کا غیر فنڈ قرضہ جات پر مجموعی سودی ادائیگیوں میں اب بھی بڑا حصہ ہے۔ دوسری جانب، ایس ایس سی اور بی ایس سی پر سودی ادائیگیوں میں بھی جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران خاصا اضافہ ہوا ہے جو مجموعی غیر فنڈ قرضوں میں ان کے بڑھتے ہوئے حصے سے ہم آہنگ ہے۔

جدول 6.1: بیرونی حسابات کا خلاصہ (جولائی تا نومبر) ارب امریکی ڈالر		
م 10ء	م 09ء	
-1.4	-7.3	الف۔ جاری حسابات کا توازن
-4.7	-7.1	(i) تجارتی توازن
7.7	8.7	برآمدات
-11.3	11.2	سال بسال نمو (فیصد)
12.4	15.7	درآمدات
-21.2	25.6	سال بسال نمو (فیصد)
3.3	-0.3	(ii) نادیدہ رقم
3.8	3.0	ترسیلات
2.5	1.9	ب۔ مالی سرمائے کی رقم
0.8	1.6	(i) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
0.3	-0.2	(ii) بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری
1.4	0.4	(iii) دیگر سرمایہ کاری
-0.2	-0.2	ج۔ اعلاط اور بھول چوک
0.9	-5.6	د۔ مجموعی توازن
13.7	9.1	زرمبادلہ کے ذخائر (آخر مدت)
5.9	20.0	یورہ بانڈ پر تفاوت (فیصد)
B-	CCC+	کریڈٹ ریٹنگ (آخر مدت)

شکل 6.1: جولائی تا نومبر م 10ء جاری حسابات کی سال بسال تخفیف میں حصہ



#### 6.1 عمومی جائزہ

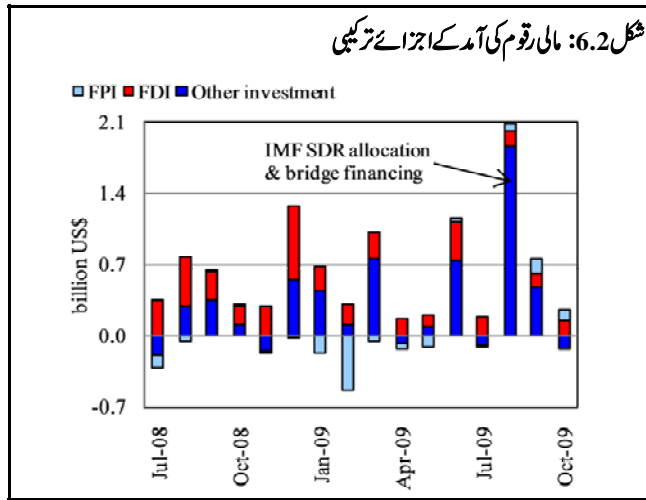
بحیثیت مجموعی پاکستان کے بیرونی کھاتے میں م 10ء جولائی تا نومبر عرصے کے دوران 0.9 ارب ڈالر کی فاضل رقم آئی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 5.6 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 6.1)۔ اس بہتری میں دونوں عوامل کا رفر مار ہے، یعنی جاری کھاتے کے خسارے میں نمایاں کمی اور مالی کھاتے کی فاضل رقم میں اضافہ۔

یوں تو جاری کھاتے کے تمام اجزا میں سال بسال بہتری دکھائی دی تاہم تجارتی خسارے میں 33.4 فیصد کمی نے زیادہ اثر دکھایا (دیکھئے شکل 6.1)۔ تجارتی کھاتے میں بہتری کی واحد وجہ درآمدات میں 21.2 فیصد کمی ہے جبکہ برآمدات بدستور گر گئی رہیں اور ان میں جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران تقریباً 11.3 فیصد کمی آئی۔

تجارتی کھاتے کے علاوہ خدمات اور آمدنی کھاتے کے خساروں میں بھی معقول کمی دیکھی گئی جس سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ اقتصادی سرگرمیاں محدود رہیں۔ خصوصاً شعبہ خدمات کا خسارہ درآمدات سے وابستہ نقل و حمل کے اخراجات اور زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کی کم ترسیل کے باعث 40.3 فیصد



کم ہو گیا، جبکہ آمدنی کھاتے کے خسارے میں 48.5 فیصد کمی دوا سہا ب سے ہوئی، ایک خام تیل کی کم خریداری، دوسرے منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل۔ دوسری طرف جاری منتقلیوں کا حجم پہلے کی طرح بڑا رہا، ان میں کارکنوں کی ترسیلات اور دیگر منتقلیوں کے باعث 43.9 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔



مالکاری کے شعبے میں بھی نمایاں بہتری آئی، زیر جائزہ عرصے میں مالی کھاتے کی فاضل رقم 34.9 فیصد بڑھی۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ بین الاقوامی مالی اداروں کی طرف سے رقوم کی آمد میں اضافہ تھا (دیکھئے شکل 6.2 اور باکس 6.1)۔ بیرونی خالص سرمایہ کاری 22.4 فیصد گھٹ گئی تاہم جزدانی خالص سرمایہ کاری دوبارہ مثبت سطح پر آگئی جو جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران 301 ملین ڈالر ہوئی جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں اس میں 182 ملین ڈالر کمی آئی تھی۔ دوسری طرف براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی بحالی کی علامات ظاہر نہیں ہوئیں، بلکہ زیر جائزہ عرصے میں یہ 52.3 فیصد گر گئی۔

#### باکس 6.1: آئی ایم ایف کے انجیل ڈرائنگ رائٹس

گروپ 20 نے اپریل 2009ء میں ایس ڈی آر کے عام اختصاص کے ذریعے عالمی سیالیت میں اضافے کا مطالبہ کیا چنانچہ آئی ایم ایف نے اگست 2009ء میں اپنے رکن ملکوں میں 161.2 ارب (250 ارب ڈالر) ایس ڈی آر کا امداد کیا۔ یہ اختصاص رکن ملکوں کے ایس ڈی آر کوٹا کے مقررہ تناسب (74.13 فیصد) سے کیا گیا۔ نتیجتاً آئی ایم ایف کے رکن ملکوں کی ایس ڈی آر ہولڈنگز (زرمبادلہ ذخائر) میں بیک وقت اضافہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ آئی ایم ایف نے ستمبر 2009ء میں ایس ڈی آر کے خصوصی اختصاص کے تحت 21.5 ارب ایس ڈی آر (34 ارب ڈالر) مختص کیے۔

ایس ڈی آر ایک سودی، بین الاقوامی محفوظ اثاثہ ہے اور اسے آئی ایم ایف کے دیگر رکن ملکوں کے ساتھ مبادلے کے رضا کارانہ معاہدے کے ذریعے قابل استعمال کرنسیوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ یہ اختصاص رکن ملکوں کو نقد کرنسی کے حصول کا ایک اضافی طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ اگر ایک رکن ملک کسی دوسرے رکن ملک سے ایس ڈی آر خریدتا ہے تو پہلے ملک کو اپنے اختصاص سے زائد رقم پر سود ملے گا، اگر پہلا ملک ایس ڈی آر فروخت کرے گا تو اپنے اختصاص سے کم رقم پر دوسرے ملک کو سود ادا کرے گا۔

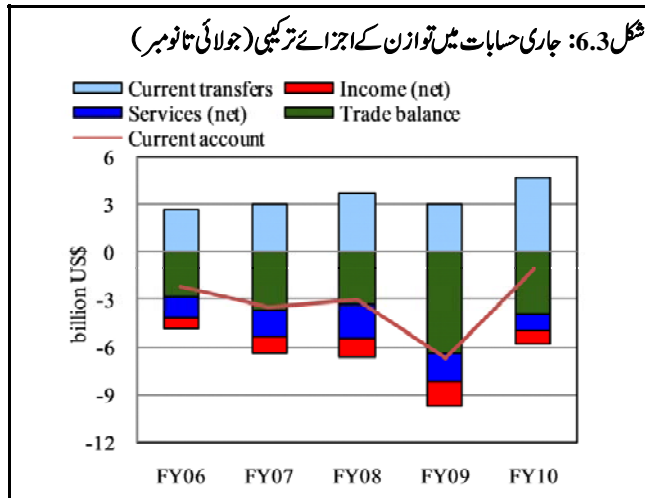
یہ اختصاص رکن ملکوں کے ایس ڈی آر کوٹا پر کوئی اثر نہیں ڈالتا بلکہ یہ عالمی معیشت میں اپنے نسبتی حجم پر مبنی ہے۔ رکن ملکوں کا حق رائے دہی اور آئی ایم ایف کی مالکاری تک رسائی اس سے متاثر نہیں ہوتی کیونکہ یہ ایس ڈی آر کوٹا کی بنیاد پر ہوتی ہیں۔

پاکستان نے عام اختصاص کے تحت 766.3 ملین ایس ڈی آر (1197 ملین ڈالر) اور خصوصی اختصاص کے تحت 52.3 ملین ایس ڈی آر (83 ملین ڈالر) حاصل کیے ہیں۔

مجموعی بیرونی کھاتے میں بہتری کا فائدہ یہ ہوا کہ پاکستان زر مبادلہ کے ذخائر جمع کرنے کے قابل ہو گیا، یہ ذخائر نومبر 2009ء کے خاتمے پر 13.7 ارب ڈالر تھے۔ یاد رہے کہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں یہ ذخائر 9.1 ارب ڈالر تک گر چکے تھے اور سخت دباؤ میں تھے۔ زر مبادلہ کے بازار میں بھی نسبتاً استحکام آیا، جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء روپے کی قدر 2.6 فیصد بہتر ہوئی جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں 13.3 فیصد کی درج کی گئی تھی۔

پاکستان کے بیرونی کھاتوں کی حالت اگرچہ گذشتہ مالی سال کے مقابلے میں خاصی بہتر ہے تاہم یہ بدستور غیر مستحکم ہے۔ مثال کے طور پر جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کی بڑی وجہ درآمدات کا گرنا ہے، جو کہ ممکن ہے مزید نہ گریں۔ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان اور ملکی معیشت کی ممکنہ بحالی سے درآمدات میں اضافہ ہوگا اور تجارتی خسارہ بڑھے گا کیونکہ بجلی کی شدید قلت اور عام بد امنی کو دیکھتے ہوئے برآمدات کا مستقبل قریب میں بڑھنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔

مالی کھاتے میں آنے والی بہتری کی نوعیت بھی اطمینان بخش نہیں، کیونکہ زیادہ تر بہتری قرض بڑھانے والی رقوم کا نتیجہ ہے۔ اگلے برسوں میں ان قرضوں کی واپسی سے جاری کھاتے پر دباؤ پڑے گا، چنانچہ بیرونی صورتحال میں بہتری زیادہ عرصہ برقرار نہیں رہ سکے گی، اور مستقبل میں اس کو خطرہ لاحق رہے گا۔

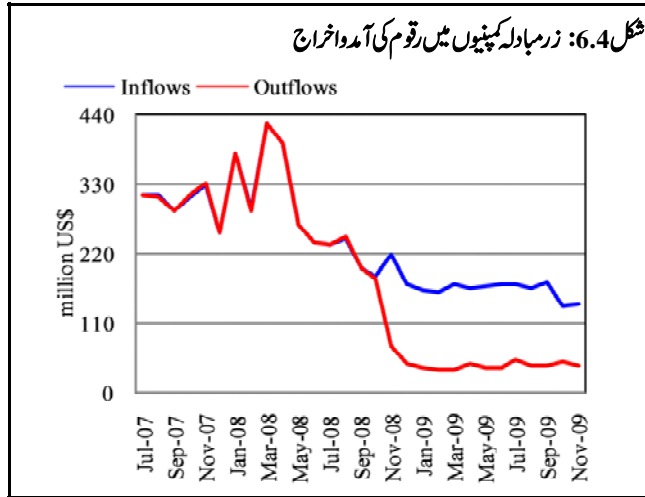


**6.2 جاری حسابات کا توازن**  
جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ گر کر 1.4 ارب ڈالر رہ گیا جبکہ گذشتہ مالی سال اس عرصے میں یہ 7.3 ارب ڈالر تھا۔ گذشتہ پانچ سال میں جولائی تا نومبر عرصے کا یہ سب سے کم خسارہ ہے (دیکھئے شکل 6.3)۔

زیر جائزہ عرصے کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں کمی وسیع البینا درہی یعنی تمام ذیلی کھاتوں تجارت، خدمات، آمدنی اور جاری منتقلیوں میں اس دوران بہتری آئی۔

تجارتی خسارہ کم ہونے کی واحد وجہ درآمدات میں نمایاں کمی ہے (جس نے برآمدات میں معمولی کمی کا ازالہ کر دیا)، جبکہ فاضل نا دیدہ رقم (خدمات، آمدنی اور جاری منتقلیوں کے) بڑھنے سے دراصل کارکنوں کی بلند تر سیالات، اور زر مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے رقوم کی خالص آمد میں

اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔ مزید برآں، بار برداری کے اخراجات اور منافع و منافع منقسمہ کی ترسیل، دونوں میں کمی نے زیر جائزہ عرصے میں فاضل نادیدہ رقم کو بھی بڑھا دیا۔



یہ بات قابل ذکر ہے کہ زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے لین دین کا جاری کھاتے کے توازن پر کوئی اثر نہیں ہوا کرتا تھا<sup>1</sup>۔ تاہم ایک کمپنی کے خلاف اقدام اور متعدد پابندیوں کے تناظر میں زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے رقوم کی منتقلی نمایاں طور پر گر گئی، نتیجتاً نومبر 08ء کے بعد سے ان کمپنیوں سے رقوم کی منتقلی رقوم کی آمد کے مقابلے میں کم ہو گئی۔ چنانچہ اس کا جاری کھاتے کے توازن پر مثبت اثر ہوا (دیکھئے شکل 6.4)۔ زرمبادلہ کمپنیاں فاضل بیرونی کرنسی بین ال بینک منڈی میں فروخت کر دیتی ہیں۔

## 6.2.1 تجارتی کھاتہ<sup>2</sup>

تجارتی خسارہ جولائی تا نومبر س 09ء کے دوران 49.2 فیصد اضافے کے مقابلے میں رواں مالی سال اسی عرصے میں 33.4 فیصد کم ہو گیا۔ اس کی واحد وجہ درآمدات میں 21.2 فیصد کمی ہے جبکہ زیر جائزہ عرصے میں برآمدات بھی 11.3 فیصد گر گئیں۔

درآمدی نمویں کی کاسب بین الاقوامی قیمتوں اور ملکی طلب کا گرنا ہے۔ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات پر قیمتیں گرنے کے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں جبکہ مشینری اور دیگر خام مال کی درآمدات میں کمی طلب گرنے کی علامت ہے۔

اسی طرح برآمدات میں وسیع البیاد کمی دیکھی گئی۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی کا جزوی سبب نسبتاً کم اکائی قیمتیں اور امریکہ اور یورپ سے طلب کا گرنا ہے جبکہ دیگر اسباب ملکی یعنی بجلی کی قلت اور عام بد امنی۔ غیر ٹیکسٹائل برآمدات گرنے کی بنیادی وجہ بھی چاول کی عالمی قیمتوں کا کم ہونا اور پیٹرولیم مصنوعات کی نسبتاً کم پیداوار ہے (تفصیل کے لیے دیکھئے سیکشن 'تجارت')۔

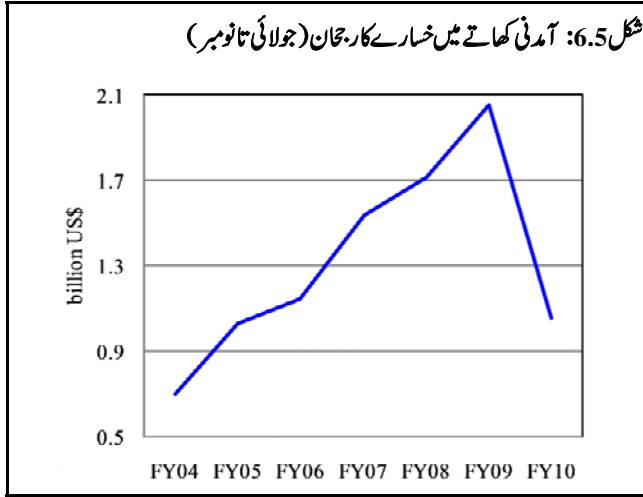
<sup>1</sup> مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے زرمبادلہ کے اخراج کے اثرات کو عام طور پر اندرونی ملکی ترسیلات اور متقابلی اندراج کو بطور دیگر زرمبادلہ کی آمد سے ناکل کیا جاتا ہے۔

<sup>2</sup> یہ حصہ اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ مبادلے کے ریکارڈ پر مبنی ہے جو نئی سیکشن 6.2 میں استعمال کیے گئے کسٹم کے تفصیلی اعداد و شمار سے مماثل نہیں۔

### 6.2.2 خدمات (خالص)

جولائی تا نومبر 10ء کے دوران خدمات کی تجارت میں خسارہ گزشتہ پانچ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں چلی ترین سطح تک گر گیا، اس کی وجہ زرمبادلہ کمپنیوں سے سفر اور دیگر کاروباری مقاصد کے لیے نسبتاً کم رقوم کی منتقلی، اور درآمدات کے بار برداری اخراجات کی کم ادائیگی تھی۔ تاہم نقل و حمل میں اعانت کے بدلے رقم وصول نہ ہونے کے سبب یہ فوائد جزوی طور پر کم ہو گئے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اگلے مہینوں میں مذکورہ رقم وصول ہو جائے گی۔

### 6.2.3 آمدنی (خالص)



آمدنی کھاتے کا خسارہ گزشتہ چھ سال سے مسلسل بڑھ رہا تھا تاہم جون تا نومبر 10ء کے دوران یہ خسارہ خاصا کم ہو گیا (دیکھئے شکل 6.5)۔

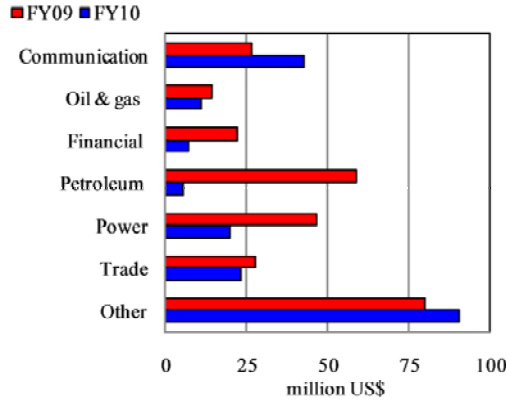
زیر جائزہ عرصے کے دوران خسارہ گر کر 1.1 ارب ڈالر رہ گیا جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے کے دوران یہ 2.1 ارب ڈالر تھا۔ اگرچہ اس کی کا بڑا حصہ (80 فیصد سے زائد) سرمایہ کاری رقوم کی کم ترسیل کا نتیجہ تھا، خالص سودی ادائیگیوں میں کمی بھی مجموعی بہتری کا

ایک سبب بنی۔ جولائی تا نومبر 10ء کے دوران سرمایہ کاری رقوم کے اخراج میں کمی وسیع الہیاء تھی، منافع و منافع منقسمہ کی ترسیل، خام تیل اور معدنیات کی خریداری اور نو سرمایہ کاری آمدنی جیسی تمام بڑی مدات میں نمایاں کمی آئی۔ منافع و منافع منقسمہ کی ترسیل اور نو سرمایہ کاری آمدنی<sup>3</sup> کم رہنے کی اہم وجہ ان میں سے اکثر شعبوں کے منافع میں ہونے والی کمی ہے۔ مختلف عوامل مثلاً کمزور اقتصادی نمو، تیل اور گیس کے اوسط نرخوں میں کمی، گردش قرضے کے مسئلے، بجلی کے بحران اور امن عامہ کی بگڑتی ہوئی صورتحال نے منافع کی رقوم میں شدید کمی پیدا کر دی۔ شعبہ دار اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً تمام بڑے شعبوں کے منافع و منافع منقسمہ کی ترسیل جولائی تا اکتوبر 10ء کے دوران گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں کم ہو گئی (دیکھئے شکل 6.6)۔

اس سلسلے میں واحد استثنائی صورت مواصلاتی شعبہ ہے جس میں نجی شعبے میں جانے والی ایک بڑی کمپنی نے گزشتہ برس شروع کی گئی ”رضا کارانہ علیحدگی اسکیم“ (وی ایس ایس) کامیابی سے مکمل کرتے ہوئے بلند نفع یابی کی طرف پیش قدمی کی۔ اسی طرح خام تیل اور معدنیات کی کم سرکاری خریداری سے درحقیقت تیل اور گیس کی نسبتاً کم قیمتوں اور ان اشیاء کی کم تلاش کا اظہار ہوتا ہے۔

<sup>3</sup> نو سرمایہ کاری آمدنی پر بحث کے لیے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا ٹیکشن ملاحظہ فرمائیے۔

شکل 6.6: نفع و منافع منقسمہ کی شعبہ وار ترسیل (جولائی تا نومبر)



جولائی تا نومبر س 10ء کے دوران خالص سودی ادائیگیوں میں کمی دراصل خام ادائیگیاں نسبتاً کم ہونے کا نتیجہ تھی جس سے زرمبادلہ کے ذخائر پر سودی آمدنی میں کمی کا ازالہ ہوا۔ چنانچہ سودی ادائیگیوں میں کمی کا سبب سرکاری اور نجی بیرونی قرضے دونوں پر کم ادائیگی ہے (دیکھئے جدول 6.2)۔

خالص سودی ادائیگیوں میں کمی کے جزوی اسباب یورو بانڈ قرضے میں تخفیف، اور گرتے ہوئے لائبر کے باعث رواں قرضے پر کم سودی ادائیگی (مجموعی سرکاری قرضے کا پانچواں حصہ) ہے۔ تاہم آئی ایم ایف کے قرضوں پر سودی ادائیگی بڑھنے سے مذکورہ فوائد کسی حد تک زائل ہو گئے۔

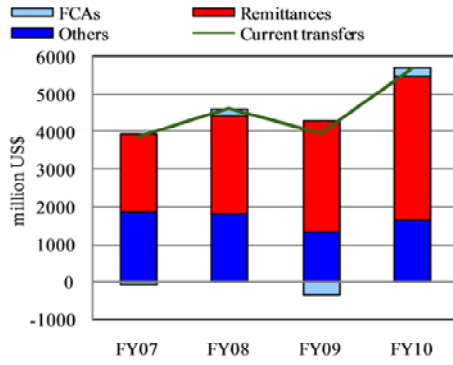
#### 6.2.4 جاری منتقلیاں

جولائی تا نومبر س 10ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں قابل تعریف اضافے، اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں اور دیگر نجی منتقلیوں دونوں میں رقوم کی بحالی سے مجموعی جاری منتقلیوں میں نمایاں (43.9 فیصد) اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.7)۔ اس نمو کا جزوی تعلق گذشتہ سال<sup>4</sup> کے مخصوص حالات کی بنا پر گھٹ جانے والی جاری منتقلیوں سے جوڑا جاسکتا ہے تاہم حکومت اور اسٹیٹ بینک نے منتقلیاں بذریعہ بینک کرانے کی جو کوششیں کیں ان کے بھی فوائد ملے۔

جدول 6.2: سودی ادائیگی اور وصولیوں کی تفصیلات (جولائی تا نومبر) (ملین امریکی ڈالر)				
	م 09ء	م 10ء	مطلق تبدیلی	
ادائیگیاں (II+I)	582.0	299.0	-283.0	
I-	468.0	250.0	-218.0	مجموعی بیرونی قرضہ
	400.0	184.0	-216.0	سرکاری اور سرکاری ضمانت شدہ
	291.0	133.0	-160.0	طویل مدتی
	2.0	0.0	-2.0	عسکری
	89.0	42.0	-47.0	یورو بانڈ
	2.0	5.0	3.0	تجارتی قرضے
	14.0	4.0	-10.0	آئی ڈی بی
	50.0	23.0	-27.0	نجی قرضے
	18.0	43.0	25.0	آئی ایم ایف
II-	114.0	49.0	-65.0	بیرونی واجبات
	39.0	31.0	-8.0	بیرونی کرنسی کی امانتیں
	1.0	0.0	-1.0	خصوصی یو ایس بانڈ
	9.0	4.0	-5.0	مرکزی بینک کی امانتیں
	65.0	14.0	-51.0	دیگر
	83.0	28.0	-55.0	وصولیاں
	40.0	6.0	-34.0	ذخائر پر سود
	43.0	22.0	-21.0	دیگر
	-499.0	-271.0	228.0	خالص
ع: عبوری      ماخذ: بینک دولت پاکستان				

<sup>4</sup> جولائی تا نومبر س 09ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زریں میں آئی اور زرمبادلہ کھاتوں کو ٹنڈ کرنے کی افواہوں اور شرح مبادلہ پر خاصے دباؤ کے باعث آرائیف سی ایز سے قوم بنگلوائی گئیں۔

شکل 6.7: جاری منتقلیوں کے اجزا (جولائی تا نومبر)

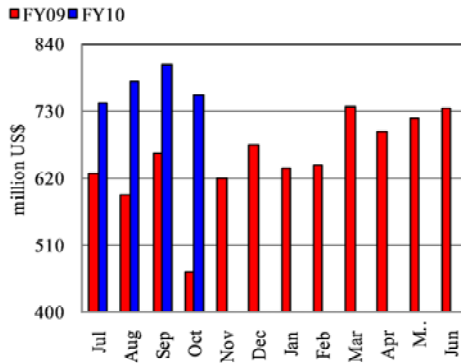


#### کارکنوں کی ترسیلات

گزشتہ پانچ سال سے جاری رجحان کے مطابق جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران بھی کارکنوں کی ترسیلات میں 29.2 فیصد کی معقول نمو دیکھی گئی۔ ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ دورانِ عرصہ ہر ماہ ترسیلات گزشتہ سال سے بلند رہیں (دیکھئے شکل 6.8)۔

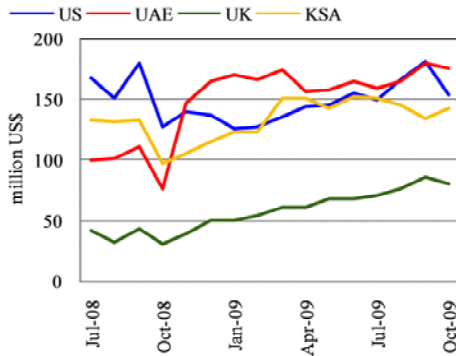
ترسیلات کی مذکورہ نمو میں زیادہ بڑا حصہ عرب امارات (37 فیصد) اور برطانیہ (25.4 فیصد) کا رہا جس کے بعد سعودی عرب (12.5 فیصد) ہے (دیکھئے شکل 6.9)۔ زیرِ جائزہ عرصے کے دوران دیگر ملکوں مثلاً امریکہ، کینیڈا، جرمنی اور آسٹریلیا سے بھی ترسیلات میں اوسط نمو ہوئی۔

شکل 6.8: کارکنوں کی ماہانہ ترسیلات زور

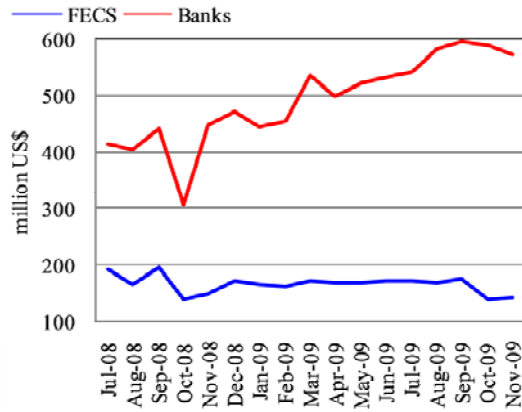


عرب امارات سے بلند ترسیلات کے ممکنہ عوامل یہ ہیں: (الف) بعض ترسیلات غیر رسمی ذرائع کے بجائے رسمی ذرائع سے آنے لگیں، جیسا کہ قوم کی غیر قانونی منتقلی کے خلاف کارروائی کے بعد بدلتے ہوئے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے۔ (ب) سمندر پار اداروں کے ساتھ روابط رکھنے والے بینکوں کی رسائی میں اضافہ ہوا۔ دوسری طرف برطانیہ سے آنے والی بھاری ترسیلات کا ممکنہ سبب یہ ہے کہ تارکین وطن نے اثاثوں کی پرکشش قیمتیں دیکھتے ہوئے اپنی سرمایہ کاری کا رخ دہلی سے پاکستان کی طرف موڑ دیا۔ اس کے علاوہ بینکوں کی رسائی بڑھنے اور قوم کی رسمی ذرائع سے آمد نے بھی اپنا اثر ڈالا۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ امریکہ سے ترسیلات کی بحالی مسلسل جاری ہے۔

شکل 6.9: کارکنوں کی ماہانہ ترسیلات زور کے رجحانات



شکل 6.10: کارکنوں کی بلحاظ ذرائع منتقلی ترسیلات



بلحاظ ذرائع منتقلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ بینکوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات میں خاصا معقول اضافہ ہوا ہے جبکہ زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے ترسیلات میں معمولی کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 6.10)۔ اس کے اسباب یہ ہیں: (الف) زرمبادلہ کمپنی کے خلاف کارروائی کی صورت رقم چھیننے کا خوف، جیسا کہ ماضی میں ہوا تھا۔ (ب) بینکوں کی جانب سے بڑھتی ہوئی مسابقت، کیونکہ انہوں نے بھی زرمبادلہ کمپنیوں کی طرح بیرون ملک اداروں کے ساتھ دوطرفہ روابط

بنالئے ہیں۔ (ج) کم لاگت۔ بینکوں سے رقم بلا معاوضہ بھیجی جاسکتی ہیں، کیونکہ اسٹیٹ بینک متعلقہ اخراجات وصول کنندہ کے بینک کو لوٹا دیتا ہے۔ (د) بینک سے رقم کی ترسیل کے لیے ترغیبات مثلاً پی آر آئی (دیکھئے باکس 6.2)۔

#### باکس 6.2: بینکوں کے توسط سے ترسیلات کی ترغیبات

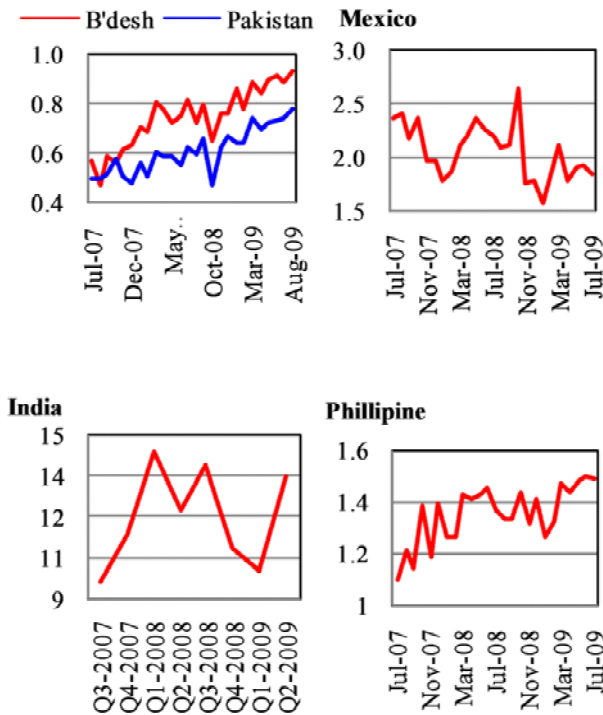
(1) اسٹیٹ بینک کا شعبہ مبادلہ پالیسی کمرشل بینکوں کی رسائی کا دائرہ بڑھانے کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں بینکوں کو ان کی ضروری مستعدی میں سہولت دینے کی غرض سے مذکورہ شعبہ بینکوں اور دیگر اداروں، خواہ پاکستان میں ہوں یا باہر، کے مابین ممکنہ معاہدے کے مسودے پر، ضروری ہوا تو اپنی رائے سے آگاہ کرے گا (ایف ای سرکلر، خط نمبر 5، 30 مئی 2008ء)۔

(2) ترسیلات بھیجنے والے اور وصول کنندہ کو کمزور نقصان سے بچانے اور بذریعہ بینک ترسیلات کی حوصلہ افزائی کے لیے اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ اور سمندر پار پاکستانیوں کی وزارت نے مشترکہ طور پر ”پاکستان ری بی ٹینس انی شیہ ایو“ شروع کیا ہے (ایف ای سرکلر نمبر 4، 22 اگست 2009ء)۔

(3) بیرون ملک قائم اداروں (جو پاکستان میں موجود بینکوں کے ساتھ ترسیلات سے متعلق مخصوص بندوبست کر چکے ہوں) کی مارکیٹنگ کے حوالے سے کوششوں کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومت پاکستان ان کے مارکیٹنگ اخراجات پورے کرے گی (دیکھئے جدول 6.2.1) (ایف ای سرکلر نمبر 6، 19 اکتوبر 2009ء)۔

جدول 6.2.1: بینکوں کے ذریعے ترسیلات کے لیے ترغیبات	
بیرون ملک ادارے کی کسی خاص علاقے سے بھیجی گئی ترسیلات (مساوی امریکی ڈالر میں)	مارکیٹنگ اخراجات کی ادائیگی (بھیجی گئی ترسیلات کی شرح فیصد - مساوی امریکی ڈالر میں)
10 کروڑ تک	صفر
10 کروڑ سے زائد سے 40 کروڑ تک	اضافی رقم پر 0.50 فیصد (یعنی 10 کروڑ سے زائد کی ترسیلات پر)
40 کروڑ سے زائد سے 80 کروڑ تک	اضافی رقم پر 0.75 فیصد (یعنی 40 کروڑ سے زائد کی ترسیلات پر) نیز مندرجہ بالا حدود میں محسوب رقم
80 کروڑ سے زائد سے 120 کروڑ تک	اضافی رقم پر 1 فیصد (یعنی 80 کروڑ سے زائد کی ترسیلات پر) نیز مندرجہ بالا حدود میں محسوب رقم
120 کروڑ سے زائد	بھیجی گئی مجموعی ترسیلات پر 1 فیصد

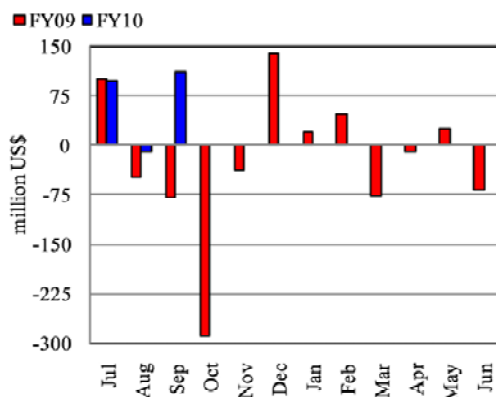
شکل 6.11: کارکنوں کی ترسیلات زر کا ملکی تقابل (ارب ڈالر)



#### عالمی کساد بازاری کے اثرات

حالیہ کساد بازاری نے شمالی امریکہ اور یورپ کے ان ملکوں سے آنے والی ترسیلات زر پر زیادہ اثر ڈالا جہاں زیادہ پاکستانی تارکین ہیں (دیکھئے شکل 6.11)۔ دوسری طرف ایشیا کے جن علاقوں (خصوصاً مشرق وسطیٰ) میں زیادہ پاکستانی تارکین ہیں وہاں ترسیلات زر کا رجحان پائیدار رہا۔ اس کی وجوہات یہ ہو سکتی ہیں: (الف) مشرق وسطیٰ میں مقیم تارکین اوسط سے کم حیثیت کے مالک ہیں جن کا وہاں پر مستقل قیام نہیں ہے، یہ لوگ آمدنی کا بیشتر حصہ اپنے اہل خانہ کے لیے پاکستان بھیج دیتے ہیں۔ (ب) مشرق وسطیٰ میں کساد بازاری اتنی شدید نہ تھی جتنی مغربی ملکوں میں دیکھی گئی۔

شکل 6.12: اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے میں تبدیلی



#### اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے

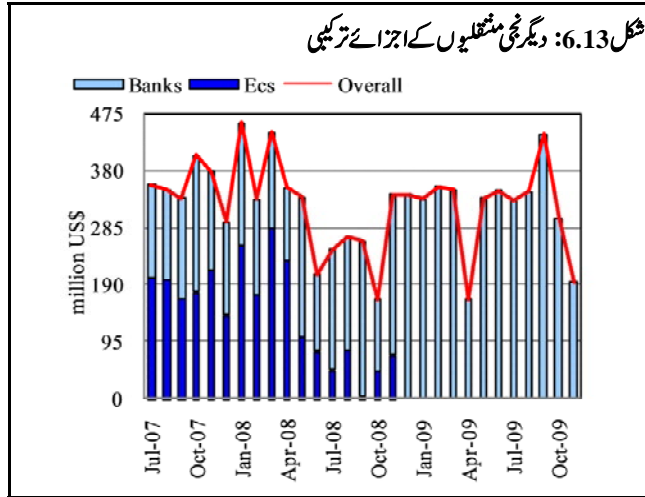
جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران بڑے اداروں کی رقوم آنے کے باعث اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں 231 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ مالی سال اس عرصے میں 352 ملین ڈالر کا خالص انخلا ہوا تھا۔ جن اداروں کی رقوم آئیں ان میں اوجی ڈی سی، کے ای ایس سی اور اقوام متحدہ مشن شامل ہے۔ ان کھاتوں کے مابانہ رجحان پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ تر رقوم جولائی اور ستمبر 2009ء میں آئیں۔ واضح رہے

کہ گزشتہ سال زیر نظر عرصے کے دوران شرح مبادلہ پر سخت دباؤ کے باعث اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں سے بڑی مقدار میں رقوم کا انخلا ہوا، تاہم بعد کے مہینوں میں شرح مبادلہ مستحکم ہونے سے اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں رقوم کی آمد کسی حد تک بحال ہو گئی (دیکھئے شکل 6.12)۔



### دیگر نجی منتقلیاں

دیگر نجی منتقلیاں جولائی تا نومبر 09ء عرصے میں کم ہو گئی تھیں تاہم جولائی تا نومبر 10ء کے دوران خاصی حد تک بحال ہو گئیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان منتقلیوں کے اجزائے ترکیبی بھی حالیہ مہینوں میں کسی حد تک تبدیل ہوئے۔ ماضی میں یہ رقوم زرمبادلہ کمپنیوں اور بینک،



دونوں کے ذریعے منتقل ہوتی تھیں، جبکہ س 10ء میں یہ صرف بینکوں کے ذریعے گئیں (دیکھئے شکل 6.13)۔ زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کا بہاؤ کم ہونے کے باعث ان کے ذریعے منتقلیاں کم ہوئیں۔<sup>5</sup> دوسری طرف بینکوں سے منتقلیاں بڑھنے کا سبب دیگر اداروں کی جانب سے اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں تبدیلی کا عمل تیز ہونا ہے۔ تبدیلی کے اس عمل کے دوران ہی اسٹیٹ بینک نے زرمبادلہ کمپنیوں کو ہدایت کی کہ وہ بیرون ملک بینکوں میں اپنے نوٹسروں بند کر

کے ان کی رقوم پاکستان میں بینکوں کے اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں منتقل کر دیں (دیکھئے باکس 6.3)۔ چنانچہ بینکوں کی دیگر منتقلیوں میں اس اضافے کا سبب زرمبادلہ کمپنیوں کا مذکورہ اقدام ہو سکتا ہے۔

### باکس 6.3: زرمبادلہ کمپنیوں میں رقوم کی آمد کو بینکوں کے ذریعے لانے کے اقدامات

(1) تمام مبادلہ کمپنیوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے موجودہ نوٹسروں کو بند کر دیں اور ان کھاتوں میں رکھی گئی رقوم کو پاکستان میں اپنے بیرونی کرنسی کھاتوں میں واپس لے آئیں۔ مزید برآں، زرمبادلہ کمپنیوں میں تمام مجاز رقوم کی آمد / اخراج کو صرف کرنل بینکوں میں موجود غیر ملکی کرنسی کھاتوں کے ذریعے لایا جاسکتا ہے (ایف ای سرکل نمبر 09/04 مئی 2008ء)۔

(2) مبادلہ کمپنیوں کے لیے ان کی جانب سے برآمد کی گئی غیر ملکی کرنسیوں کا کم از کم 25 فیصد تک ان کے پاکستان میں بینکوں میں کھلے ہوئے غیر ملکی کرنسی کھاتوں میں لانا ضروری ہے۔ اس میں سے 10 فیصد بین ال بینک منڈی میں فروخت کیا جائے گا جبکہ باقی رقم پاکستان میں غیر ملکی کرنسی کھاتوں سے نقد امریکی ڈالر میں نکلائی جانی چاہیے (ایف ای سرکل نمبر 29/02 اپریل 2008ء)۔

(3) پہلے طے شدہ 10 فیصد کے بجائے ملک میں آنے والی ترسیلات زر (امریکی ڈالر کے مساوی) کا کم از کم 15 فیصد بین ال بینک منڈی میں فروخت کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے (ایف ای سرکل نمبر 29/02 اپریل 2008ء)۔

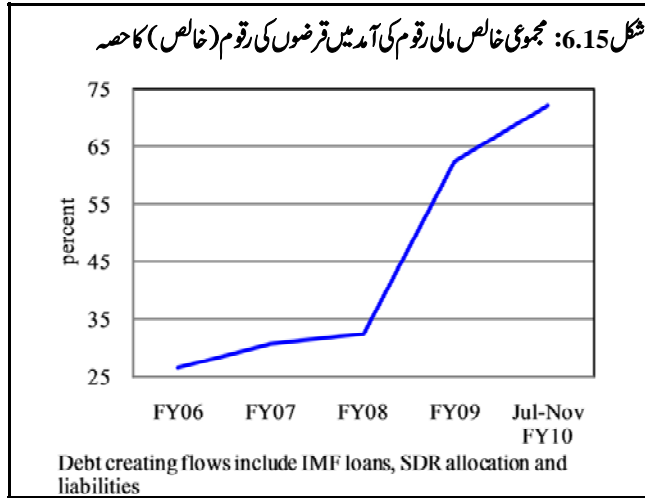
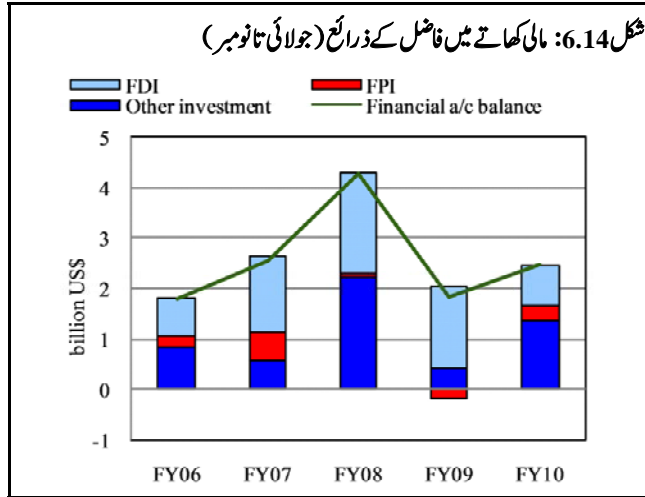
(4) مبادلہ کمپنیوں کو اپنے سودوں کے اختتامات ایسی غیر ملکی کمپنی سے کرنا چاہئیں جن کی مناسب کے وائے سی پالیسی اور ٹھوس موجودگی کے ساتھ ساتھ وہ کسی ضابطہ کاری میں چلنے والے مالی گروپ سے منسلک ہوں (ایف ای سرکل نمبر 10، یکم جنوری 2009ء)۔

<sup>5</sup> زرمبادلہ کمپنیوں (ایف ای سیز) میں ملکی ترسیلات زر کے علاوہ دیگر کو خدمات کھاتے میں ایف ای سیز سے رقوم کے اخراج کے متقابلی اندراج میں درج کیا جاتا ہے۔

جدول 6.3: جاری حسابات کا توازن (جولائی تا نومبر) (ملین امریکی ڈالر)			
مطلق تبدیلی	میں 10ء	میں 09ء	
2,356.5	-4,697.0	-7,053.5	1۔ تجارتی توازن
-974.5	7,677.0	8,651.5	برآمدات
-3,331.0	1,2374.0	1,5705.0	درآمدات
872.0	-1,294.0	-2,166.0	2۔ خدمات (خالص)
337.4	-921.6	-1259.0	نقل و حمل
341.4	-273.6	-615.0	سفر
55.0	41.0	-14.0	مواصلاتی خدمات
8.2	-5.8	-14.0	تعمیراتی خدمات
-11.2	11.8	23.0	بیمہ خدمات
74.0	29.0	-45.0	مالی خدمات
-10.0	28.0	38.0	کمپیوٹر اور اطلاعیاتی خدمات
-8.0	-32.0	-24.0	رہائشی اور لائسنس فیس
368.0	-276.0	-644.0	دیگر تجارتی خدمات
-11.0	-11.0	0.0	ذاتی و ثقافتی و تفریحی خدمات
-251.0	178.0	429.0	سرکاری خدمات
-365.0	0.0	365.0	جس میں: لاجسٹک سپورٹ
995.0	-1,056.0	-2,051.0	3۔ آمدنی (خالص)
998.0	-1,058.0	-2,056.0	سرمایہ کاری آمدنی (خالص)
658.0	-775.0	-1,433.0	براہ راست سرمایہ کاری
98.0	-213.0	-311.0	جس میں: منافع اور منافع منقسمہ
147.0	-545.0	-692.0	خام تیل اور معدنیات کی خریداری
175.0	-60.0	-235.0	بزدائی سرمایہ کاری
24.0	-48.0	-72.0	جس میں: منافع منقسمہ
142.0	-185.0	-327.0	بیرونی قرض پر آئی ایم ایف چارجز اور سود
27.0	-23.0	-50.0	محلی بیرونی قرض پر سود
-34.0	6.0	40.0	ذخائر پر سود
27.0	-19.0	-46.0	دیگر (خالص)
17,35.0	5,688.0	3,953.0	4۔ جاری منتقلی (خالص)
1,789.0	5,657.0	3,868.0	محلی منتقلی
866.0	3,832.0	2,966.0	کارکنوں کی ترسیلات
583.0	231.0	-352.0	بیرونی کرنسی کھاتے - رہائشی
340.0	1,594.0	1,254.0	دیگر
-247.0	0.0	247.0	جس میں: مبادلہ کمپنیاں
-54.0	31.0	85.0	سرکاری منتقلی
5,958.5	-1,359.0	-7,317.5	جاری حسابات کا توازن
ح: مجموعی			

### 6.3 مالی کھاتہ

جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران مالی کھاتے میں رقوم کی آمد، گزشتہ سال کے اسی عرصے میں تیزی سے کم ہونے کے بعد بڑی حد تک بحال ہو گئی (دیکھئے شکل 6.14)۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ آئی ایم ایف سے آنے والی رقوم میں اضافہ اور ایکویٹی مارکیٹ کے لیے بیرونی رقوم کی معقول بحالی تھی۔ تاہم اس عرصے کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری عالمی اور ملکی کساد بازاری کے باعث خاصی حد تک گر گئی، اس کی دیگر وجوہات سلامتی کے بڑھتے ہوئے خطرات اور بجلی کا مستقل بحران ہے۔



مالی کھاتے میں یہ بہتری برقرار رہنا ان وجوہات کے سبب مشکل ہے: (الف) آئی ایم ایف سے رقوم کی آمد بنیادی طور پر ایس ڈی آر پر مشتمل ہے جو یکبارگی ادائیگی ہے۔ (ب) ایکویٹی مارکیٹ میں رقوم کی آمد غیر یقینی ہوتی ہے، جیسا کہ ماضی سے ظاہر ہے۔

اس کے علاوہ قرض بڑھانے والی رقوم کی زائد آمد سے مجموعی مالی رقوم میں ان کا حصہ بڑھ رہا ہے (دیکھئے شکل 6.15)۔ یہ صورتحال بیرونی کھاتوں کے اوسط سے طویل مدتی استحکام کے لیے اچھا شگون نہیں ہے۔

#### 6.3.1 خالص بیرونی سرمایہ کاری

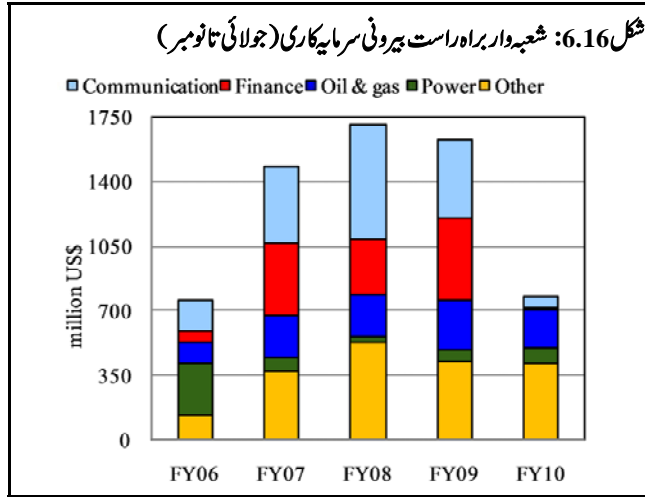
خالص بیرونی سرمایہ کاری میں مسلسل دوسرے سال بھی تخفیف جاری رہی۔ تاہم گزشتہ سال کے برعکس، جب یہ تخفیف وسیع البہد تھی، اس سال جولائی تا نومبر کے دوران جزوئی سرمایہ کاری کی زائد رقوم نے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کا جزوی ازالہ کر دیا۔ چنانچہ جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران خالص بیرونی سرمایہ کاری میں 25.6 فیصد کمی ہوئی جو کہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 29.6 فیصد تھی (دیکھئے جدول 6.4)۔

جدول 6.4: پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری کی خالص آمد (جولائی تا نومبر) ملین امریکی ڈالر			
مہینہ (فیصد)	م 10ء	م 09ء	
بیرونی سرمایہ کاری	1,085.3	1,457.8	-25.6
الف۔ نجی سرمایہ کاری	1,092.1	1,474.6	-25.9
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری	774.0	1,620.7	-52.2
جزدانی سرمایہ کاری	318.1	-146.1	317.7
ایکویٹی تسکات	318.1	-146.1	317.7
قرضہ تسکات	0	0	0
ب۔ سرکاری سرمایہ کاری	-6.8	-16.8	59.5
جس میں: قرضہ تسکات *	-6.8	-16.8	59.5
* خصوصی یو ایس ڈالر بانڈ، یورو بانڈ، ایف ای سی بی، ڈی بی سی، بی ملز اور پی آئی بی کی خالص خرید و فروخت			

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری گزشتہ سال کی طرح دباؤ میں رہی۔ عالمی اور ملکی کساد بازاری کے باعث براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی 'نوسر' سرمایہ کاری آمدنی، جزوی طور پر کمزور ہوئی تھی۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر کساد بازاری کے اثرات کو ملک میں عام بد امنی اور بجلی کے بحران نے دوچند کر دیا۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری مجموعی طور پر 52.3 فیصد گھٹ گئی۔ اس کا 32 فیصد نوسر سرمایہ کاری آمدنی، اور تقریباً 68 فیصد نقد سرمایہ کاری گھٹنے کی وجہ سے کم ہوا (دیکھئے جدول 6.5)۔

جدول 6.5: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری، شعبہ دار (جولائی تا نومبر) ملین امریکی ڈالر						
م 10ء			م 09ء			
مجموعی	نوسر سرمایہ کاری آمدنی	نقد	مجموعی	نوسر سرمایہ کاری آمدنی	نقد	
56.9	21.0	35.9	17.5	19.5	-1.9	کیمیکلز
20.6	15.8	4.7	38.8	28.1	10.7	پٹرولیم کی صفائی
207.3	52.4	154.9	275.5	91.9	183.7	تیل اور گیس کی تلاش
3.9	3.9	0.1	25.6	17.5	8.0	سینٹ
77.7	13.8	64.0	60.2	1.9	58.3	بجلی
33.3	6.0	27.3	73.1	20.1	53.1	تجارت
59.3	-38.7	97.9	366.7	37.1	329.6	ٹیلی مواصلات
18.0	-0.7	19.61	444.1	135.0	309.1	مالی کاروبار
20.1	1.7	18.4	49.7	1.7	47.9	ذاتی خدمات
276.8	16.5	260.3	269.3	76.4	192.9	دیگر
774.0	91.8	683.2	1,620.7	429.2	1,191.5	مجموعی

یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ تین سال (م 07ء تا م 09ء) کے دوران پاکستان کی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری مواصلات، مالی کاروبار اور تیل و گیس کی تلاش کے تین شعبوں میں مرکوز رہی۔ مالی کاروبار کی نموینی لاگت میں اضافے اور مواصلات میں سخت مسابقت کے بعد ان دونوں شعبوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران گر گئی (دیکھئے شکل 6.16)۔



اسی طرح تیل و گیس کی تلاش، پیٹرو کیمیکلز، ادویہ سازی، سیمنٹ، اور تجارت جیسے شعبوں میں بھی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں تخفیف ہوئی۔ تاہم توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری اس عرصے کے دوران 28.9 فیصد بڑھی۔ اہم شعبوں میں ہونے والی پیش رفت ذیل میں دی گئی ہے:

#### مواصلات

مواصلات کے شعبے میں کم سرمایہ کاری کی بڑی وجہ دراصل اس شعبے میں سیرشدگی (یا

مزید سرمایہ کاری کی گنجائش نہ ہونا) اور بعض کمپنیوں کو ہونے والے نقصانات ہیں۔ اس شعبے کے منافع میں کمی یا نقصانات بڑھنے کے اہم عوامل یہ ہیں: (الف) سمز (SIMs) کی ری رجسٹریشن (ب) بھاری ٹیکسز اور سم کی ایکٹیویشن کے اخراجات (ج) سخت مسابقت کے باعث اشتہارات پر بھاری رقم صرف ہونا۔

#### مالی کاروبار

انضمام اور تحویل کی غیر موجودگی، اور بینکوں کے تنوینی اخراجات بڑھنے کے سبب نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی اس شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کرنے کے بڑے اسباب ہیں۔ اس کے علاوہ ان بینکوں میں سے ایک کے 14 ملین ڈالر ”انٹر کمپنی“ قرضے کی ادائیگی بھی اس شعبے میں کم سرمایہ کاری کا ایک سبب تھا۔

#### تیل و گیس کی تلاش

تیل و گیس کی تلاش میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری جولائی تا نومبر عرصے میں گزشتہ پانچ برس سے بڑھ رہی تھی تاہم س 10ء کے اس عرصے میں یہ کم ہو گئی۔ اس کے جزوی اسباب دہشت گردی کے خلاف حالیہ جنگ کے باعث صوبہ سرحد میں اوجی ڈی سی کی سرگرمیوں میں کمی، اور دوران عرصہ تیل و گیس کی اوسط کم قیمتوں کے باعث نو سرمایہ کاری آمدنی کا کم رہنا شامل ہیں۔

#### توانائی کا شعبہ

مذکورہ بالا شعبوں کے برعکس، توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری نے معقول نمو دکھائی جس کی بڑی وجہ پورٹ قاسم میں کے ای ایس سی کے 560 میگا واٹ منصوبے میں 30 ملین ڈالر، اور اوج پاور پروجیکٹ کے لیے 20 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری ہے۔

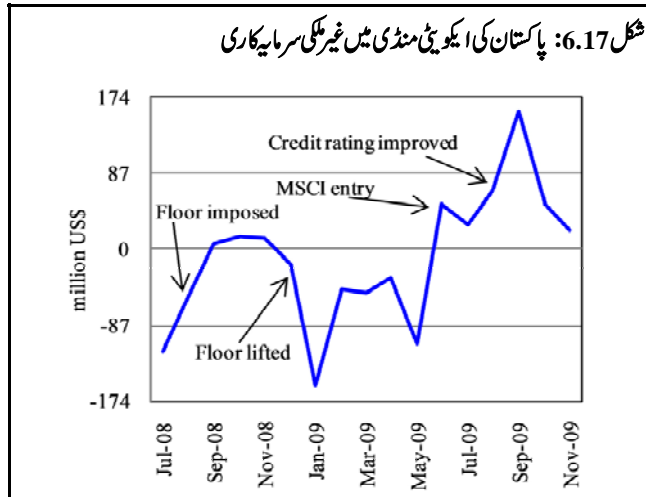
اس کے علاوہ جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران پیکیجز (پرائیویٹ) لمیٹڈ (کاغذ اور گودا) میں 80 ملین ڈالر اور پراکٹر اینڈ گیمبل پاکستان (کیمیکلز) میں 24 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری ہوئی۔

مختلف ملکوں کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ جیسے بڑے معاونین کی طرف سے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری زیر جائزہ عرصے میں گر گئی جبکہ عرب امارات اور نیدرلینڈز کی طرف سے اس میں اضافہ ہوا۔ ہانگ کانگ، جاپان اور سنگا پور کی طرف سے بھی بیرونی سرمایہ کاری میں کمی درج کی گئی۔

عالمی اقتصادیات، اور منافع کی متوقع بحالی کے پیش نظر ابھرتی ہوئی منڈیوں میں م س 10ء کے اگلے عرصے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے بحال ہونے کا امکان ہے۔ اس کے اسباب یہ ہیں: (الف) نمو کے حالیہ عرصے میں اضافے میں ابھرتی ہوئی منڈیاں پیش پیش ہیں (ب) ترقی یافتہ ملکوں میں شرح سود چونکہ نسبتاً نچلی سطح پر ہے اس لیے سرمائے کا رخ ابھرتے ہوئے ممالک کی طرف ہوسکتا ہے۔<sup>6</sup> اس تناظر میں پاکستان بنیادی ڈھانچے سے متعلق مسائل دور کر کے اور اقتصادی نمو بڑھانے کے لیے سرمایہ کاری کو اپنی جانب راغب کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس نوعیت کی سرمایہ کاری کا رخ خدمات کے شعبے سے اشیاء سازی کے شعبے، خصوصاً برآمدی صنعتوں کی طرف موڑنے کی بھی ضرورت ہے۔

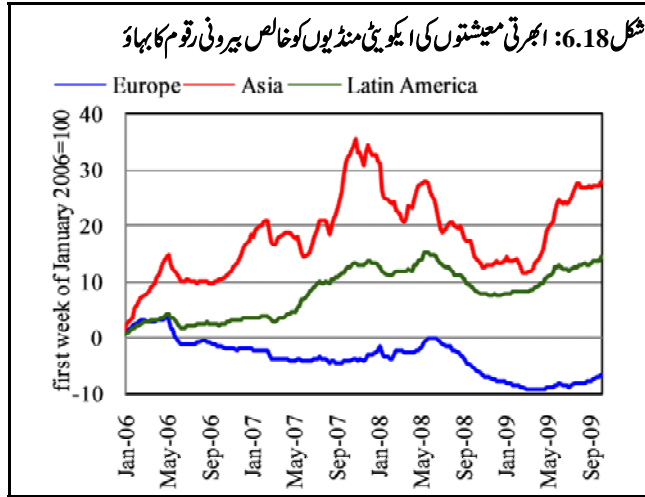
#### جزدانی سرمایہ کاری

جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران جزدانی سرمایہ کاری میں 301 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران اس میں سے 182 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا تھا۔ یہ پورا اضافہ اسٹاک مارکیٹ میں بلند سرمایہ کاری کی بنا پر ہوا (دیکھئے شکل 6.17)۔



اس اضافے کا تعلق بعض مثبت تبدیلیوں سے جوڑا گیا: (الف) مورگن اسٹینلی کیپٹل انٹرنیشنل (ایم ایس سی آئی) فرنٹیر انڈیکس میں پاکستانی انڈیکس کی دوبارہ شمولیت (ب) آئی ایم ایف کی جانب سے ایس بی اے میں اضافہ اور ایس ڈی آر مختص کیا جانا (ج) اسٹینڈرڈ اینڈ پورز نے پاکستان کی ریاستی درجہ بندی CCC+ سے بڑھا کر B کر دی، جبکہ موڈیز نے پاکستان کا اقتصادی منظر نامہ 'منفی' سے بدل کر 'مستحکم' کر دیا۔

<sup>6</sup> ابھرتی ہوئی معیشتوں کو سرمائے کی منتقلی پر ادارہ برائے عالمی مالی تحقیق کا نوٹ (3 اکتوبر 2009ء)۔



پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ میں بلند سرمایہ کاری موجودہ عالمی رجحان کے عین مطابق ہے۔ ابھرتے ہوئے ممالک کی ایکویٹی منڈیوں کی طرف غیر ملکی رقوم کے بہاؤ میں بڑے پیمانے کی مالیاتی اور زرعی مہمیں، اور عالمی سیالی سہولت کارفرما ہے چنانچہ 2009ء کی دوسری سہ ماہی میں مذکورہ بہاؤ بحال، اور تیسری سہ ماہی میں مزید مستحکم ہوا (دیکھئے شکل 6.18)۔

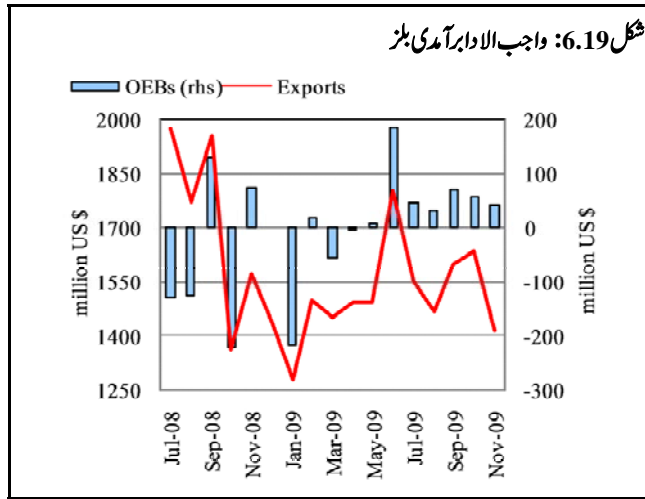
اس کے علاوہ دیگر ابھرتے ہوئے ملکوں کی طرح پاکستان یورو بانڈ اور ڈالر ٹریژری بانڈ کے مابین یافت پر تفاوت کم ہو گیا ہے جو کہ رجحان کے نزدیک تر ہے تاہم تاریخ اجرا پر شرح سے زائد ہے (بحران سے ما قبل کی غیر معمولی طور پر کم شرح) (دیکھئے جدول 6.6)۔

جدول 6.6: مختلف ریاستی بانڈ کی کارکردگی							
مالیت ملین امریکی ڈالر، یافت فیصد میں							
اجرا کا سال	بانڈ	میعاد	تکمیل عرصیت	مالیت	اجرا پر یافت	30 جون 2009ء کو یافت	30 نومبر 2009ء کو یافت
مئی 06ء	یورو	10 سال	مارچ 16ء	500	7.1	15.3	9.1
مئی 06ء	یورو	30 سال	مارچ 36ء	300	7.9	15.0	10.5
مئی 07ء	یورو	10 سال	جون 17ء	750	6.9	14.2	9.9
یو ایس ٹریژری بانڈ سے تفاوت							
			تاریخ اجرا	30 جون 2009ء	30 نومبر 2009ء		
مئی 06ء	یورو	10 سال	2.4	11.8	5.9		
مئی 06ء	یورو	30 سال	3.1	10.7	6.3		
مئی 07ء	یورو	10 سال	1.8	10.7	6.7		

اس تفاوت کے گھٹنے سے عالمی بازار سرمایہ تک کئی ابھرتے ہوئے ملکوں نے پہلی کی طرح رسائی حاصل کر لی ہے۔ چنانچہ پاکستان بھی اس بازار میں امکانات تلاش کرنے پر غور کر سکتا ہے اگرچہ یہ امکانات پہلے جاری کیے گئے بانڈز کے مقابلے میں بلند شرح پر حاصل ہوں۔

### 6.3.2 واجب الادا برآمدی بل

جولائی تا نومبر مئی 10ء کے دوران واجب الادا مجموعی برآمدی بل میں 246 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اسی عرصے میں 268 ملین ڈالر کی



کی واقع ہوئی تھی۔ ماہانہ اعداد و شمار پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان واجب الادا بلوں میں رد و بدل برآمدات پر پیش رفت کے عین مطابق ہے (دیکھئے شکل 6.19)۔

### 6.3.3 کرنسی اور امانتیں (اثاثہ جات)

جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران کرنسی اور امانتیں، گزشتہ برس کے اسی عرصے کی 123 ملین ڈالر کی کے برعکس 111 ملین ڈالر بڑھ گئیں۔ اس اضافے کی بڑی وجہ ایف ای نوٹروڈز میں اضافہ ہے۔

### 6.3.4 طویل مدتی سرکاری قرضے

جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران طویل مدتی سرکاری قرضوں میں 986 ملین ڈالر خالص اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ مالی سال اس عرصے کے دوران 126 ملین ڈالر اضافہ ہوا تھا۔ اس بہتری میں بڑا حصہ ”برج فنانشنگ“ کے لیے آئی ایم ایف سے 745 ملین ڈالر ملنے کا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت پنجاب کی کارگزاری بڑھانے کے منصوبے کے لیے ایشیائی بینک سے 151 ملین ڈالر، اور بینظیر انکم سپورٹ پروگرام اور اعلیٰ تعلیم کے لیے عالمی بینک سے 265 ملین ڈالر قرض لیا گیا۔ جہاں تک ادائیگی کا تعلق ہے تو زیر جائزہ عرصے میں قسط وار واپسی 222 ملین ڈالر کم ہو گئی۔

### 6.3.5 قلیل مدتی سرکاری قرضے

جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران قلیل مدتی سرکاری قرضوں میں 434 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا۔ اس میں بڑا حصہ اسلامی ترقیاتی بینک کو 334 ملین ڈالر کی واپسی کا تھا۔

### 6.3.6 نجی قرضے

زیر جائزہ عرصے کے دوران نجی قرضوں کا 11 ملین ڈالر خالص اخراج ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 147 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی۔ رواں سال نجی شعبے کے قرضوں میں 167 ملین ڈالر آمد ہوئی جبکہ گزشتہ سال 178 ملین ڈالر کی قرض ادائیگی ہوئی تھی۔ رقوم حاصل کرنے والی بڑی کمپنیوں میں وارد ٹیلی کام (19.7 ملین ڈالر)، وٹین ٹیلی کام (17.3 ملین ڈالر) اور اینگروائر جی (پرائیویٹ) لمیٹڈ (34 ملین ڈالر) شامل ہیں۔

### 6.3.7 کرنسی اور امانتیں (واجبات)

جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران کرنسی اور امانتوں میں 19 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اسی عرصے کے دوران 142 ملین ڈالر کی کمی واقع



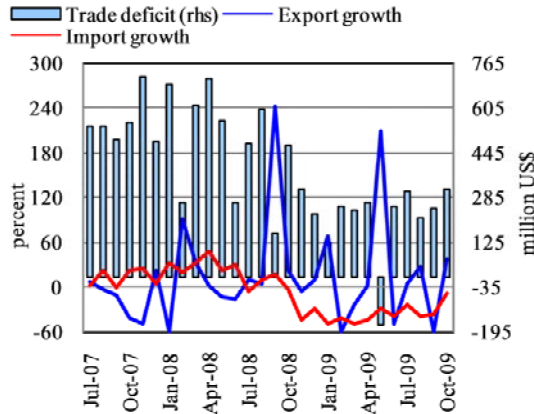
ہوئی تھی۔ اس اضافے کی اہم وجہ تجارتی مالکاری کی، گزشتہ سال کے اس عرصے کے مقابلے میں، نسبتاً کم ادائیگی تھی۔ گزشتہ مالی سال جولائی تا نومبر عرصے کے دوران تجارتی مالکاری میں 397 ملین ڈالر کی واقع ہوئی تھی۔ اس سے قطع نظر رواں مالی سال میں یہ مالکاری شرح مبادلہ کے استحکام کے باعث صرف 41 ملین ڈالر تک محدود ہے۔

جدول 6.7: مالی کھاتہ (جولائی تا نومبر) ملین امریکی ڈالر			
مالی کھاتہ (خالص)	م 09ء	م 10ء	سال بسال تبدیلی (فیصد)
مالی کھاتہ (خالص)	1,845.0	2,488.0	34.9
براہ راست سرمایہ کاری بیرون ملک	-8.0	36.0	-550.0
براہ راست سرمایہ کاری پاکستان میں	1,621.0	774.0	-52.3
ایکویٹی سرمایہ	1,191.0	614.0	-48.4
جس میں: نجکاری آمدنی	0.0	0.0	0.0
نوسرمایہ کاری آمدنی	430.0	160.0	-62.8
جزدانی سرمایہ کاری	-182.0	301.0	265.4
ایکویٹی تسکات	-168.0	308.0	283.3
قرضہ تسکات	-14.0	-7.0	50.0
خالص بیرونی سرمایہ کاری	1,431.0	1,111.0	-22.4
دیگر سرمایہ کاری	414.0	1,377.0	232.6
اجاڑے	391.0	-357.0	-191.3
1۔ واجب الادا برآمدی بل (برآمد کنندگان)	123.0	-213.0	-273.2
2۔ واجب الادا برآمدی بل (ڈی ایم بی)	145.0	-33.0	-122.8
3۔ کرنسی اور اثاثیں	123.0	-111.0	-190.2
جس میں بینک	73.0	-81.0	-211.0
واجبات	23.0	1,734.0	7,439.1
1۔ بیرونی طویل مدتی سرکاری قرضے (خالص)	126.0	986.0	682.5
منصوبہ جاتی قرضے	298.0	284.0	-4.7
غیر منصوبہ جاتی قرضے	565.0	1,217.0	115.4
بالاقسط ادائیگی	737.0	515.0	-30.1
2۔ نجی قرضے	147.0	-11.0	-107.5
جس میں: فراہم کنندگان کے قرضے	254.0	167.0	-34.3
فراہم کنندگان کے قرضوں کی ادائیگی	107.0	178.0	66.4
3۔ طویل مدتی سرمایہ (سرکاری)	-137.0	-434.0	-216.8
جس میں: آئی ڈی بی (خالص)	-37.0	-334.0	-802.7
4۔ کرنسی اور اثاثیں	-142.0	19.0	113.4
5۔ دیگر واجبات	23.0	1,174.0	5,004.3
ج: مجموعی ماخذ: شعبہ شماریات، بینک دولت پاکستان			

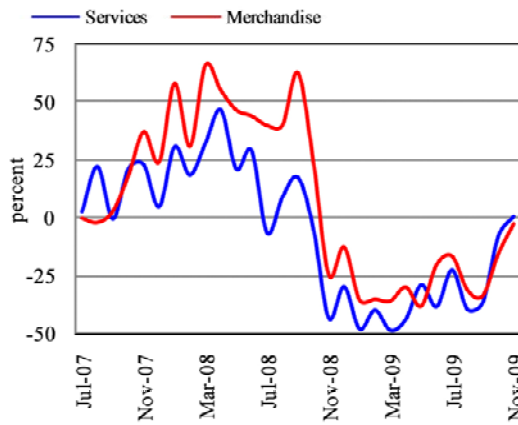
#### 6.4 خدمات کی تجارت

میں 2009ء کے رجحان کے مطابق خدمات کی تجارت کا خسارہ معقول حد تک یعنی 40.3 فیصد کم ہو گیا جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں یہ کمی 24.1 فیصد تھی (دیکھئے شکل 6.20)۔ خدمات کی تجارت میں خسارہ کم ہونے کی بنیادی وجہ خدمات کی درآمد میں کمی ہے جس نے زیر جائزہ عرصے کے دوران خدمات کی برآمدات میں ہونے والی کمی کا ازالہ کر دیا۔

شکل 6.20: خدمات کی تجارت



شکل 6.21: درآمدات میں ماہانہ نمو



خدمات کی درآمد کے تمام بڑے زمروں میں کمی آئی ماسوائے سرکاری خدمات اور تعمیرات و بیمہ (خدمات کی مجموعی درآمد میں ان دو کا حصہ برائے نام ہے)۔ مصنوعات کی درآمد میں بحیثیت مجموعی کمی (دیکھئے شکل 6.21) کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ کمپنیوں کی رقوم کے اخراج پراسٹیٹ بینک کی کڑی نگرانی (دیکھئے باکس 6.4) نے خدمات کی درآمد کو اب تک چٹائی سطح پر روک رکھا ہے۔

خدمات کی برآمدی نمو میں جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران کمی کی جزوی وجہ بعض عوامل ہیں مثلاً مصنوعات کی برآمد میں کمی، پاکستان انٹرلائن کی نشستوں کا مکمل طور پر پُر نہ ہونا، نقل و حمل میں سہولت کے عوض عدم وصولی اور آئی ٹی خدمات کی برآمد گرنا۔

#### باکس 6.4: زرمبادلہ کمپنیوں کی جانب سے رقوم کی بیرون ملک منتقلی پراسٹیٹ بینک کی پابندیاں

اسٹیٹ بینک نے ضابطہ کار کی حیثیت سے زرمبادلہ کی منڈی میں سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے۔ گزشتہ اٹھارہ مہینوں کے دوران اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں کی سرگرمیوں کی مانٹرنگ کو بہتر بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

1۔ مبادلہ کمپنی کے لیے بیرون ملک رقوم بھجوانے کی حد کو اسے گزشتہ ماہ موصول ہونے والی ملکی ترسیلات زر کے 75 فیصد تک محدود کر دیا گیا (ایف ای سرکلر نمبر 09، 04 مئی 2008ء)۔

2۔ امریکی ڈالر کے علاوہ مبادلہ کمپنیوں کو برطانوی پاؤنڈ اسٹرلنگ، یورو اور یو اے ای درہم میں نقد رقوم برآمد کرنے کی اجازت نہیں دی گئی (ایف ای سرکلر نمبر 09، 04 مئی 2008ء)۔

3- کرنسی لے جانے والے افراد کے لیے مبادلہ کمپنی کا ملازم ہونا ضروری ہے (ایف ای سرکلر نمبر 10، 12 دسمبر 2008ء)۔

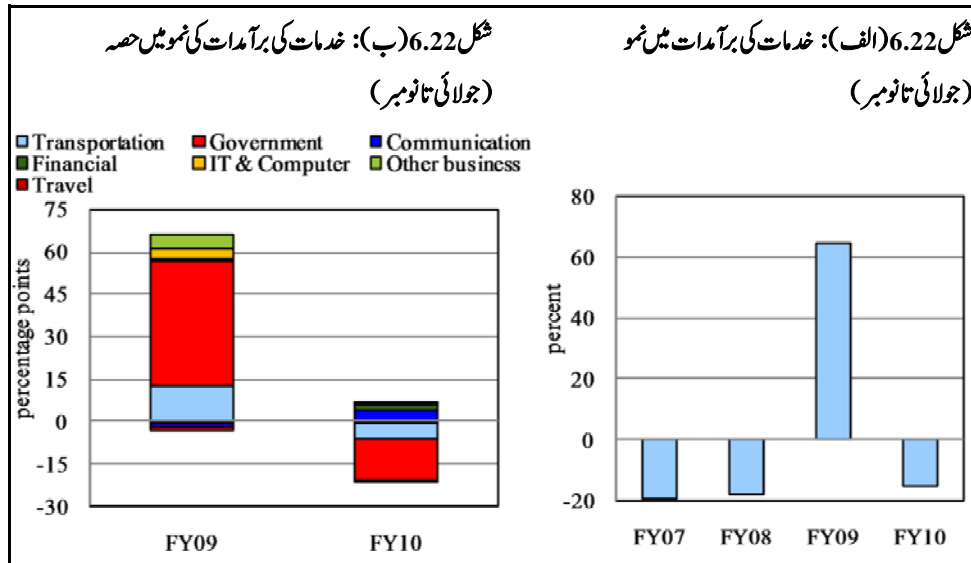
4- تمام مبادلہ کمپنیوں کے لیے برآمدی سامان کی چینٹ سے قبل بیرون ملک ادارے سے سمجھوتے کو حتمی شکل دینا لازمی قرار دے دیا گیا۔ مجاز غیر ملکی کرنسی کی برآمد کے لیے ہر درخواست کے ساتھ نظام سے نکلنے والی ڈیل ٹکٹ کا منسلک ہونا ضروری ہے (ایف ای سرکلر نمبر 10، 12 دسمبر 2008ء)۔

5- ترسیلات زر کی بیرون ملک منتقلی یا صارفین کو غیر ملکی کرنسیوں کی فروخت کی صورت میں تمام مبادلہ کمپنیوں کے لیے 50 ہزار ڈالر یا اس سے زائد (یا دیگر غیر ملکی کرنسیوں کے مساوی) مالیت کے تمام سودوں کے لیے اسٹیٹ بینک سے پیشگی اجازت لینا ہوگی (ایف ای سرکلر نمبر 06، 08 جولائی 2008ء)۔

6- مبادلہ کمپنیوں کے لیے روزمرہ بنیادوں پر 5 ہزار امریکی ڈالر یا اس سے زائد (یا مساوی) کے تمام سودوں کے متعلق اسٹیٹ بینک کو معلومات کی فراہمی ضروری ہے جو کہ کسی مبادلہ کمپنی نے (i) اووری کاؤنٹر خرید و فروخت اور (ii) تمام متعلقہ دستاویزات کے ساتھ بیرون ملک ترسیلات کے ذریعے کیے ہوں (ایف ای سرکلر نمبر 29، 02 اپریل 2008ء)۔

#### 6.4.1 خدمات کی برآمد

خدمات کی مجموعی برآمد میں جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران 8.6 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ برس 51.2 فیصد کمی نمایاں نمو ہوئی تھی (دیکھئے شکل 6.22 الف اور جدول 6.8)۔ حالیہ کمی کی اہم وجہ نقل و حمل اور حکومتی خدمات کی برآمد میں ہونے والی تخفیف ہے (دیکھئے شکل 6.22 ب)۔ اس کے برعکس سفر، ٹیلی مواصلات، مالی خدمات اور دیگر کاروباری خدمات کی برآمد نے رواں مالی سال کے ابتدائی چار ماہ میں نمو کا مظاہرہ کیا۔



نقل و حمل کی خدمات کی برآمد میں جولائی تا نومبر س 10ء کے دوران 16.6 فیصد کمی دیکھی گئی، گذشتہ سال اس میں 32.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کمی کے اسباب ملکی فضائی کمپنیوں کی آمدنی میں کمی، مصنوعات کی برآمد میں کمی اور محدود پروازوں کے باعث غیر ملکی فضائی کمپنیوں کی طرف سے ادائیگیوں کا گھٹنا ہے۔

جدول 6.8: خدمات کی برآمدات (جولائی تا نومبر) ملین امریکی ڈالر						
حصہ (فیصد)		نمو (فیصد)		مطلق قدر		
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	گروپ
31.8	34.9	-16.6	32.6	478.0	573.0	نقل و حمل
27.8	34.8	-26.9	168.5	418.0	572.0	سرکاری خدمات
14.3	13.1	-0.5	36.1	214.0	215.0	دیگر کاروباری خدمات
7.4	5.3	27.6	-18.7	111.0	87.0	سفر
7.2	2.2	200.0	-39.0	108.0	36.0	مواصلاتی خدمات
4.7	1.6	159.3	50.0	70.0	27.0	مالی خدمات
5.1	5.0	-6.1	49.1	77.0	82.0	کمپیوٹر اور اطلاعیاتی خدمات
1.1	1.9	-48.4	138.5	16.0	31.0	بیمہ خدمات
0.4	0.5	-33.3	-40.0	6.0	9.0	تعمیراتی خدمات
0.2	0.6	-70.0	-37.5	3.0	10.0	رائٹنگ اور لائسنس فیس
		-8.6	51.2	1,501.0	1,642.0	مجموعی برآمدات

ایک اہم ذیلی زمرہ ملکی فضائی کمپنیوں کی 'راہ داری آمدنی' ہے جو زیر جائزہ عرصے میں 5.9 فیصد گر گئی جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں 12.9 فیصد بڑھی تھی۔ واضح رہے کہ 'راہ داری آمدنی' کا حصہ نقل و حمل کی خدمات کی برآمد میں نصف سے زائد ہے۔ ملکی فضائی کمپنیوں کی بین الاقوامی پروازوں پر نشستوں کا نامکمل پُر ہونا بظاہر کمزور عالمی اور ملکی معیشت کا عکاس ہے۔

اسی طرح جولائی تا نومبر میں 10ء کے دوران گرتی ہوئی برآمدی نمو کی وجہ سے باربرداری آمدنی 45.6 فیصد کم ہو گئی۔ غیر ملکی فضائی اور بحری کمپنیوں کی مقامی ادائیگیاں 8.6 فیصد گر گئیں جس کی وجہ یہ تھی کہ صوبہ سرحد میں دہشت گرد حملوں کے بعد خلیجی ریاستوں کی چھ فضائی کمپنیوں نے اپنی پروازیں روک دی تھیں۔<sup>7</sup>

نقل و حمل کی خدمات کی طرح کمپیوٹر اور اطلاعیاتی خدمات کی برآمد میں بھی کمی دیکھی گئی جو زیر جائزہ عرصے میں 6.1 فیصد (یعنی 3.6 ملین ڈالر) کم ہو گئی جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے میں 49.1 فیصد کی شاندار نمو ہوئی تھی۔ سوفٹ ویئر مشاورتی خدمات کی زبردست کارکردگی (جولائی تا اکتوبر میں 10ء میں 95.4 فیصد سال بسال نمو) کے اثرات کمپیوٹر خدمات کے دیگر زمروں کی کارکردگی (جولائی تا اکتوبر میں 10ء میں 61.1 فیصد سال بسال کمی) سے زائل ہو گئے۔

ملک میں آئی ٹی صنعت کی ترقی میں کئی مسائل حائل ہیں مثلاً قانونی فریم ورک کا نامکمل نفاذ، معیاری افراد کار کی قلت اور ماکاری مسائل۔ نیز عالمی کساد بازاری کے اثرات نے بھی آئی ٹی صنعت کو اپنی پلیٹ میں لینا شروع کر دیا ہے چنانچہ برآمدات کی سمندر پار طلب میں 09ء سے گر

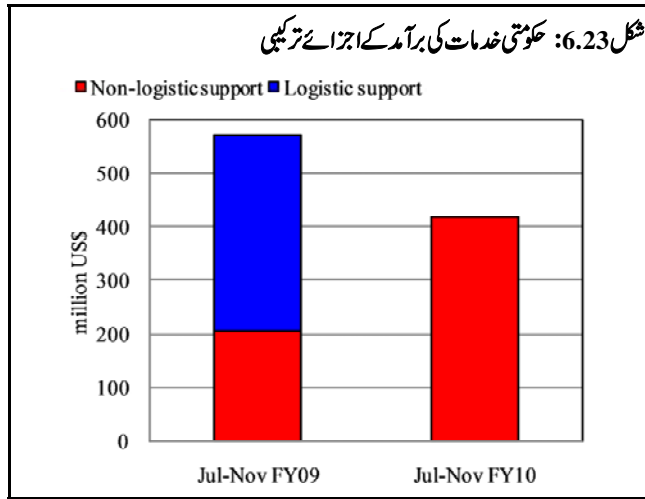
<sup>7</sup> ان میں سعودی ایئر لائنز، ایمریش ایئر لائن، گلف ایئر، اتحاد ایئر ویز اور قطر ایئرز شامل ہیں۔

رہی ہے تاہم ترقی یافتہ ملکوں میں (جو پاکستان کی آئی ٹی سے متعلق مصنوعات کے اہم خریدار ہیں) طلب بحال ہونے سے اس زمرے کی برآمدات بڑھنے کا امکان ہے۔

عالمی اقتصادی بحران سے فروخت کا عمل مزید طویل ہو گیا ہے، اور ”ان سوریٹس“ اور قیمتوں کا دباؤ پیدا ہو گیا ہے۔ ”سی بی آئی“ کے مطابق<sup>8</sup> یورپی ممالک کی منڈیاں اگلے برسوں کے دوران سمندر پار سرگرمیوں میں اس سے زیادہ زور و شور سے کاروبار کریں گی جتنا وہ اس بحران سے پہلے کرتی تھیں، چنانچہ ترقی پذیر ملکوں کے لیے موقع ہے کہ وہ مستقبل کے امکانات سے فائدہ اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔

حکومت آئی ٹی کی برآمدات بڑھانے کے لیے کوشاں ہے اور وہ بعض ٹھوس اقدامات کر چکی ہے جن کا ذکر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ 2008-09ء میں کیا گیا ہے۔ حکومت نے آئی سی ٹی ٹاسک فورس بنائی جس کا کام سوفٹ ویئر برآمدات کا فروغ، ملکی سافٹ ویئر کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور ٹیلی مواصلات آلات کی صنعت کی ترقی، شہریوں کی اہلیت کو پیش نظر رکھ کر اطلاقی خدمات خصوصاً مقامی زبانوں میں ان کی تیاری، آئی ٹی تعلیم میں داخلے اور معیار بڑھانا، آئی ٹی ٹیلی مواصلات شعبوں کے فروغ کے لیے سفارشات دینا، ترغیبات تجویز کرنا اور سرکاری ونچی شعبے میں سرمایہ کاری کی ضروریات کا تخمینہ لگانا ہے۔ اس ٹاسک فورس نے اطلاعی ٹیکنالوجی کے پہلے پانچ سال (2010ء تا 2015ء) پر حتمی دستاویز منصوبہ بندی کمیشن کو پیش کر دی ہے۔ آئی ٹی پالیسی کو نہ صرف تجارتی پالیسی میں بلکہ اگلے پنج سالہ منصوبے میں بھی شامل کیا جانا چاہیے۔ آئی سی ٹی ٹاسک فورس عالمی اقتصادی بحران کے پاکستان پر اثرات کم کرنے کے لیے ہنگامی منصوبہ بھی بنا رہی ہے۔

خدمات کی برآمد کی طرح حکومتی خدمات کی برآمد میں بھی جولائی تا نومبر مہر م 10ء کے دوران 26.9 فیصد کمی آئی، گزشتہ برس اسی عرصے میں



168.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ اتار چڑھاؤ افغانستان کی نیٹو فورسز کو دی گئی نقل و حمل کی سہولت کے عوض امریکہ سے رقم کی وصولی میں پائی جانے والی غیر یقینی صورتحال کی عکاسی کرتا ہے۔

تاہم ’ننان لاجسٹک سپورٹ‘ خدمات کی کارکردگی قابل تعریف ہے جو جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران سال بسال 101.9 فیصد بڑھی جبکہ گزشتہ برس 2.9 فیصد کمی آئی تھی (دیکھئے شکل 6.23)۔ اس زمرے کی

عمدہ کارکردگی کا سبب پاکستانی سفارت خانوں کی ترسیلات میں اضافہ اور بین الاقوامی اداروں کو بھاری رقوم کی منتقلی ہے۔

<sup>8</sup> سی بی آئی یورپی یونین کا ”سینٹر فار پروموشن آف ایپورٹس فرام ڈویلپنگ کونٹریز“ ہے۔

جولائی تا نومبر 10ء کے دوران نقل و حمل، آئی ٹی اور حکومتی خدمات کی برآمدات میں کمی کے برعکس مواصلات، سفر اور مالی خدمات کی برآمد میں عمدہ نمو دیکھی گئی۔ اس عرصے کے دوران مواصلاتی خدمات کی برآمد میں 200 فیصد کی قابل تعریف نمو ہوئی، گزشتہ برس اس میں 39 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ مذکورہ شاندار نمو کا سبب غیر قانونی ایکس پیئر کے خلاف پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کے سخت اقدام کے بعد تسلیم شدہ ٹیلی مواصلاتی آپریٹرز کے ذریعے خدمات کی برآمد میں اضافہ ہے۔ چنانچہ خدمات کی مجموعی برآمد میں مواصلاتی خدمات کا حصہ زیر جائزہ عرصے میں بڑھ کر 7.2 فیصد ہو گیا جو گزشتہ برس اسی عرصے میں 2.2 فیصد تھا۔

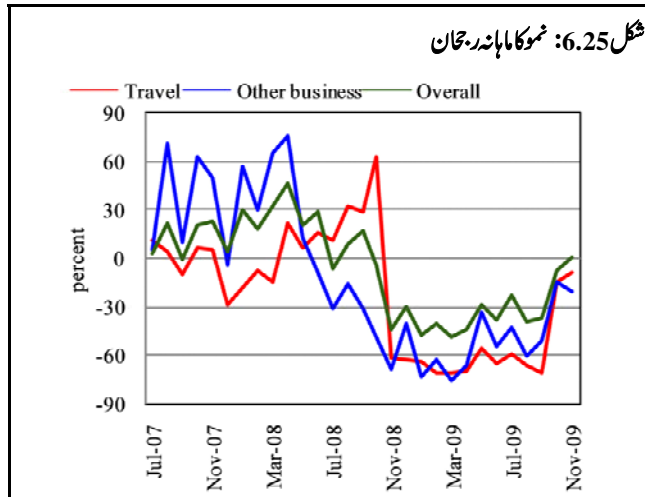
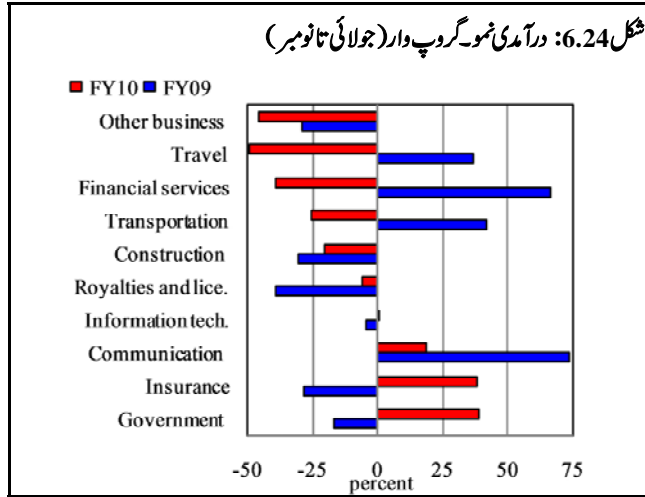
اسی طرح سفری خدمات کی برآمد بھی رواں مالی سال کے پہلے پانچ ماہ کے دوران عمدہ رہی۔ جولائی تا نومبر 10ء کے دوران غیر ملکی سیاحوں کی وجہ سے (مجموعی سفری خدمات کی برآمد میں غیر ملکی سیاحوں کا حصہ تقریباً 90 فیصد ہے) ان برآمدات میں 27.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں 18.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔ تاہم اس نمو کا سبب گزشتہ برس کے اعداد و شمار کی نسبتاً کم سطح بھی ہے کیونکہ زیر جائزہ عرصے کی اضافی رقم صرف 24 ملین ڈالر ہے جبکہ گزشتہ برس 20 ملین ڈالر کی آئی تھی۔ عالمی کساد بازاری کی وجہ سے ٹور آپریٹرز نے اپنے منصوبوں میں کٹوتی کی ہے اور کثیر قومی اداروں نے کاروباری دورے اور تقریبات کم کر دی ہیں جس سے سفری خدمات کی برآمد بھی کم ہو گئی۔

سفری خدمات کی صنعت اپنی متعلقہ صنعتوں سیاحت اور ہوٹل پر منحصر ہوتی ہے، پاکستان کی ان دونوں صنعتوں میں سرمایہ کاروں اور سیاحوں کے لیے بڑے امکانات پائے جاتے ہیں۔ عالمی کساد بازاری سے دیگر شعبوں کی طرح ہوٹل انڈسٹری بھی متاثر ہوئی اور اس کی آمدنی میں نمو اس کساد بازاری اور پاکستان کے بعض علاقوں میں مستقل بد امنی کے باعث تیزی سے گر گئی۔

جدول 6.9: دیگر کاروباری خدمات کی برآمد- اہم عناصر (جولائی تا اکتوبر) ملین امریکی ڈالر			
م 10ء	م 09ء	م 08ء	
8.8	4.5	14.0	خرید و فروخت اور تجارت سے متعلق خدمات
29.7	26.9	18.0	کاروبار اور انتظامی مشاورت
50.3	48.0	39.6	انجینیئرنگ
6.7	8.1	6.9	منڈی کی اعلیٰ تحقیق اور رائے عامہ
12.5	21.5	7.0	تعمیرات، انجینئرنگ اور تکنیکی
69.3	88.7	48.0	متفرق دیگر کاروباری خدمات
-12.6	-42.9	-29.1	ری فنڈ
173.2	170.7	117.0	مجموعی

دیگر کاروباری خدمات میں جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران 0.5 فیصد کمی واقع ہوئی، گزشتہ برس اس دوران 36.1 فیصد مستحکم نمو ہوئی تھی۔ رواں مالی سال جولائی تا اکتوبر کے دوران کسی زمرے میں بڑی تبدیلی نہیں آئی ماسوائے وزن میں کمی یا قیمتوں پر دعووں کے عوض رقم واپسی (refund) کے، جس میں زیر جائزہ عرصے کے دوران درآمدات گرنے کی وجہ سے 70.7 فیصد کمی دیکھی گئی۔ رقم

واپسی سے حاصل ہونے والے فوائد متفرق اجزائیں کی وجہ سے زائل ہو گئے، یہ جولائی تا اکتوبر 09ء کی 84.6 فیصد شاندار نمو کے مقابلے میں رواں سال اس عرصے میں 22 فیصد کم ہوئے (دیکھئے جدول 6.9)۔



**6.4.2 خدمات کی درآمد**  
رواں مالی سال کے پہلے پانچ ماہ کے دوران خدمات کی مجموعی درآمد 26.6 فیصد کم رہی، جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں 3.3 فیصد کمی آئی تھی۔ درآمدات میں یہ کمی وسیع البنیاد ہے۔ خدمات کی درآمد میں 85 فیصد سے زائد حصے کے حامل تمام بڑے گروپوں میں منفی نمونہ ہوئی ماسوائے حکومتی خدمات، بیمہ اور مواصلاتی خدمات کے، جن کا خدمات کی مجموعی درآمد میں 11 فیصد حصہ ہے (دیکھئے شکل 6.24)۔

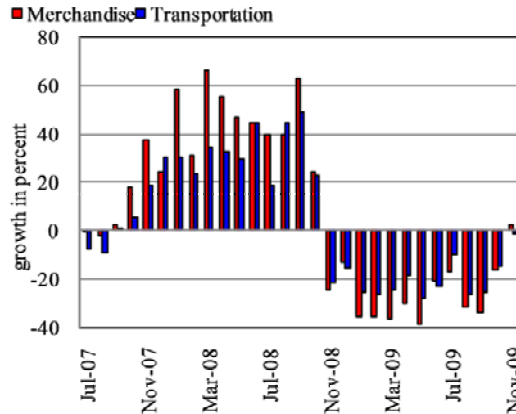
خدمات کی مجموعی درآمد اکتوبر 2008ء میں زرمبادلہ کمپنیوں کے خلاف اقدامات کے بعد سے مسلسل گر رہی ہے کیونکہ دو بڑے زمرے، سفری سہولتیں اور دیگر کاروبار، زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی درآمدات کا بیشتر حصہ حاصل کرتے تھے۔ زرمبادلہ کمپنیوں کے کاؤنٹرز پر ہونے والی تمام نقد فروخت بطور سفری سہولت درج کی جاتی تھی۔ یہی معاملہ دیگر کاروباری خدمات

کا تھا جہاں یہ دونوں زمرے ذیلی زمرے بذریعہ زرمبادلہ کمپنیز میں بڑے حصے کے حامل تھے۔ ان کمپنیوں پر اسٹیٹ بینک کی طرف سے پابندیوں (دیکھئے باکس 6.4 اور شکل 6.25) کے سبب یہ لین دین کرشرل بینکوں کے ذریعے ہونے لگا۔

خدمات کی مجموعی درآمد کرنے کے دیگر بڑے عوامل یہ تھے کہ بار برداری اخراجات کی ادائیگی زیر جائزہ عرصے میں مصنوعات کی درآمد کرنے کی وجہ سے کم ہو گئی۔

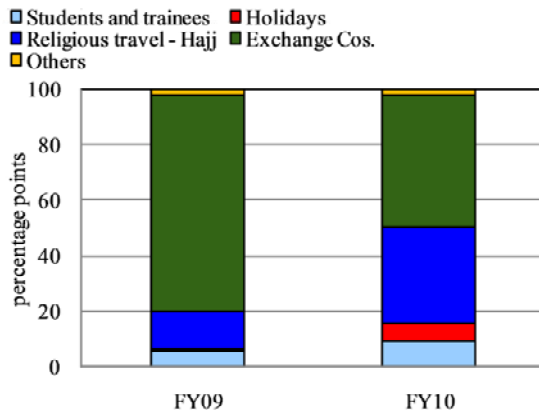
نقل و حمل کی خدمات کی درآمد جولائی تا نومبر 10ء کے دوران 23.6 فیصد کم ہو گئی جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں ان میں 31.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس تخفیف کا سبب مصنوعات کی درآمدات میں ہونے والی کمی تھی (دیکھئے شکل 6.26)۔ رواں مالی سال جولائی تا اکتوبر کے دوران

شکل 6.26: اشیائے تجارت بمقابلہ مال برداری درآمدات



غیر ملکی فضائی کمپنیوں کو ادائیگی بھی 27.2 فیصد کم ہوئی جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں 49.2 فیصد ہوئی تھی۔ اس زمرے کی درآمدات محدود ہونے کا سبب برطانوی، فرانسیسی اور ڈچ فضائی کمپنیوں کی پروازوں کی معطلی ہے۔ نیز، دہشت گردی کی حالیہ سرگرمیوں کے بعد چھ خلیجی ملکوں کی فضائی کمپنیوں نے بھی پشاور آنے اور جانے والی پروازیں ختم کر دی ہیں۔

شکل 6.27: سفری ادائیگیوں کے اہم زمروں میں حصہ (جولائی تا اکتوبر)



نقل و حمل کی خدمات کی طرح سفری خدمات کی درآمد بھی جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران 45.2 فیصد گر گئی جبکہ گزشتہ سال 3.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ حالیہ کمی کی وجہ زیر جائزہ عرصے میں زرمبادلہ کمپنیوں کی رقوم کی منتقلی پر پابندیاں ہیں۔ نتیجتاً سفری خدمات کی درآمد میں ان کمپنیوں کا حصہ 46.5 فیصد گر گیا، گزشتہ سال یہ کمی 72.7 فیصد تھی (دیکھئے شکل 6.27)۔

تاہم سفر جج کے لیے رقوم کی ادائیگی رواں

مالی سال پہلے پانچ ماہ کے دوران ایک فیصد بڑھ گئی۔ اس اضافے کی جزوی وجہ ممکن ہے حاجیوں کی تعداد، اور لازمی اخراجات میں اضافہ ہو۔<sup>9</sup>

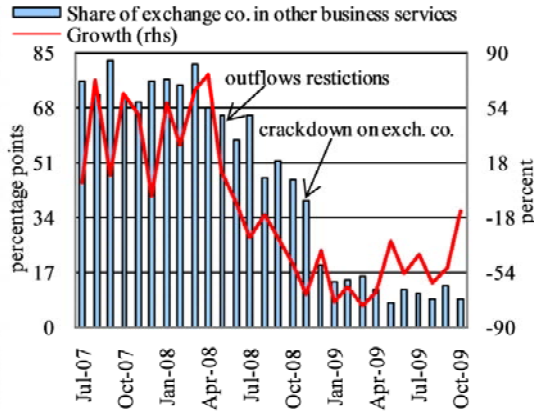
اس کے علاوہ بیرون ملک تفریحی دورے کے زمرے میں خدمات کی درآمد بڑھنے سے غالباً دو چیزوں کی عکاسی ہوتی ہے: ایک، پاکستان کے شمالی علاقوں کو جانے والے ملکی سیاح حالیہ آپریشن کے باعث بیرون ملک چلے گئے، دوسرے ان خدمات کی ادائیگیاں رسمی ذرائع سے کی جانے لگیں۔

دیگر کاروباری خدمات کے زمرے میں بھی رواں مالی سال کے پہلے پانچ ماہ کے دوران 43 فیصد کمی آئی، گزشتہ سال اس عرصے میں یہ کمی 38.9 فیصد تھی۔ ان خدمات میں کمی کا سلسلہ 17 ماہ سے بدستور جاری ہے یعنی جب سے اسٹیٹ بینک نے زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کی منتقلی پر مہمی

<sup>9</sup> عازمین کی تعداد میں 5000 تک اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے اور جج کے لازمی اخراجات میں 100 سعودی ریال کا اضافہ ہو گیا ہے۔



شکل 6.28: دیگر کاروباری خدمات کی برآمدات



2008ء سے بعض پابندیاں عائد کیں۔ دیگر کاروباری خدمات کی مجموعی درآمد میں ان کمپنیوں کا حصہ 2008ء کے اوائل میں تقریباً 90 فیصد تھا جو بتدریج گر کر 10 فیصد سے بھی کم رہ گیا ہے (دیکھئے شکل 6.28)۔

زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کی منتقلی پر پابندیوں کے باعث یہ کمرشل بینکوں میں اپنے کھاتوں کے رسمی ذرائع سے منتقلی پر مجبور ہوئیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مجموعی کاروباری خدمات کی درآمد میں خالص کی دیگر کاروباری خدمات میں زرمبادلہ کمپنیوں کے حصے میں کمی کے مساوی ہے (دیکھئے جدول 6.10)۔

مستقبل میں خدمات کی برآمد بڑھنے اور درآمد گھٹنے کے نتیجے میں خدمات کی تجارت کا خسارہ مزید کم ہونے کا امکان ہے۔ اگلے مہینوں کے دوران نقل و حمل میں مزید تعاون اور مواصلاتی خدمات کی عمدہ کارکردگی سے مذکورہ برآمدات میں اضافہ متوقع ہے۔ مزید برآں زرمبادلہ کمپنیوں پر عائد پابندیوں سے خدمات کی درآمد نسبتاً کم رہنے کا امکان ہے۔

## 6.5 زرمبادلہ کے ذخائر

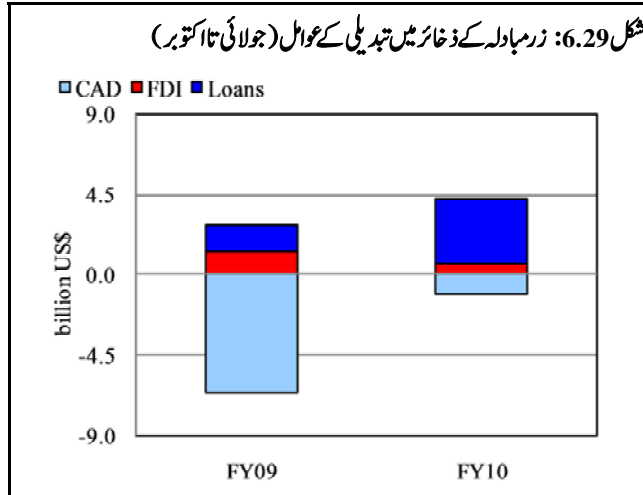
جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران

زرمبادلہ کے ذخائر کو مالی رقوم کی آمد اور جاری حسابات کے خسارے میں کمی سے فائدہ پہنچا (دیکھئے شکل 6.29)۔ اس کے نتیجے میں آخر نومبر 2009ء تک پاکستان کے زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر بڑھ کر 13.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔

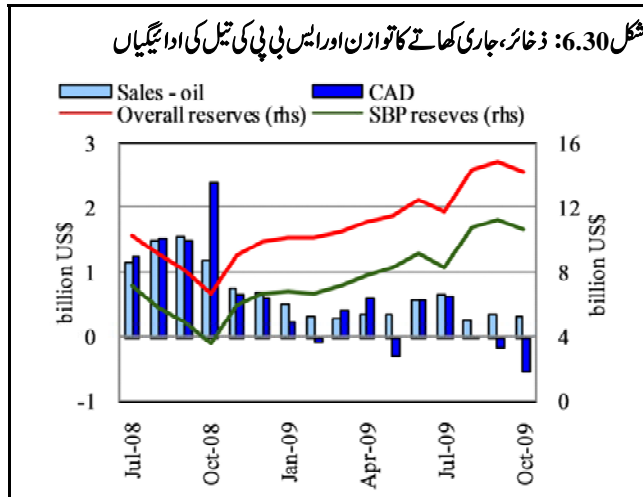
جدول 6.10: دیگر کاروباری خدمات کی درآمد (جولائی تا نومبر)

ملین امریکی ڈالر

میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
6.1	4.1	4.2	خرید و فروخت کی خدمات
11.7	0.0	0.1	علم، لیزنگ کے بغیر بحری جہازوں کا چارٹر
3.3	11.4	18.0	قانونی خدمات
25.2	25.1	12.7	کاروباری و انتظامی مشاورت اور تعلقات عامہ
71.5	64.3	64.1	انجینیئرنگ
4.8	3.1	11.6	منڈی کی اعلیٰ تحقیق اور رائے عامہ
0.6	1.0	0.8	تحقیق و ترقی کی خدمات
63.2	68.4	18.2	تعمیرات، انجینئرنگ اور ٹیکنیکی خدمات
0.1	1.4	0.0	صحافیوں کو ادائیگی
212.4	209.8	176.3	غیر ملکیتوں کی ٹیکنیکی فیس
68.2	63.5	35.1	متفرق خدمات
49.0	425.0	1,060.7	مبادلہ کمپنیاں
-26.8	-29.2	-14.2	ری فنڈ
490.0	858.8	1,395.1	مجموعی
-368.8	-536.2		مجموعی رقم میں مطلق فرق
-376.0	-635.7		ایف ای سیز کے ذریعے مطلق فرق کی ادائیگی



زرمبادلہ کی آمد میں اضافے اور اخراج میں کمی کے باعث منڈی میں اسٹیٹ بینک کی اعانت کی سطح گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں پست رہی۔ اسٹیٹ بینک کی منڈی میں مداخلت تیل سے متعلق تھی اس لیے تیل کی ادائیگیوں کی بتدریج منڈی کو منتقلی نے اسٹیٹ بینک کی اعانت میں نمایاں کمی کر دی ہے (دیکھئے شکل 6.30)۔ خصوصاً منڈی کی اعانت جولائی تا نومبر مالی سال 09ء کے 6.1 ارب ڈالر سے گر کر جولائی تا نومبر مالی سال 10ء میں 1.9 ارب ڈالر پر آگئی۔<sup>10</sup>



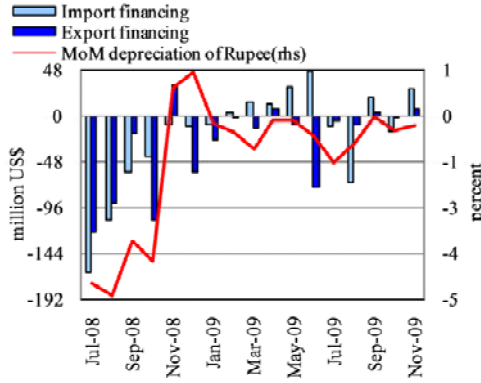
جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں ایک ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ اس کے مقابلے میں جدولی بینکوں کے ذخائر صرف 300 ملین ڈالر تک بڑھ سکے۔ گزشتہ برس ان میں 293 ملین ڈالر کا اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔

تیل کی ادائیگیوں کی زرمبادلہ کی منڈی کو منتقلی

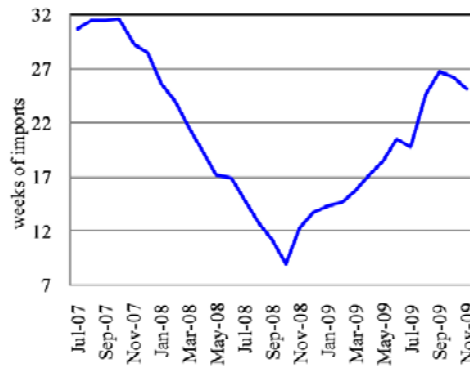
نے نہ صرف جدولی بینکوں کے ذخائر پر دباؤ کو بڑھا دیا ہے بلکہ ایف ای 25 امانتوں پر لیے گئے تجارتی قرضوں کی واپسی کی سطح بھی پست رہی۔<sup>11</sup> جولائی تا نومبر مالی سال 09ء کے دوران روپے کی کمزوری کے ساتھ اس کی قدر میں مزید کمی کی توقعات 685.7 ملین ڈالر کی واپسی پر منتج ہوئی تھیں۔ جولائی تا نومبر مالی سال 10ء میں برآمدی و درآمدی ماکاری دونوں میں کمی آئی ہے جس سے: (الف) معاشی سرگرمیوں میں سست روی اور (ب) غیر ملکی و ملکی کرنسی کی قرض گاری کے مابین شرح سود کے تفرق میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں قرضوں کی واپسی بھی گر کر 51.5 ملین ڈالر پر آگئی (دیکھئے شکل 6.31)۔

<sup>10</sup> اسٹیٹ بینک کے ایف ای سرکل نمبر 3 بتاریخ 15 جولائی 2009ء، یکم اگست 2009ء سے نافذ العمل، فرنس آنکس کے علاوہ ڈیزل اور دیگر صاف شدہ مصنوعات سے متعلق زرمبادلہ میں خریداریوں کا کام بینک بین الینک منڈی سے انجام دیں گے۔ اسٹیٹ بینک نے 14 دسمبر 2009ء سے خام تیل کی اعانتی ادائیگیوں کا سلسلہ بھی منقطع کر دیا۔  
<sup>11</sup> جب بینک زرمبادلہ میں قرضے لیتے ہیں تو ان کے بیرونی اثاثوں میں کمی آ جاتی ہے اور ملکی اثاثے بڑھ جاتے ہیں اور جب یہ قرضے واپس کیے جاتے ہیں تو ان کا مخالف اثر ہوتا ہے۔

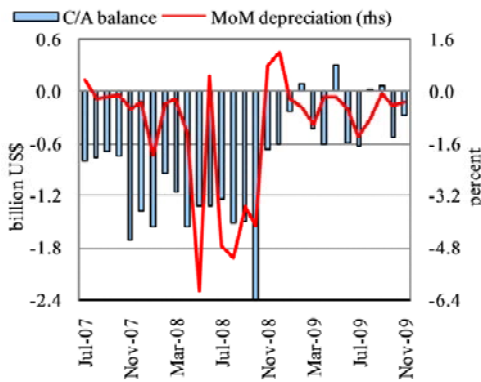
شکل 6.31: تجارتی ماکاری



شکل 6.32: درآمدات کی کوریج کا تناسب



شکل 6.33: بیرونی کھاتہ اور شرح مبادلہ



#### 6.5.1 کفایت سرمایہ

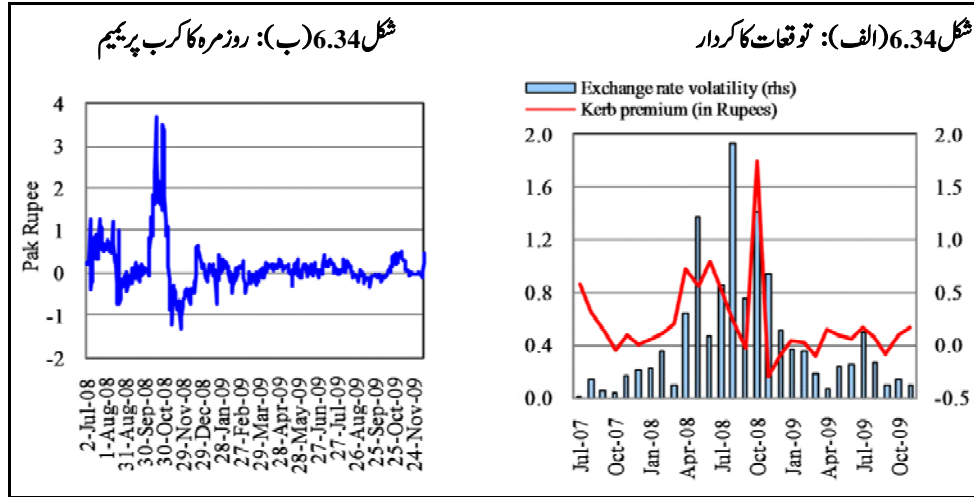
درآمدی بل میں کمی اور زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے سے درآمدی کوریج کے ہفتوں کے لحاظ سے پاکستان کے ذخائر کی موزونیت میں بہتری آئی ہے۔ خصوصاً نومبر 09ء میں درآمدی کوریج کا تناسب آخر نومبر 08ء کے 12.5 ہفتوں سے بڑھ کر 25.2 ہفتے ہو گیا ہے (دیکھئے شکل 6.32)۔

#### 6.6 شرح مبادلہ

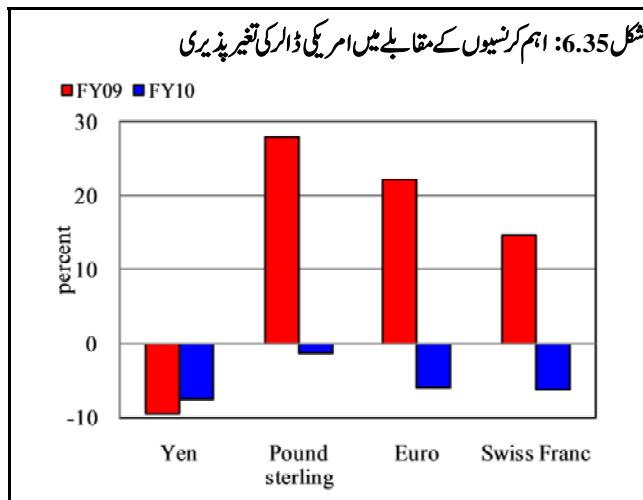
معاشی مبادیات میں قدرے بہتری کے باعث جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی کرنسی کی قدر صرف 2.6 فیصد گری جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 13.3 فیصد کمی نمایاں کی ہوئی تھی (دیکھئے شکل 6.33)۔

مجموعی بیرونی کھاتے میں بہتری کے باوجود روپے کی قدر میں تخفیف زرمبادلہ کی منڈی پر دباؤ کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر میں بہتری کا سبب بننے والی بیرونی رقوم اسٹیٹ بینک نے براہ راست موصول کی تھیں (آئی ایم ایف کا قرضہ)۔ اگرچہ ترسیلات زر میں اضافے سے حدودی بینکوں کو فائدہ پہنچا ہے لیکن اس کے اثرات تیل کی ادائیگیوں کے خاصے حصے کی بین الینک منڈی کو منتقلی کے باعث زائل ہو گئے۔ مسلسل تجارتی خسارہ بھی زرمبادلہ کی منڈی میں مشکلات بڑھانے کا باعث بنا جس کی عکاسی کمرشل بینکوں کے مقررہ حد سے زائد نوٹروں سے ہوتی ہے۔

تاہم، کرب مارکیٹ کا پریمیم زیر جائزہ مدت کے دوران ناکافی رہا (دیکھئے شکل 6.34 ب)۔ ایف ای سیز کی جانب سے زرمبادلہ کی طلب کی پست سطح کا اہم سبب اسٹیٹ بینک کی جانب سے قوم کی بیرون ملک منتقلی پر عائد کی جانے والی پابندیاں تھیں اور اسی وجہ سے کرب پریمیم محدود رہا۔



وسط اکتوبر تا وسط نومبر 09ء کے دوران کرب پریمیم میں اضافے کا سبب حج سے متعلقہ اخراجات کے لیے کرنسی کی طلب میں اضافہ ہو سکتا ہے۔



نامیہ لحاظ سے کرنسیوں کی باسکٹ کے مقابلے میں پاکستانی کرنسی کی قدر میں 5.8 فیصد کمی آئی ہے۔ ڈالر کی نسبت کرنسیوں کی باسکٹ کے مقابلے میں نامیہ تخفیف کی بلند سطح کا سبب جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر کا کمزور ہونا ہے (دیکھئے شکل 6.35)۔

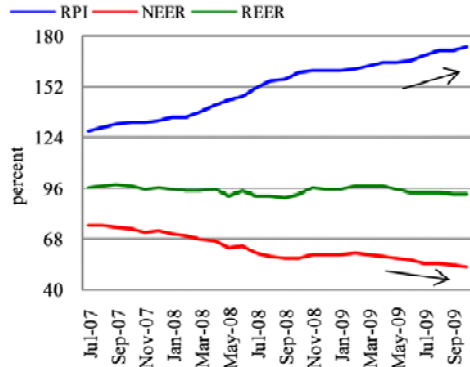
تاہم اس فائدے کے اثرات کا بڑا حصہ تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں پاکستان میں گرانی کی نسبتاً بلند سطح کے باعث

ضائع ہو گیا جس کی عکاسی اشاریہ نسبی قیمت میں 4.4 فیصد اضافے سے ہوتی ہے۔ نتیجتاً جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تخفیف 1.6 فیصد تک محدود رہی (دیکھئے شکل 6.36)۔

## 6.7 تجارتی کھاتہ

جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران پاکستان کے تجارتی کھاتے میں 37.8 فیصد کی خاطر خواہ کمی دیکھنے میں آئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 20.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تجارتی خسارے میں ہونے والی ساری کمی کا سبب درآمدی بل میں ہونے والی 23 فیصد سال بسال کمی ہے کیونکہ برآمدات میں کمی کا رجحان برقرار رہا اور اس میں 7.4 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی (دیکھئے شکل 6.37)۔

شکل 6.36: این ای ای آر، آر ای آر اور آر پی آئی میں تبدیلیاں

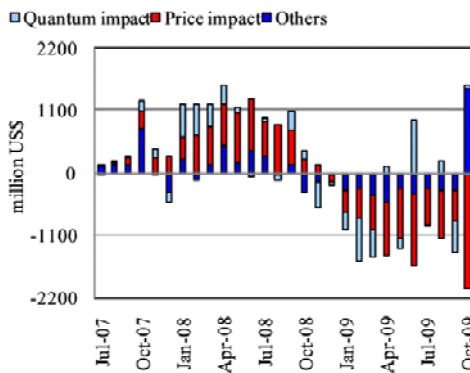


شکل 6.37: تجارت کی کارکردگی (جولائی تا نومبر)

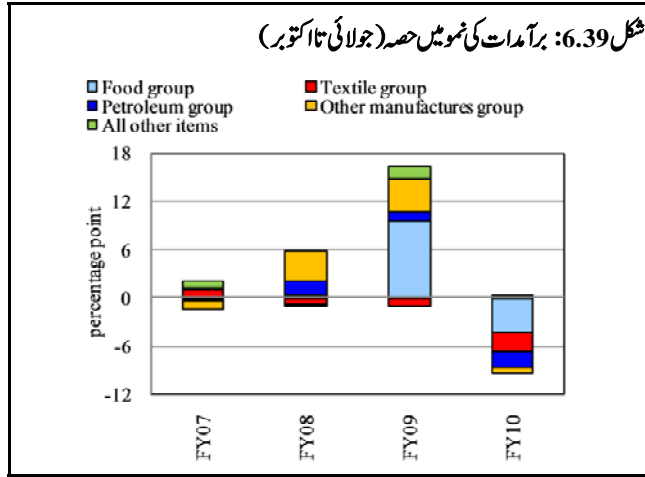


درآمدات میں کمی کا باعث بننے والے عوامل میں محدود طلب، کچھ اہم اجناس (گندم اور کپاس) کی ملکی پیداوار میں بہتری اور اجناس کے عالمی نرخوں میں کمی شامل ہیں۔ تاہم ان میں سب سے زیادہ اثرات اجناس کے عالمی نرخوں میں کمی نے مرتب کیے (دیکھئے شکل 6.38)۔

شکل 6.38: درآمدات میں سال بسال تبدیلی کے عوامل



درآمدات کی طرح برآمدات میں ہونے والی کمی بھی وسیع البینا تھی (دیکھئے شکل 6.39)۔ تمام اہم زمروں میں ہونے والی نمو میں یا تو مزید کمی ہوئی یا پھر ان میں منفی نمو دیکھی گئی۔ مالی سال 09ء میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی سیمنٹ اور چاول کی صنعتوں میں جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران منفی نمو ہوئی۔ چاول کی برآمدات اس کی عالمی قیمتوں کے گرنے سے متاثر ہوئیں کیونکہ رسد کی عالمی صورتحال بہتر ہو گئی تھی۔ دوسری جانب سیمنٹ کی برآمدات میں کمی کی اہم وجہ اس کی کمزور طلب ہے۔

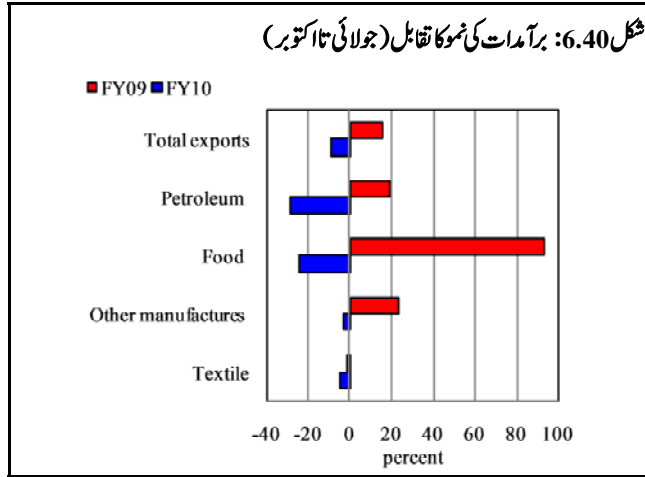


جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران ٹیکسٹائل کے مجموعی گروپ کی برآمدات میں 3.2 فیصد کمی ہوئی تھی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 3 فیصد کمی آئی تھی۔ تاہم خام کپاس اور سوئی دھاگے میں خاصی مثبت نمو ہوئی ہے۔

اگرچہ عالمی معیشت میں بحالی کی کچھ علامات دیکھنے میں آئی ہیں لیکن بعض ملکی مسائل کے باعث برآمدات کے دباؤ میں رہنے کا امکان ہے۔ ان مسائل میں انفراسٹرکچر کی رکاوٹیں خصوصاً توانائی کی قلت اور امن وامان کی خراب صورتحال وغیرہ شامل ہیں۔

دوسری جانب اجناس کے عالمی نرخوں میں اضافے ہلکی طلب کی بحالی اور کچھ اہم اجناس کی قلت کے سبب درآمدات کے بڑھنے کا امکان ہے۔

اس طرح بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ تجارتی خسارے میں کمی ممکنہ طور پر بہت ترین سطح پر پہنچ چکی ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ مالی سال 2010ء کے باقی رہ جانے والے مہینوں میں یہ خسارہ دوبارہ بڑھنا شروع ہو جائے گا۔



#### 6.7.1 برآمدات

مالی سال 2009ء کی دوسری ششماہی میں برآمدات کی نمو میں رکاوٹ بننے والے عوامل کا تسلسل جولائی تا نومبر م س 10ء میں بھی برقرار رہا۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران برآمدات میں 7.4 فیصد کمی ہو گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت

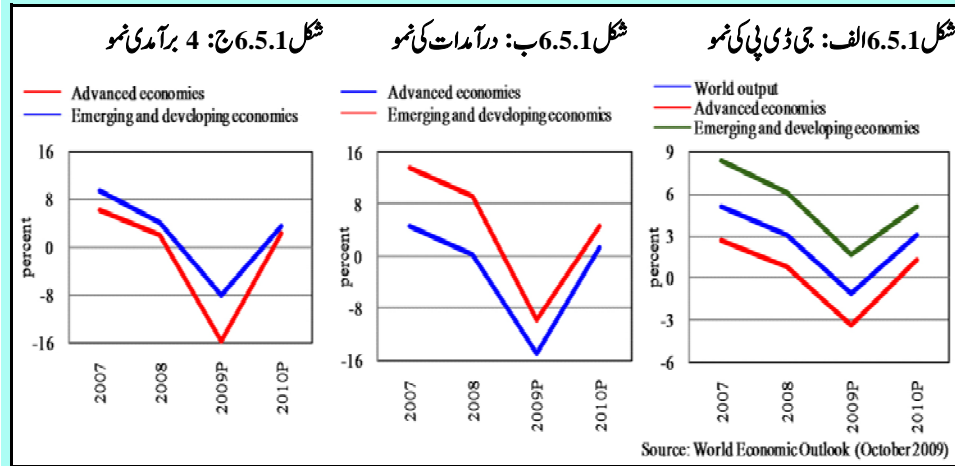
میں اس میں 12 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اہم گروپس کی برآمدی کارکردگی کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران برآمدات کی کمزور نمو کی وجوہات میں ملک میں جاری بجلی کا بحران، گردش قرضوں کا مسئلہ، پست عالمی قیمتیں اور عالمی طلب کا سکڑنا شامل ہیں۔ اس کے نتیجے میں غذا، ٹیکسٹائل، پیٹرولیم اور دیگر اشیا ساز گروپس کی برآمدات میں کمی واقع ہو گئی (دیکھئے شکل 6.40)۔ اگرچہ بیرونی طلب میں بحالی (دیکھئے باکس 6.5) متوقع ہے تاہم برآمدات کی نمو کو بڑھانے کے لیے اندرونی مسائل کو بروقت حل کرنا بے حد ضروری ہے۔

### باس 6.5: عالمی معیشت میں بہتری کے باعث علاقائی معیشتوں میں تجارت کے امکانات

2008ء کے دوران عالمی تجارت میں خاصی کمی ہوئی تھی کیونکہ عالمی معیشت کو غیر یقینی صورتحال کا سامنا تھا۔ ترقی یافتہ معیشتوں کو مشکلات کا شکار کرنے والی کساد بازاری کے اثرات عالمگیریت اور منڈی کے ارتباط کی وجہ سے ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ملکوں تک پھیل گئے۔ ابھرتی ہوئی اور ترقی یافتہ معیشتوں کی برآمدات پر عالمی آمدنیوں میں کمی کے اثرات کی شدت کی عکاسی 2008ء کی دوسری ششماہی اور 2009ء کی پہلی ششماہی سے ہوتی ہے جن میں برآمدات سکرنگی تھیں۔

اگرچہ بیرونی طلب میں کمی نے تمام علاقائی معیشتوں کی برآمدات پر منفی اثرات مرتب کیے تھے لیکن پاکستان میں رسد کو درپیش اندرونی مشکلات نے برآمدات کو نقصان پہنچایا اور معاشی عدم استحکام کی وجہ سے مالیاتی یا زری اعانت کے لیے بہت کم گنجائش رہ گئی تھی۔ ملکی طلب میں کمی کے باعث درآمدات بھی کم ہو گئیں کیونکہ صارفین اور سرمایہ کاروں کا اعتماد کم ہو گیا تھا۔

اچھی خبر یہ ہے کہ ملکی و عالمی معیشت دونوں کے معاشی اظہاروں میں بہتری آرہی ہے۔ تازہ ترین عالمی معاشی امکانات (اکتوبر 2009ء) کے مطابق عالمی معیشت بالآخر بحالی کی راہ پر گامزن ہو گئی ہے اور آئندہ برس کے بارے میں خوش آئند پیش گوئیاں کی گئی ہیں (دیکھئے شکل 6.5.1)۔ ترقی یافتہ، ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ملکوں کے تجارتی امکانات سے درآمدات و برآمدات دونوں کے تجارتی حجم میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے۔



### ٹیکسٹائلز پر انحصار بہت زیادہ ہے

نظر ثانی شدہ ایشیائی ترقیاتی امکانات (ستمبر 2009ء) 12 میں مالی سال 10ء کے دوران نمونوں میں مناسب بہتری کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ تاہم پاکستان میں نمونہ انحصار اندرونی و بیرونی دونوں قسم کی پالیسیوں پر ہوگا۔ معاشی حالات کا تعین کرنے والے اہم عوامل میں تیل کے نرخ اور اہم تجارتی حربوں کی کارکردگی شامل ہیں۔ صنعتی بحالی بے حد ضروری ہے۔ ٹیکسٹائل کی طلب میں نمونہ رفتار بے حد اہمیت کی حامل ہوگی کیونکہ مجموعی برآمدات میں اس شعبے کا حصہ 50 فیصد سے زائد بنتا ہے۔ اس صورتحال میں پاکستانی برآمدات کس طرح مسابقت کی حامل ہوں گی اس کا انحصار بعض اندرونی مشکلات پر بروقت قابو پانے پر ہوگا اور مسائل میں بجلی کا بحران اور سیالیت کی قلت شامل ہیں۔

جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران غذائی گروپ کی برآمدات میں 22.5 فیصد کمی آئی۔ غذائی گروپ کی برآمدات میں منفی نمونہ اہم سبب چاول کی برآمدات کا گرنا ہے کیونکہ اس گروپ میں چاول کا حصہ 60 فیصد بنتا ہے۔ عالمی نرخوں میں کمی کی وجہ سے چاول کی برآمدی وصولیوں میں 30.9 فیصد کمی ہوئی کیونکہ برآمدی مقدار میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

جدول 6.11: اہم برآمدات (جولائی تا دسمبر)									
ملین امریکی ڈالر									
سال بسال فیصد فرق			م 10ء			م 09ء			
مالیت	مقدار	مالیت کا مطلق فرق	مالیت	مالیت	مالیت	مالیت	اکائی		
	-22.4		-326.1		1,127.6		1,453.7		غذائی گروپ
جس میں									
-34.8	-30.9	5.9	-313.0	597.3	699.2	915.8	1,012.2	میٹرک ٹن	چاول
	-3.2		-139.4		4,203.8		4,343.2		ٹیکسٹائل گروپ
جس میں									
-16.5	18.3	41.7	91.2	1,971.3	590.0	2,361.7	498.8	میٹرک ٹن	سونے دھاگہ
8.8	-29.9	-35.6	-283.9	1,061.7	665.7	976.0	949.6	مربع میٹر	سونے کپڑا
-5.4	-7.5	-2.3	-62.2	16.2	764.5	17.1	826.7	درجن	بنا ہوا کپڑا
-6.6	-7.2	-0.6	-54.5	4,975.3	701.0	5,328.4	755.5	میٹرک ٹن	چادریں
-9.8	-6.0	4.2	-17.3	3,417.2	270.6	3,790.4	287.9	میٹرک ٹن	تولے
16.9	2.3	-12.5	11.8	46.8	521.7	40.0	510.0	درجن	تیار ملبوسات
16.6	86.4	59.9	95.2	1.0	205.5	0.8	110.3	مربع میٹر	سٹینٹیک ٹیکسٹائل
---	-1.2	---	-2.5		210.0		212.5		دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات
---	37.3	---	34.3	---	126.4	---	92.1		دیگر ٹیکسٹائل مواد
	-24.3		-114.8		357.0		471.8		پٹرولیم گروپ
	-5.8		-92.8		1,521.8		1,614.7		دیگر اشیا سازی گروپ
جس میں									
---	-3.7	---	-10.4	---	269.9	---	280.3		کیمیکلز اور ادویات
19.2	-61.1	-67.4	-26.2	119.1	16.7	100.0	42.9	میٹرک ٹن	گڑ
23.3	-18.4	-33.8	-48.6	79.4	215.9	64.4	264.5	میٹرک ٹن	سینٹ
	19.5		65.1		399.2		334.1		دیگر تمام اشیا
		-7.4		-608.4		7,609.5		8,217.9	مجموعی برآمدات
ع: عبوری									

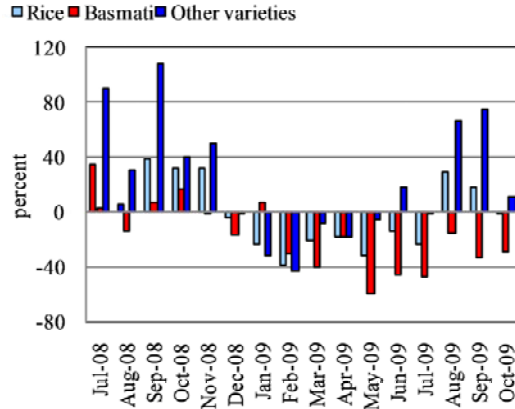
باسمیت اور غیر باسمیت چاول کی برآمدات میں کمی آئی ہے تاہم باسمیت چاول کی برآمد میں نمایاں کمی ہوئی (دیکھئے شکل 6.41) <sup>13</sup> اسٹیٹ بینک نے چاول کے برآمد کنندگان کی مشکلات میں کمی کے لیے انہیں دی گئی مالکاری سہولت میں نرمی کی ہے۔ <sup>14</sup>

13 باہمی چاول کی پست یافت کے باعث اس کے پیدا کاراری اور دیگر غیر باہمی چاول کی پیداوار بڑھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اری اور چاول کی دیگر اقسام کی برآمد میں زیر جائزہ مدت کے دوران خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

<sup>14</sup> ایس ایم ای ایف ڈی سرگھر نمبر 16 بتاریخ 25 نومبر 2009ء: اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا ہے کہ چاول کے برآمد کنندگان کو فرم کے برآمدی آرڈر / سمجھوتے / مراسلہ اعتبار (ایل سی) کی قدر کے 85 فیصد کے بجائے 100 فیصد تک مالکاری حاصل کرنے کی سہولت حاصل کر سکیں گے اور اس کے لیے پلان وٹن (پری شپٹ) کے تحت اہل اجناس کی برآمد سے 270 دنوں کے لیے حاصل کی جانے والی نو مالکاری 117 پونڈ کے بجائے 100 فیصد کے مساوی شپٹس کرنا ہو گی۔ چاول کے برآمد کنندگان مالی سال 10ء سے اس سہولت سے استفادہ کر سکیں گے۔



شکل 6.41: چاول کی برآمدی مقدار (سال بسال نمو)



جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران ٹیکسٹائل گروپ کی برآمدات میں 3.2 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 3 فیصد تک گری تھیں۔ خام کپاس اور سوتی دھاگے جیسی پست قدر اضافی کی حامل مصنوعات کی برآمدات میں کچھ بحالی ہوئی ہے لیکن تیار ملبوسات کے علاوہ بلند قدر اضافی کی حامل مصنوعات نے مایوس کن کارکردگی کا تسلسل جاری رکھا۔<sup>15</sup>

زیر جائزہ مدت کے دوران فصل کی جلد

دستیابی اور بہتر پیداوار کے باعث خام کپاس اور سوتی دھاگے کی برآمدات بڑھ گئیں۔ پاکستان کاٹن جزر ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس موسم میں آخر نومبر 2009ء تک برآمد کنندگان کو فروخت کی گئی گانٹھوں کی تعداد میں 192.1 فیصد اضافہ ہوا ہے۔<sup>16</sup> مزید برآں ملکی استعمال کے لیے خام کپاس کی وافر مقدار میں دستیابی کے باعث زیر جائزہ مدت کے دوران خام کپاس کی درآمدات میں منفی نمو ہوئی۔<sup>17</sup>

جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران سوتی کپڑے کی برآمدات میں 29.9 فیصد کمی آئی کیونکہ پیداواری لاگت میں اضافے کے باعث پاکستان پست قیمتوں کے فوائد سے محروم ہو رہا ہے۔ پیداواری بلند لاگت کے نتیجے میں اکائی قدروں میں اضافہ ہو گیا اور نتیجتاً برآمدی مقدار نہیں بڑھ سکی۔<sup>18</sup> آئندہ مہینوں میں کپڑے کی برآمد بڑھنے کا امکان ہے کیونکہ سمعی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ بنگلہ دیش جنوری 2010ء میں اپنے ملبوسات کے مینوفیکچررز کو پاکستانی کپڑا درآمد کرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔<sup>19</sup>

جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران تیار ملبوسات کی برآمدات میں بھی بہتری کی علامات نمایاں ہیں اور اس میں 2.3 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 15.9 فیصد کمی نمودار کی تھی۔ مالی سال 2009ء کے دوران تیار ملبوسات کی بیرونی طلب سکڑنے سے نقصان پہنچا تھا۔ تاہم، مالی سال 2009ء کے مقابلے میں مالی سال 2010ء کے دوران امریکہ اور یورپی یونین میں کمرس کے موقع پر فروخت کے بڑھنے سے بیرونی طلب کی بحالی کا امکان ہے۔ مذکورہ دونوں ممالک پاکستان کی تیار ملبوسات کے اہم درآمد کنندگان ہیں۔ سمعی

<sup>15</sup> جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران خام کپاس کی برآمد میں 107.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ دھاگے کی برآمد 18.3 فیصد تک بڑھ گئی۔

<sup>16</sup> پاکستان کاٹن جزر ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار کے مطابق آخر نومبر 2009ء تک گانٹھوں کی تعداد میں 25.1 فیصد سال بسال نمو ہوئی ہے۔

<sup>17</sup> جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران خام کپاس کی درآمد گری 51.4 فیصد تک گری ہے۔

<sup>18</sup> کپاس کے کپڑے کی اکائی قدر میں جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران 13 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

<sup>19</sup> بنگلہ دیش کو یورپی یونین نے جی ایس پی پلس کا درجہ دے رکھا ہے جس کے تحت اسے یورپی یونین میں ڈیوٹی فری برآمد کرنے کی اجازت ہے لیکن یہ بہولت صرف ان برآمد کنندگان تک محدود ہے جو کہ مقامی کپڑا استعمال کر رہے تھے۔ تاہم بنگلہ دیش نے پاکستانی کپڑا درآمد کرنے کی اصولی منظوری دے دی ہے۔

شواہد سے نشانہ دی ہوتی ہے کہ برآمد کنندگان کو بجلی کی مسلسل قلت اور بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت کے باعث ان آرڈرز کو پورا کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔

جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران نٹ ویز کی برآمدات میں 7.5 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 1.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔ جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران یورپی یونین کی جانب سے عائد کی جانے والی اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کے خاتمے کے باوجود بستر کی چادروں کی برآمدات میں 7.2 فیصد کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ علاقائی معیشتوں سے سخت مسابقت بنے ہوئے کپڑوں اور بستر کی چادروں کی برآمدات کے لیے مشکلات پیدا کر رہی ہے۔

جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران تولیے کی برآمدات میں 6 فیصد کمی ہوئی جبکہ مئی 2009ء کی اسی مدت میں اس میں 22.4 فیصد کمی کا خطرہ نمودار ہوا تھا۔ اپریل 2009ء کے بعد سے تولیے کی اکائی قیمت میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے کیونکہ اہم منڈیوں میں اس کی طلب میں تیزی نہیں آ سکی۔

اگرچہ آئندہ مہینوں میں ترقی یافتہ ممالک کی بیرونی طلب کے بحال ہونے کا امکان ہے لیکن اندرونی مسائل ابھی تک پاکستانی ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کے لیے مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ اسی طرح اگرچہ سیالیت کی صورتحال میں بہتری آئی ہے تاہم ملک میں بجلی کا بحران اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال بھی برآمدی شعبے کی کارکردگی پر منفی اثرات مرتب کر رہی ہے۔

ٹیکسٹائل برآمدات کو بڑھانے کے لیے حکومت نے ملکی تاریخ کی پہلی ٹیکسٹائل پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کا مقصد اس شعبے میں پنہاں مواقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ہے۔ جدید مشینری و ٹیکنالوجی، انفراسٹرکچر و مہارت کی ترقی، بازار کاری اور اطلاعی و مواصلاتی ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے ٹیکسٹائل سرمایہ کاری اعانت فنڈ کی تجویز دی گئی ہے۔ تاہم ان تجاویز پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

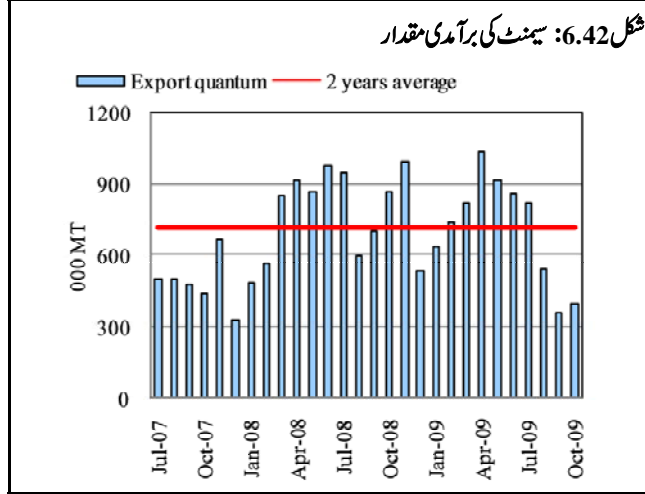
دیگر اشیاء ساز گروپ کی برآمدات جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران 5.9 فیصد تک گر گئیں جبکہ جولائی تا نومبر 2009ء میں ان میں 18.9 فیصد مثبت نمو ہوئی تھی۔

چمڑے کی ملبوسات میں زیر جائزہ مدت کے دوران 15.9 فیصد کمی آئی ہے جس کی وجوہات میں عالمی طلب کی پست سطح اور محفوظ رکھنے کی ٹیکنالوجی کا فقدان، خراب انفراسٹرکچر، سیکورٹی کے مسائل، ہنرمند افرادی قوت کی کمی اور بجلی کے بحران جیسے ملکی مسائل شامل ہیں۔<sup>20</sup> علاقائی معیشتوں کی جانب سے سخت مسابقت بھی چمڑے کے شعبے کو متاثر کر رہی ہے۔ اس شعبے کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے پیداوار اور ڈیزائننگ کی سہولتوں کو بہتر بنانے اور کھال کو ہموار کرنے مشینوں کی تنصیب کے لیے برآمدی سرمایہ کاری اعانت فنڈ کی تجویز دی گئی ہے۔<sup>21</sup> تجارتی پالیسی میں جن مراعات کا اعلان کیا گیا ہے ان پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

<sup>20</sup> کار اور فولاد کی عالمی صنعت میں سست روی کے باعث خصوصاً چمڑے کے دستانوں کی طلب میں کمی آئی ہے۔

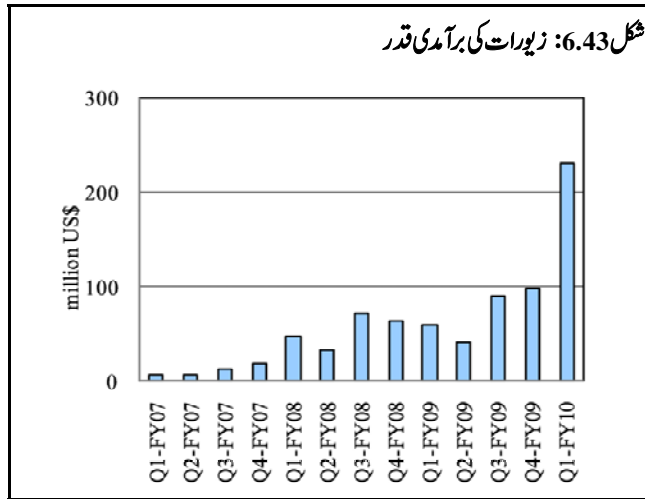
<sup>21</sup> <http://www.commerce.gov.pk/Tradepolicy.asp>

جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران سینٹ کی برآمدات میں 18.4 فیصد کی آئی جبکہ جولائی تا نومبر 2009ء میں اس میں 97.3 فیصد کی شاندار نمو



ہوئی تھی۔ حالیہ کی کے بعد برآمدی مقدار دو سال کی اوسط سطح سے خاصی نیچے آگئی ہے (دیکھئے شکل 6.42)۔<sup>22</sup> سینٹ سے حاصل ہونے والی برآمدی وصولیوں میں کمی آئی ہے جس کی وجوہات میں مسابقت کا بڑھنا اور افغانستان و بھارت جیسے پڑوسی ملکوں کی طلب میں کمی شامل ہیں۔ سعودی عرب نے بھی سینٹ کی برآمد پر عائد پابندی کو ہٹا لیا ہے اور اس اقدام سے سینٹ کے پاکستانی برآمد کنندگان کو سخت مسابقت کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ سعودی عرب کو مال

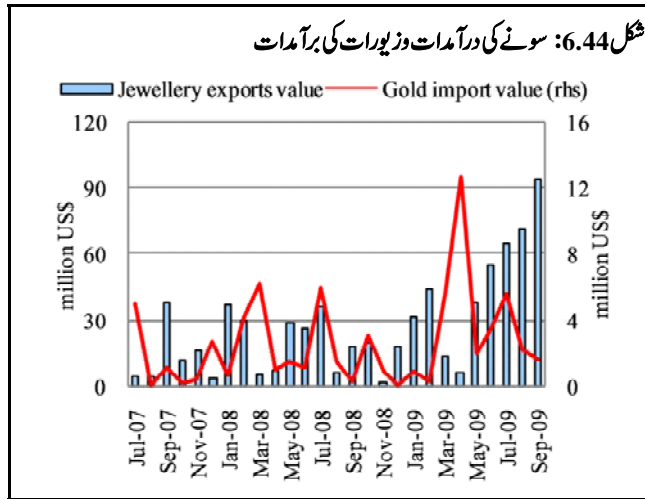
برداری کی پست لاگت کا فائدہ حاصل ہے۔ سینٹ کی مجموعی برآمدات میں مشرق وسطیٰ کا حصہ تقریباً 20 فیصد ہے اور اس علاقے کا شمار پاکستان کی اہم ترین منڈیوں میں کیا جاتا ہے۔ تاہم جغرافیائی طور پر قریب ہونے کی بنا پر سعودی عرب مشرق وسطیٰ اور افریقہ کی منڈیوں میں پاکستان کے حصے کو حاصل کر سکتا ہے۔



زیورات کی برآمدات میں جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران 221.8 فیصد کی غیر معمولی نمو ہوئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 9.6 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے شکل 6.43)۔<sup>23</sup> درآمدات کو جی ایس ٹی سے مستثنیٰ قرار دینے اور پلاٹینیم، پلاڈینیم، ہیرے و جواہرات کی مقامی رسد کے ساتھ سونے کے عالمی نرخوں میں اضافے نے بھی زیورات کے برآمد کنندگان کو اس کی برآمد بڑھانے کی ترغیب دی۔ مزید برآں پاکستان جیمر اینڈ جیولری

<sup>22</sup> تاہم آل پاکستان میٹلورجیکل راز ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران برآمدی ترسیل میں 12.8 فیصد اضافہ ہوا۔  
<sup>23</sup> اسٹریٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک 2009-12ء۔

ڈولپمنٹ کمپنی نے اس شعبے کے برآمد کنندگان کے لیے سیمیناروں و نمائشوں کے انعقاد اور ان میں شرکت کی حوصلہ افزائی کی تاکہ پاکستانی مصنوعات کے لیے نئی منڈیوں کو تلاش کیا جاسکے۔<sup>24</sup>



یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سونے کی زیورات کی برآمد کے لیے درآمد ہونے والے سونے کا کم از کم قدر اضافی کا حامل ہونا ضروری ہے: (الف) سونے کی سادی چوڑیوں و زنجیروں پر 4 فیصد (ب) دیگر سادے زیورات پر 6 فیصد اور (ج) جڑاؤ زیورات پر 9 فیصد۔<sup>25</sup>

تاہم سونے کی رپورٹ کردہ درآمدات اور زیورات کی برآمدات میں عدم مطابقت پائی جاتی ہے۔ مابانہ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ

زیورات کی برآمدات میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن سونے کی درآمدی مقدار میں کمی آرہی ہے (دیکھئے شکل 6.44)۔ سچی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر قدر اضافی کے حامل سونے کی برآمدات کا ایک حصہ ایک پڑوسی ملک سے اسمگل کیا جا رہا ہے جسے پابندیوں کا سامنا ہے۔

## 6.7.2 درآمدات

درآمدات کی گرتی ہوئی قیمتوں اور مقدار میں کمی کے باعث جولائی تا نومبر مرس 10ء کے دوران درآمدی بل میں 23 فیصد تخفیف ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 16.4 فیصد سال بسال اضافہ ہوا تھا۔

خصوصاً پیٹرولیم گروپ کی قیمتوں میں نمایاں کمی ہوئی اور مجموعی درآمدی بل میں ہونے والی کمی میں صرف اس کا حصہ 43.5 فیصد بنتا ہے۔ مجموعی طور پر درآمدی بل میں تقریباً 64 فیصد کمی اجناس کے عالمی نرخ گرنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔<sup>26</sup>

<sup>24</sup> پی جی جے ڈی سی نے 23 ستمبر 2009ء کو بین الاقوامی تجارتی تنظیم میں شرکت کی تھی۔

پی جی جے ڈی سی نے 15 ستمبر 2009ء کو 44 ویں بین الاقوامی تجارتی تنظیم میں شرکت کی۔

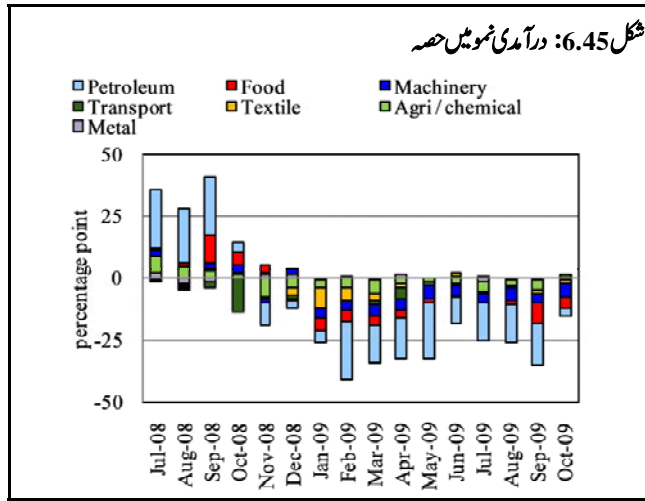
پی جی جے ڈی سی نے 17 اگست 2009ء کو بین الاقوامی تجارتی تنظیم میں شرکت کی۔

<sup>25</sup> S.R.O 266(I)/2001 dated 7th May 2001, Ministry of Commerce, Government of Pakistan.

<sup>26</sup> 21 برآمدی اشیا کی مجموعی قیمت اور مقدار کے اثر کو اخذ کیا گیا ہے جن کا زیر جائزہ مدت کے دوران مجموعی برآمدات میں 50 فیصد حصہ تھا۔ خارج ہونے والے اہم زمروں میں مال برداری اور مشینری گروپ شامل ہیں۔

اسی طرح، جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران پیشتر زمروں کی طلب میں کمی دیکھنے میں آئی ہے جس کی عکاسی گزشتہ برس کے مقابلے میں خاصے منفی مقداری اثر سے ہوتی ہے کیونکہ پچھلے سال مقدار میں اضافے نے بھی درآمدی بل کو بڑھانے میں کردار ادا کیا تھا (دیکھئے جدول 6.12)۔

جدول 6.12: درآمدات میں کمی کے اڑائے ترکیبی (جولائی تا نومبر)						
ملین امریکی ڈالر						
م 09ء			م 10ء			
مکمل تبدیلی	قیمت کا اثر	مقداری اثر	مکمل تبدیلی	قیمت کا اثر	مقداری اثر	
1,094.5	1,036.8	57.7	-655.8	-1,380.3	724.5	عام پٹرولیم
609.9	856.7	-246.8	-1041.3	-903.9	-137.4	پٹرولیم مصنوعات
-37.7	60.6	-98.3	-153.4	-15.2	-138.3	روٹی
-100.6	123.9	-224.5	35.9	-6.5	42.3	تیار کھاد
68.4	170.2	-101.8	-166.7	-225.5	58.9	پام آئل
728.3	-155.7	884.0	-746.5	0.8	-747.3	گندم
-1.5	79.8	-81.3	-67.2	-50.6	-16.6	پلاسٹک کا سامان
2,389.6	2,384.0	2.0	-3,905.0	-2,539.8	-183.0	مجموعی درآمدات



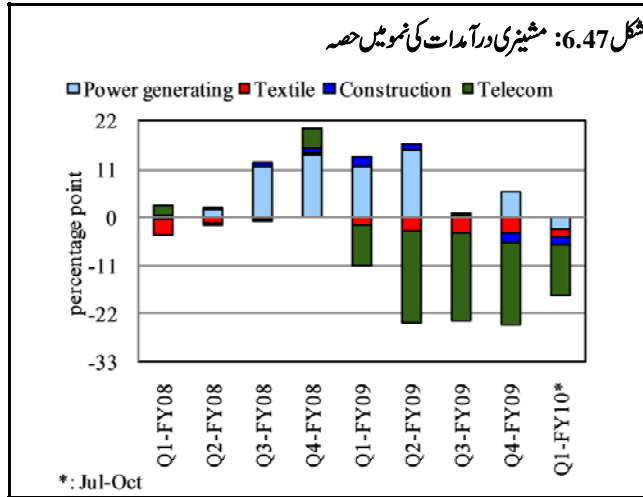
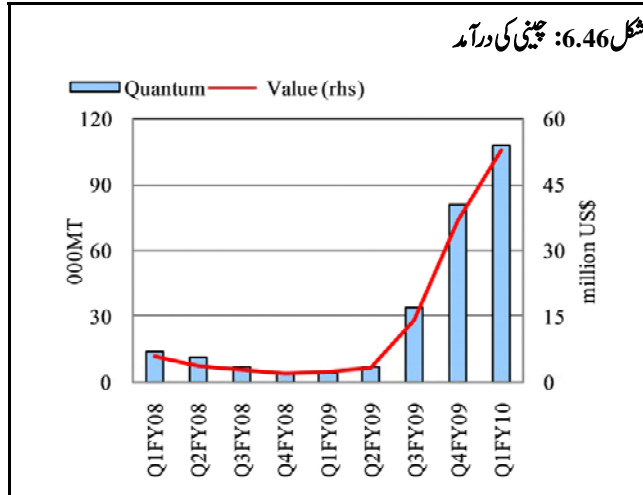
غذا، مال برداری، مشینری، ٹیکسٹائل، پٹرولیم، زراعت اور دیگر کیمیکل، دھات اور متفرق گروپوں کی درآمدات میں زیر جائزہ مدت کے دوران کمی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.45)۔

غذائی گروپ کی درآمدات میں جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران 35.5 فیصد کی سال بسال کمی آئی اور سب سے زیادہ تخفیف گندم میں ریکارڈ کی گئی۔ گندم کی بہتر ملکی پیداوار کے باعث اس کی درآمدات میں 97 فیصد کمی ہوئی ہے۔ اجناس کے گرتے ہوئے

عالمی نرخوں کی وجہ سے پام آئل اور سویا بین آئل کی درآمد میں بالترتیب 26.2 فیصد اور 77.7 فیصد کمی دیکھنے میں آئی ہے۔<sup>27</sup>

دوسری جانب، زیر جائزہ مدت کے دوران چینی کی درآمد میں کافی اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.46)۔ ملک میں چینی کی قلت کے ممکنہ تسلسل کی وجہ سے چینی کی درآمد میں اضافے کا رجحان جاری رہ سکتا ہے۔

<sup>27</sup> جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران پام آئل کی اکائی قدر 32.5 فیصد تک گری ہے۔

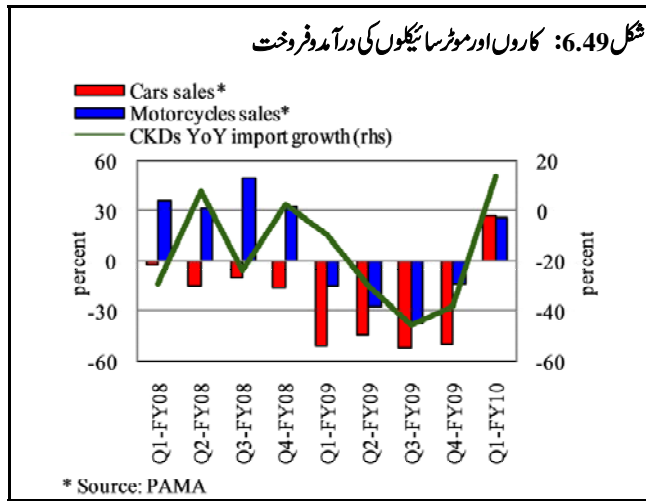
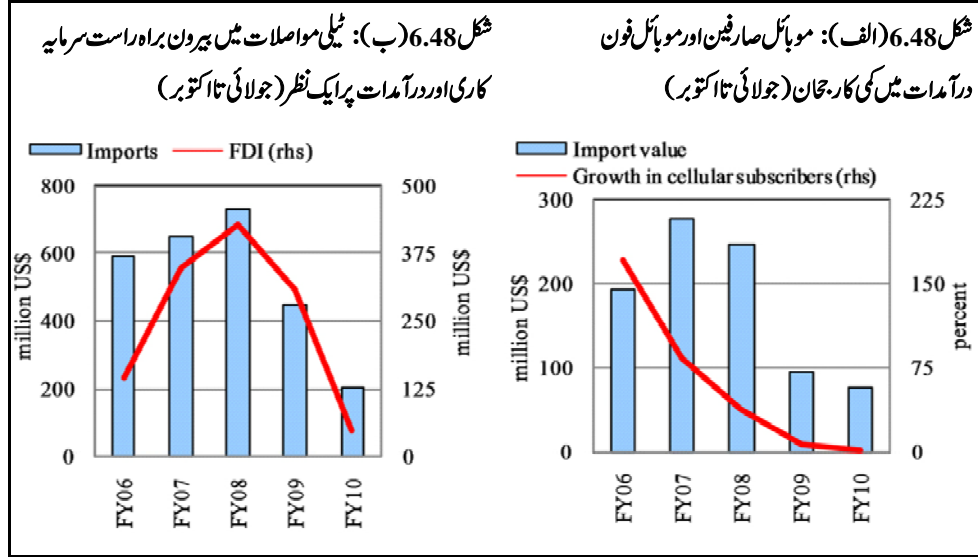


مشینری گروپ کی درآمدات میں جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران 26.4 فیصد کمی ہوئی ہے اور سب سے زیادہ تخفیف ٹیلی مواصلات گروپ میں دیکھنے میں آئی (دیکھئے شکل 6.47)۔ درآمدی ڈیوٹیوں میں کمی کے باوجود موبائل فونز اور ٹیلی مواصلات سازو سامان کے زمروں میں کمی کا رجحان مسلسل پانچویں سہ ماہی میں برقرار رہا ہے۔<sup>28</sup> ٹیلی مواصلات گروپ کی درآمدات میں کمی سے ممکنہ طور پر سیلولر منڈی کی ضروریات پوری ہونے کی عکاسی ہوتی ہے اور یہ صارفین کی بنیاد اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی نمونہ کمی سے بھی عیاں ہے (دیکھئے شکل 6.48)۔

جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات میں 10.1 فیصد کمی ہوئی جس کی وجہ گھرانوں اور غیر گھریلو شعبے کی طلب کا کمزور ہونا ہے۔ درآمد کنندگان کی جانب سے گزشتہ برس سامان کا ذخیرہ بڑھانے کا بھی بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات کو کم کرنے میں حصہ رہا ہے۔<sup>29</sup>

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران 4.6 فیصد کمی آئی ہے۔ تاہم، کاروں اور موٹر سائیکلوں کے پوزوں (سی کے ڈیز) میں بحالی کی کچھ علامات دیکھنے میں آئی ہیں کیونکہ ان زمروں کی درآمدات میں جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران بالترتیب 35.2 اور 107.8 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ 09ء میں نئے ماڈلز متعارف کرائے جانے اور زرعی آمدنی میں اضافے کے باعث کاروں اور موٹر سائیکلوں کی طلب بحال ہو گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں زیر جائزہ مدت کے دوران موٹر کاروں اور موٹر سائیکلوں کی فروخت بھی بڑھی ہے (دیکھئے شکل 6.49)۔ موٹر

<sup>28</sup> مالی سال 10ء کے بجٹ میں سم کو ایگٹی ویٹ کرنے کے چار تہ میں 50 فیصد اور سسٹم ڈیوٹی میں 500 روپے فی سیٹ اور 250 روپے فی سیٹ کے حساب سے کمی کی گئی ہے۔  
<sup>29</sup> جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران گیس کے ٹرانزیشن اور ان کے پوزوں کی نمونہ میں 43 اور 73 فیصد سال بسال کمی آئی ہے۔



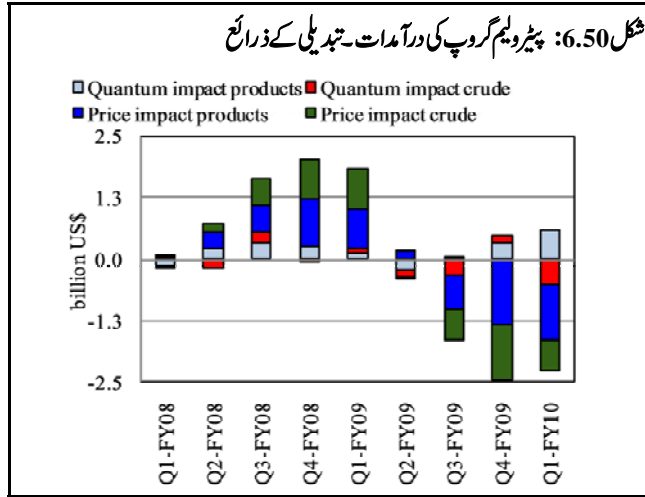
کاروں اور موٹر سائیکلوں کی پیداوار فروخت میں بہتری کی وجہ سے بڑے ٹائزوں اور ٹیوبس کی طلب بھی بڑھ گئی ہے۔<sup>30</sup>

جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران عالمی زرخوں کے گھٹنے کی وجہ سے پیٹرولیم گروپ کی درآمدات میں 31 فیصد کمی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.50)۔ تیل کے عالمی زرخوں میں کمی کے علاوہ خام تیل کی درآمد کی پست سطح کا ایک سبب گردش قرضوں کا مسئلہ ہے اور اس کے نتیجے میں خام تیل درآمدات کی مقدار میں کمی آگئی۔

جولائی تا نومبر 10ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں کمی کا سبب تیل کے عالمی زرخوں کا گرنا ہے جبکہ اس کے برعکس گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں بھاری بھر کم نمونہ ہوئی تھی (دیکھئے جدول 6.13)۔ تاہم مقداری لحاظ سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد میں اضافہ ہوا ہے۔<sup>31</sup> ملکی

<sup>30</sup> بڑے ٹائز ٹیوبس کی درآمدات میں جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران 4 فیصد کمی ثبت نمونہ ہوئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 25.9 فیصد کمی نمونہ ہوئی تھی۔

<sup>31</sup> جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران مقدار کے لحاظ سے فرنس آئل کی درآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔

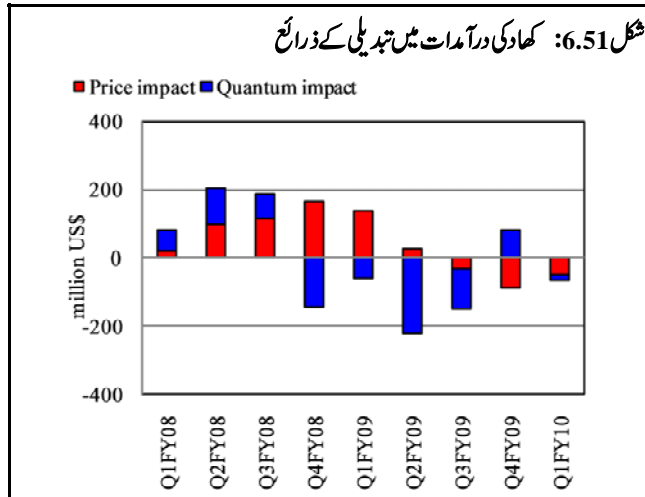


طلب میں اضافے کے باعث موٹر اسپرٹ اور فرنس آئل کی فروخت بڑھ گئی۔ فرنس آئل کی طلب کو بڑھانے میں بجلی کے بحران اور تھرمل پاور جنریشن کا اہم حصہ ہے۔<sup>32</sup> دوسری جانب سی این جی اور موٹر اسپرٹ کی قیمتوں میں تفرق کی پست سطح کی وجہ سے بھی موٹر اسپرٹ کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔

کھاد کی درآمدات میں جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران 10.4 فیصد اضافہ

**جدول 6.13: درآمد شدہ پیٹرولیم مصنوعات کا تجزیہ (جولائی تا اکتوبر) (فیصد)**

مصنوعات	میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء
فرنس آئل	37.4	34.6	50.4	93.7	11.2	19.3	2.1
ہائی اسپیڈ ڈیزل آئل	38.3	46.8	37.8	156.2	-38.4	32.9	-9.8
موٹر اسپرٹ	1.0	3.0	5.7	568.2	43.8	3.0	0.7
کیروین کی قسم کا جیٹ فیل (جے پی ون)	0.6	1.2	4.2	344.9	167.4	1.1	1.1



ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 22.6 فیصد کمی آئی تھی۔ اس اضافے کی وجہ درآمدی مقدار کی بلند سطح ہے کیونکہ عالمی نرخ پست اکائی قدروں پر مبنی ہوئے ہیں (دیکھئے شکل 6.51)۔<sup>33</sup> جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران مقدار میں 12.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ درآمدی قدر 20.7 فیصد تک بڑھی ہے۔

<sup>32</sup> جولائی تا ستمبر مالی سال 10ء کے دوران موٹر اسپرٹ اور فرنس آئل کی فروخت میں بالترتیب 37.8 فیصد اور 26.1 فیصد سال بسال اضافہ ہوا ہے۔  
<sup>33</sup> خریف 2009ء میں یورپ کی پیداوار 259 (000 ٹن) جبکہ ڈی اے پی کی پیداوار 323 (000 ٹن) رہی۔



## خصوصی سیکشن 1 کاربن ٹریڈنگ، پاکستان کے لیے ایک موقع

### خس 1.1 پس منظر

اس امر پر دنیا بھر میں اتفاق رائے پایا جاتا ہے کہ گرمائش زمین سے فضا کی پائیداری، جو معاشی اور سماجی ترقی کے لیے لازمی ہے، مخدوش ہوگئی ہے۔ گرمائش زمین کے نتیجے میں جو امکانی مسائل پیدا ہوں گے ان میں غذا اور پانی کی کمیابی، ساحلی سیلابوں میں اضافہ اور امراض پھیلنے سے صحت کی خرابی شامل ہیں۔ اس لیے گرمائش زمین سے نمٹنے کی خاطر گرین ہاؤس گیسوں کے ارتکاز کو کم کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر اقدامات کی ضرورت ہے۔<sup>1</sup> اقوام متحدہ کے بین الاقوامی پینل برائے ماحولیاتی تبدیلی کے مطابق عالمی درجہ حرارت کو مستحکم کرنے کے لیے گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو 1990ء کی دہائی کی سطح سے 60 تا 80 فیصد گھٹانے کی ضرورت ہے۔ 1997ء کے معاہدہ کیوٹو میں اس بات پر دنیا بھر اتفاق رائے تھا کہ فضائی درجہ حرارت عالمی معاشی ترقی کے لیے سنگین خطرہ بن سکتا ہے اور اس لیے اس کی نگرانی کرنا اور قابو میں رکھنا ضروری ہے۔ اس اتفاق رائے کو قانونی شکل دینے کے لیے 2005ء کو کیوٹو پروٹوکول وجود میں لایا گیا۔ لیکن اب تک صرف 35 ممالک (مغربی و مشرقی یورپ، کینیڈا اور جاپان وغیرہ) نے اس پروٹوکول کی توثیق کی ہے۔ اکثریت نے اسے صرف قبول یا منظور کیا ہے۔<sup>2</sup>

کیوٹو پروٹوکول کے تحت ترقی یافتہ ممالک کو یہ ہدف دیا گیا ہے کہ وہ 2008ء اور 2012ء کے درمیان اپنی گرین ہاؤس گیسوں کا مجموعی اخراج 1990ء کی دہائی کی سطح سے 5.2 فیصد<sup>3</sup> کم کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گرین ہاؤس گیسوں کے ارتکاز میں زیادہ حصہ ترقی یافتہ ممالک کا ہے۔ دوسری طرف ترقی پذیر ممالک کو اس طرح رعایت دی گئی ہے کہ ان کی کاربن کے اخراج کی سطح پر کوئی حد عائد نہیں کی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بین الاقوامی سطح پر یہ احساس موجود ہے کہ ترقی پذیر ممالک ماحولیاتی تبدیلی کی نگرانی کرنے کے لیے وسائل اور استعداد نہیں رکھتے۔ تاہم آبادی کی تیز نمو، صحت کی خراب صورتحال اور سیلاب اور زلزلوں جیسی قدرتی آفات سے نمٹنے کی صلاحیت نہ ہونے کی بنا پر ترقی پذیر ممالک ماحولیاتی تبدیلی کے نقصانات سے بچ نہیں سکتے۔<sup>4</sup> اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقی پذیر ممالک کو صاف صنعتوں اور کاربن کے اخراج کی استعداد بڑھانے کی ضرورت زیادہ ہے۔ ماحولیاتی پائیداری کے حصول میں ترقی پذیر ممالک میں وسائل اور جدید ٹیکنالوجی کا فقدان سب سے بڑی رکاوٹیں ہیں۔

ان حقائق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ماحولیاتی تبدیلی ان سنگین ترین عالمی مسائل میں شامل ہے جن کے حوالے سے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے مقاصد و محرکات الگ الگ ہیں۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے کیوٹو پروٹوکول مندرجہ ذیل طریقے پیش کرتا ہے:

<sup>1</sup> گرین ہاؤس گیسوں میں فضا میں وہ گیسیں ہیں جو حرارتی زیریں سرخ حدود میں شعاعیں جذب اور خارج کرتی ہیں۔ یہ شعاعیں کرہ ارض کی سطح میں گرمائش پیدا کرنے کی بنیادی سبب ہیں (ا سے گرین ہاؤس اثر کہا جاتا ہے)۔

<sup>2</sup> توثیق کا مطلب ہے وہ بین الاقوامی اقدام جس کے ذریعے کوئی ریاست کسی معاہدے کا پابند ہونے کا اظہار کرتی ہے۔ تاہم اگر قومی سطح پر توثیق کی بجائے قبولیت اور منظوری حاصل کر لی گئی ہو تو قانون کے تحت یہ لازمی نہیں کہ سربراہ مملکت معاہدے کی توثیق کرے (شق (b) 2(1)، 14(1) اور (2) 14 اور 16، معاہدوں کے قانون پروڈیانا کنونشن 1969ء)۔

<sup>3</sup> گرین ہاؤس گیسوں میں کمی کے لیے امریکہ کو 7 فیصد، یورپی یونین کو 8 فیصد اور جاپان کو 6 فیصد کا ہدف دیا گیا ہے۔

<sup>4</sup> یو این ایف سی، آئی ایم ایف۔

- 1- جوائنٹ امپلی مین ٹیشن (جے آئی)
- 2- انٹرنیشنل امیشن ٹریڈنگ (آئی ای ٹی)
- 3- کلین ڈویلپمنٹ میکنیزم (سی ڈی ایم)

ان تینوں طریقوں کے تحت کاربن کے اخراج کے حوالے سے عہد کرنے والے ترقی یافتہ ممالک کو اجازت دی جاسکتی ہے کہ مقررہ حدود سے زیادہ اخراج کریں۔ یہ رعایت یا تو (الف) کاربن حصول کے تحت دی جائے گی (جس کی اجازت جے آئی اور آئی ای ٹی کے تحت ہے)، یا (ب) کاربن ٹریڈنگ کے ذریعے دی جائے گی (جس کی اجازت سی ڈی ایم کے تحت ہے)۔ کاربن کا حصول کیوٹو پروٹوکول میں شامل ممالک کے درمیان کاربن کا بین الاقوامی سودا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی ملک اپنی کاربن کے اخراج کے حد سے زیادہ اخراج کر رہا ہے تو وہ کسی ایسے ملک سے اضافی اخراج کی اجازت لے سکتا ہے جو اپنی حد سے کم اخراج کر رہا ہے۔ کاربن کے حصول کے برخلاف کاربن ٹریڈنگ میں کیوٹو پروٹوکول کے تحت کاربن کے اخراج پر بالائی حد کی کوئی پیٹنگی شرط نہیں۔ بالفاظ دیگر رضا کارش کا (زیادہ تر ترقی یافتہ ممالک) بھی اس طریقہ (کیوٹو پروٹوکول کی شق 12) سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مثلاً اپنی مقررہ حد پر اخراج کرنے والے ملک اضافی اخراج کے لیے اس طرح اجازت لے سکتا ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں کاربن کا اخراج گھٹانے والے منصوبوں میں سرمایہ کاری کرے۔ چونکہ سی ڈی ایم منصوبوں میں شریک ہونے کے لیے کوئی پیٹنگی شرط نہیں ہے اس لیے اس کی ترقی پذیر ممالک بشمول پاکستان کے لیے اہمیت ہے۔

## خس 1.2 کاربن ٹریڈنگ

کاربن ٹریڈنگ فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اخراج گھٹانے کے ذریعے گرین ہاؤس گیسوں کا ارتکاز کم کرنے کا ایک منڈی پر مبنی طریقہ ہے۔ سی ڈی ایم کے تحت کاربن ٹریڈنگ 'سٹیفائیڈ امیشن ریڈکشن' (سی ای آر) اکائیوں کے تبادلے کی شکل میں ہوتی ہے۔<sup>5</sup> یعنی ترقی یافتہ ممالک کاربن کا اخراج کم کرنے کے منصوبوں میں ترقی پذیر ممالک کی مدد کرتے ہیں اور اس کے عوض انہیں ترقی پذیر ممالک کی طرف سی ای آر اکائیاں ملتی ہیں۔ سی ای آر کی ایک اکائی خریدنے سے ترقی یافتہ ملک کو اپنی مقررہ حد سے مزید ایک ٹن زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرنے کی اجازت مل جاتی ہے۔ ان سی ای آر اکائیوں کا لین دین بین الاقوامی سطح پر کاربن کے تبادلے کے ذریعے ہوتا ہے۔<sup>6</sup> لین دین اور فنڈنگ کے تصفیے کو سہل بنانے کے لیے بینک اور سرمایہ کاری کمپنیاں خدمات فراہم کر رہی ہیں۔

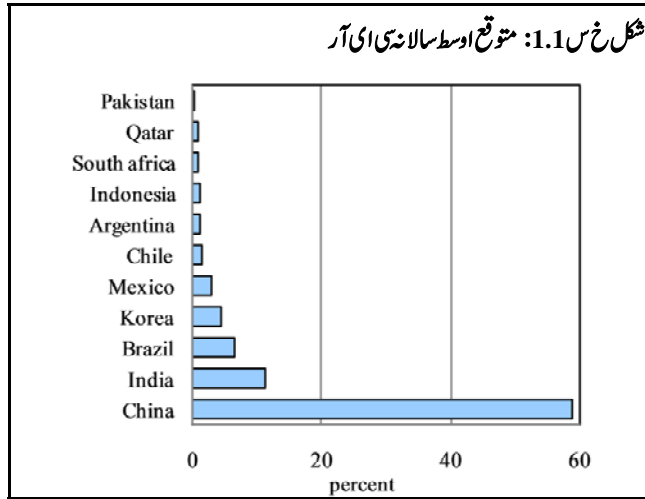
جاری شدہ سی ای آر اکائیوں کی اوسط قیمت اندازاً 17.5 یورو ہو اور 2008ء سے 2012ء کی مدت کے لیے یہ 10 سے 25 یورو کی حدود میں ہوگی۔<sup>7</sup>

سب سے زیادہ سی ای آر اکائیاں بیچنے والا ملک چین ہے جو تقریباً 60 فیصد اکائیاں فروخت کرتا ہے (دیکھئے شکل خس 1.1)۔ اس کے بعد

<sup>5</sup> ایک سی ای آر ایک ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کی کمی کے مساوی ہے۔

<sup>6</sup> فی الوقت دنیا بھر میں پانچ کاربن ایکس چینجز کام کر رہے ہیں: شکاگو کلائمٹ ایکسچینج، یورپین کلائمٹ ایکسچینج، نورڈ پول، پاوریکسٹ اور یورپین انرجی ایکسچینج۔

<sup>7</sup> کلین ڈویلپمنٹ میکنیزم 2008ء، ان برفیٹ، یو این ایف سی۔



جدول خ س 1.1: رجسٹرڈ منصوبوں کے لحاظ سے سی ڈی ایم منڈی کے صف اول کے سودا کار (فیصد)

فروخت کنندہ	منڈی میں حصہ	خریدار	منڈی میں حصہ
چین	58.9	برطانیہ	28.82
بھارت	11.3	سوئٹزر لینڈ	20.71
برازیل	6.5	جاپان	11.27
میکسیکو	2.9	نیدرلینڈ	11.05
چلی	1.5	سوئیڈن	6.33

ماخذ: یو این ایف سی ویب سائٹ

بھارت کا نمبر ہے جس کا حصہ 11.3 فیصد اور پھر برازیل ہے جس کا حصہ 6.5 فیصد ہے۔ تاہم میزبان فریق<sup>8</sup> کی جانب سے رجسٹرڈ منصوبوں کی تعداد کے لحاظ سے بھارت بیچنے والوں میں سرفہرست ہے (دیکھئے جدول خ س 1.1)۔ اس اعتبار سے اس کا حصہ 31.42 فیصد ہے اور اس کے بعد چین کا حصہ 21.68 فیصد ہے۔ خریداروں میں برطانیہ سرفہرست ہے۔ اس کا حصہ 28.8 فیصد ہے۔ اس کے بعد سوئٹزر لینڈ اور جاپان کا نمبر جن کا حصہ بالترتیب 20.7 فیصد اور 11.3 فیصد ہے۔

یہ تضاد معلوم ہوتا ہے کہ بھارت اور چین اپنی بلند نمو کی بنا پر دنیا کے دس سب سے زیادہ آلودگی پھیلانے والے ممالک میں شامل ہونے کے باوجود<sup>9</sup> منڈی میں کاربن کرڈٹس فروخت کرتے ہیں۔ کیونکہ

پروٹوکول کے تحت ٹریڈنگ میں یہ لپک اس بنا پر رکھی گئی ہے کہ ترقی یافتہ ممالک اپنے محدود وسائل کے پیش نظر فی الحال ترقی کا عمل جاری رکھ سکیں۔ تاہم آئندہ ماحولیاتی پائیداری کے نازک مسئلے سے نمٹنے کے لیے ان ممالک کو اپنی استعداد میں اضافہ کرنا ہوگا۔

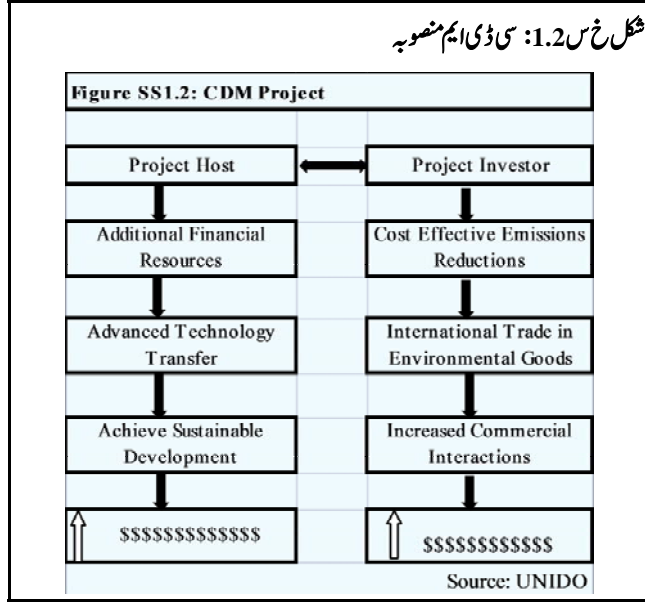
سی ڈی ایم منصوبہ بظاہر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک دونوں کے لیے مفید ہے (دیکھئے شکل خ س 1.2)۔ ترقی یافتہ ممالک (جو منصوبوں میں سرمایہ کاری کرتے ہیں) کیونکہ پروٹوکول کے تحت اپنی کاربن کی بالائی حد کو پورا کرنے کے لیے ان کرڈٹس کا استعمال کر سکتے ہیں اور ترقی پذیر ممالک (جہاں یہ منصوبے لگائے جاتے ہیں) کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انہیں پائیدار ترقی کے لیے ٹیکنالوجی منتقل ہو جاتی ہے اور وسائل دستیاب ہو جاتے ہیں۔

تاہم ٹریڈنگ کے مؤثر ہونے کی بحث نظر انداز نہیں کی جاسکتی خصوصاً جب (2012ء میں) کیونکہ پروٹوکول کی مدت کے خاتمے کے بعد کی صورتحال

<sup>8</sup> وہ ملک جہاں سی ای آر کرنے کے لیے منصوبہ لگایا جاتا ہے میزبان کہلاتا ہے۔

<sup>9</sup> فی کس سی ڈی پی نمو اور آبادی کی نمو زیادہ ہو تو گرین ہاؤس گیسوں کا ارتکاز زیادہ ہوتا ہے (ماخذ: آئی ایم ایف)۔

شکل خ س 1.2: سی ڈی ایم منصوبہ



غیر واضح ہے۔ بیشتر ترقی پذیر ممالک بھی ترقی یافتہ ممالک کے محرکات کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہیں<sup>10</sup> اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ طریقہ ان کی ترقی کے عمل میں دخل اندازی کا بہانہ ہے۔ دوسری طرف ترقی یافتہ ممالک دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس ترقی پذیر ممالک کے محدود وسائل کے پیش نظر اس عالمی مسئلے کے لیے زیادہ قیمت ادا کر رہے ہیں۔

**خ س 1.3 پاکستان میں کاربن ٹریڈنگ**  
اقوام متحدہ کے بین الاقوامی بینل برائے ماحولیاتی تبدیلی نے پاکستان کو ان ممالک میں شامل کیا ہے جو ماحولیاتی تبدیلی سے سخت

متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس کی وجہ معیشت کا زراعت پر انحصار اور جنگلات کی کمی<sup>11</sup> ہے۔ جنگلات کے خاتمے کی شرح بہت بلند ہے اور 0.2 سے 0.4 سالانہ ہے۔<sup>12</sup> حکومت نے ماحولیاتی تبدیلی کی بنا پر ہونے والے اندازاً 1.8 ارب ڈالر کے نقصان کی تلافی کے لیے قوم مختص کی ہیں<sup>13</sup>۔ وزارت ماحولیات نے نشاندہی کی ہے کہ مختص بجٹ میں 6 کروڑ 70 لاکھ روپے کی کمی ہے۔ پائیدار ترقی میں ماحولیاتی تبدیلی کے اہم کردار کو دیکھتے ہوئے پاکستان نے ماحولیات کے بین الاقوامی میدان میں شریک ہونا شروع کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان ماحول سے متعلق تمام اہم بین الاقوامی اعلامیوں بشمول معاہدہ کیوتو اور ملینیم ڈکلیئریشن کا دستخط کنندہ ہے۔ بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی فعال شرکت کا سلسلہ جنوری 05ء میں کیوتو پروٹوکول کی قبولیت سے شروع ہوا۔ کیوتو پروٹوکول سے پاکستان کو عالمی ماحولیاتی منڈی میں کاربن ٹریڈنگ کی شکل میں شامل ہونے کا موقع مل گیا ہے۔ سی ڈی ایم منصوبوں کے لیے وزارت ماحول کو مرکزی مقام قرار دیا گیا ہے جبکہ 06ء میں اس کی قومی آپریشنل حکمت عملی منظور کی گئی۔

کاربن ٹریڈنگ میں شرکت کے حوالے سے پاکستان کے لیے ایک اور اہم عنصر باہرہ جانے کا خوف ہو سکتا ہے۔ باہرہ جانے کے خوف سے مراکسی ایسے چیز میں عدم شرکت کی صورت میں ہونے والے 'موقع گھانا' ہے جس میں دوسرے ممالک شریک ہوں۔ پاکستان کے لیے یہ موقع گھانا اس لیے بہت زیادہ ہو سکتا ہے کہ نہ صرف اس کے ہمسر ممالک شریک ہیں بلکہ اس کی بڑی برآمدی منڈی یعنی یورپ کو پاکستان کے ماحولیاتی معیار کے بارے میں سخت تشویش ہے۔<sup>14</sup> یورپ کی یہ تشویش ہماری برآمدات کو محدود کر سکتی ہے جس سے ملک کی برآمدی آمدنی اور

<sup>10</sup> اگر وال، آر (2008ء)، ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے عالمی بیٹاق، مباحثہ مقالہ 08-22، ہارورڈ کینیڈی اسکول۔

<sup>11</sup> ملک کی زمین کا 5.2 فیصد (ماخذ: سالانہ رپورٹ 2008-09ء، بینک دولت پاکستان)۔

<sup>12</sup> وزارت ماحولیات، پاکستان۔

<sup>13</sup> عبداللہ (2006ء)، پاکستان میں ماحولیاتی آلودگی کے منبع اور نتائج اور اداروں کا کردار، جرنل آف پلاننگ سائنس۔

<sup>14</sup> ایوب قطب، ایس (2003ء)، ماحولیاتی خدمات کی تجارت اور انسانی ترقی، بلی کیس اسٹڈی پاکستان، یو این ڈی پی۔

توازن ادائیگی پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اشاریہ ماحولیاتی کارکردگی<sup>15</sup> میں پاکستان کا نمبر 149 ممالک میں 124 واں ہے جو اطمینان بخش نہیں۔ ماحولیاتی پائیداری کی جانب بین الاقوامی شرکت سے نہ صرف ملک کی ماحولیاتی حیثیت بہتر ہوگی بلکہ اس سے عالمی سطح پر اس کی ساکھ میں بھی اضافہ ہوگا۔

#### خس 1.4 موجودہ حیثیت

فی الوقت پاکستان کے پاس میزبان ملک کی حیثیت سے 14 منظور شدہ سی ڈی ایم منصوبے<sup>16</sup> ہیں جبکہ 60 پائپ لائن میں ہیں۔ ان منصوبوں کا بنیادی مقصد ملک کی سماجی اور معاشی حیثیت پر مثبت اثر ڈالنے کے علاوہ ماحولیاتی پائیداری میں شریک ہونا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے حکومت نے منصوبوں کی منظوری کے لیے مندرجہ ذیل چار پیمانوں کے مطابق شرائط متعین کی ہیں: ماحولیاتی پیمانے، سماجی پیمانے، معاشی پیمانے اور تکنیکی پیمانے۔ پاکستان کی وزارت ماحول کے سی ڈی ایم سیل کے مطابق ان منصوبوں سے ساڑھے 34 کروڑ ڈالر کی بیرونی سرمایہ کاری آئے گی اور سالانہ ساڑھے 33 لاکھ ٹن گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج کم ہوگا۔ اس کے علاوہ زراعت کی پیداواریت، روزگار کے مواقع اور ٹیکنالوجی کی منتقلی پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

بین الاقوامی رجحان کے مطابق وزارت ماحول پاکستان نے چھ اہم گروپوں کو ترجیحی شعبے قرار دیا ہے (دیکھئے جدول خس 1.2)۔ اس جدول

جدول خس 1.2: سی ڈی ایم منصوبے، شعبہ دار (فیصد)			
پاکستان		عالمی	شعبے
پائپ لائن منصوبے	موجودہ منصوبے		
58.33	57.14	64.96	توانائی
16.67	28.57	19.45	کچرے کا بندوبست
16.67	14.29	9.63	صنعتی کارروائیاں
0	0	0.13	نقل و حمل
8.33	0	0.08	زمین کا استعمال اور جنگل بانی
0	0	5.78	زراعت اور مویشی بانی
ماخذ: یو این ایف سی سی اور سی ڈی ایم سیل، وزارت ماحولیات، حکومت پاکستان			

سے ظاہر ہوتا ہے کہ سی ڈی ایم کے لیے منتخب شعبوں میں بھی چند ایک کا ابھی تک جائزہ نہیں لیا گیا۔ تاہم مختلف شعبوں میں سی ڈی ایم منصوبوں کی تقسیم بین الاقوامی رجحان کے مطابق ہے۔<sup>17</sup>

اس وقت پاکستان کے پاس کاربن ٹریڈنگ منڈی کا بہت معمولی حصہ (0.4 فیصد) ہے۔ اتنے کم حصے کی ایک مکملہ تشریح

یہ ہے کہ خط غربت سے نیچے کثیر آبادی رکھنے والا ملک ماحولیاتی تبدیلی کے لیے بھاری وسائل مختص کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ بہر حال ماحولیاتی مسائل غریب اور ضرر پذیر معاشروں پر زیادہ تباہ کن اثرات ڈال سکتے ہیں۔<sup>18</sup> ہزارہ ترقیاتی اہداف میں پائیدار ماحول کی شمولیت اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ تخفیف غربت اور ماحولیاتی پائیداری کے درمیان تعلق پر عالمی سطح پر اتفاق رائے موجود ہے۔ اس تعلق کو تسلیم کرتے

<sup>15</sup> اشاریہ ماحولیاتی کارکردگی چھ پالیسی زمروں میں 25 اظہار یوں پر مبنی ہے: ماحولیاتی صحت، ہوا کی آلودگی، پانی، حیاتی تنوع اور مسکن، پیداواری قدرتی وسائل، ماحولیاتی تبدیلی۔

<sup>16</sup> صرف تین منصوبے یو این ایف سی سی میں رجسٹرڈ ہیں۔

<sup>17</sup> توانائی کے منصوبوں کی تعداد کم ہے مگر معیاری وجہ سے ان کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔

<sup>18</sup> پٹیل، پی اور احمد، ایس (2007ء)، ماحولیاتی تبدیلی کا انتظام۔

ہوئے حکومت نے ماحول کو نہ صرف پاورٹی ریڈکشن اسٹریٹجی پیپر کے اہم جز کے طور پر شامل کیا ہے بلکہ اسے پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام کا حصہ بھی بنایا ہے۔ کاربن ٹریڈنگ کے لیے 3 کروڑ 83 لاکھ 90 ہزار روپے مختص کیے گئے ہیں۔ حکومت کاربن ٹریڈنگ میں منڈی کی شرکت بڑھانے کے لیے استعداد کاری اور عوامی آگاہی کی ضرورت بھی محسوس کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں وزارت ماحولیات نے نہ صرف کئی ورکشاپس اور سیمینار منعقد کیے ہیں بلکہ عطیہ دہندگان کے ساتھ کئی ساجھے کے کاروبار بھی شروع کیے ہیں (دیکھئے جدول خ س 1.3)۔

جدول خ س 1.3: سی ڈی ایم استعداد کاری کے موجودہ منصوبے			
منصوبہ کا نام	عطیہ دہندہ	دورانیہ	لاگت (ملین ڈالر)
ترقی کے لیے استعداد کاری اور کاربن فنانس پروڈیکشن پر عملدرآمد	عالمی بینک	18 ماہ	0.57
ادارہ جاتی استعداد کاری میں اضافہ	اقوام متحدہ کی صنعتی ترقی کی تنظیم	18 ماہ	0.674
جنگل بانی کی تیار ویز اور پروڈیکٹ دستاویزات کی تیاری کے لیے افسر جنگلات کی عملی تربیت	سوئس انجینیئرنگ فار ڈویلپمنٹ کوآپریشن	2 سال	98 لاکھ 40 ہزار روپے
ماخذ: سی ڈی ایم سہل، وزارت ماحولیات، حکومت پاکستان			

### خ س 1.5 مستقبل کا راستہ

پاکستان نے ابھی تک ٹیکنالوجی کی منتقلی اور وسائل کی آمد کے حوالے سے کاربن ٹریڈنگ سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔ اس موقع کو ترقیاتی پالیسیوں سے مربوط کر کے معاشی ترقی اور تخفیف غربت کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سی ڈی ایم سیٹ اپ کو مضبوط بنانے کے ساتھ استعداد کاری سے ملکی ماحولیات منڈی کو اچھی طرح چلانے کے لیے سازگار فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کیونکہ پروٹوکول پر یہ بڑا اعتراض ہے کہ 2012ء کے بعد اس کی حیثیت واضح نہیں۔ لیکن پاکستان کو چاہیے کہ کیونکہ پروٹوکول کو ماحولیات مسائل سے نمٹنے کا ذریعہ سمجھے اور ساتھ ہی اس سے زیادہ سے زیادہ معاشی فوائد حاصل کرے۔

## خصوصی سیکشن 2 قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ - ایک جائزہ

چاروں صوبوں اور وفاقی حکومت کی جانب سے ساتویں قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ 2009ء کی منظوری بہت اہم اور خوش آئند واقعہ ہے جس سے کلیدی مسائل کو حل کرنے کے لیے سیاسی عزم کی عکاسی ہوتی ہے۔ صدر پاکستان آئین کی شق 160 کے تحت قومی مالیاتی کمیشن تشکیل دیتا ہے۔ آئین میں وفاق اور صوبوں کے درمیان بحاصل کی تقسیم کا موزوں نظام تجویز کیا گیا ہے۔ معاشی سرگرمیوں اور محاصل پیدا کرنے کی استعداد کے حوالے سے مختلف علاقوں میں بہت فرق ہے اس لیے دستور میں وفاقی حکومت کو بعض ٹیکسز پورے ملک سے اکٹھا کر کے قابل تقسیم پول میں رکھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ وسائل وفاق کے چاروں صوبوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنی مالیاتی ضروریات پوری کر سکیں۔ صوبوں کے درمیان ہم آہنگی اور بھائی چارے کو برقرار رکھنے کے لیے وسائل کی شرکت کے ایک کلیے پر اتفاق رائے ہونا بہت ضروری ہے۔ تقسیم کے کلیے کے دولازی اجزاء ہیں: ایک وفاقی حکومت اور صوبوں کے درمیان عمودی تقسیم اور دوسرے صوبوں کے درمیان آپس میں افقی تقسیم۔

آئین کے مطابق قومی مالیاتی کمیشن ہر پانچ سال بعد تشکیل کیا جانا چاہیے۔ یہ وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے وزرائے خزانہ اور ایسے دیگر افراد پر مشتمل ہوتا ہے جو صدر صوبائی گورنروں کے مشورے سے مقرر کرتا ہے۔ 1974ء سے اب تک سات قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا اعلان کیا جا چکا ہے جن میں تازہ ترین دسمبر 2009ء میں کیا گیا (جدول خ س 2.1)۔

جدول خ س 2.1: مختلف قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کے تحت وسائل کی تقسیم * فیصد						
نمبر	سال	وفاق: صوبوں کو تقسیم	صوبوں کے درمیان تقسیم			
			پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان
پہلا	1974ء	20:80	60.25	22.5	13.39	3.86
دوسرا	1979ء	20:80	57.97	23.34	13.39	5.30
تیسرا	1985ء					
چوتھا	1990ء	20:80	57.87	23.29	13.54	5.30
پانچواں	1996ء	62.5:37.5	57.88	23.38	13.54	5.30
چھٹا	2000ء					
	2006ء**	55:45	57.36	23.71	13.82	5.11
ساتواں	2009ء	44:56	51.74	24.55	14.62	9.09
* احمد وغیرہ (2007ء) اور ساتویں ایوارڈ سے متعلق میڈیا رپورٹوں سے لیا گیا۔ ** صدارتی حکم کے تحت						

پہلا قومی مالیاتی کمیشن 1974ء میں تشکیل دیا گیا جس میں سفارش کی گئی کہ آبادی کو صوبوں کے درمیان وسائل کی تقسیم کا پیمانہ بنایا جائے۔

<sup>1</sup> احمد، افتخار، مصطفیٰ، عثمان اور خالد، محمود (2007ء)، پاکستان میں قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ ز: تاریخی تناظر، پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیولپمنٹ اکنامکس ورکنگ پیپر 33: 2007۔

دوسرے (1979ء) اور تیسرے (1985ء) قومی مالیاتی کمیشنوں میں کوئی سفارشات نہیں دی گئیں اس لیے 1990ء تک پہلے ایوارڈ کے مطابق وسائل تقسیم ہوتے رہے۔

1990ء میں چوتھے قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا اعلان کیا گیا جس کے ذریعے قابل تقسیم پول میں توسیع کی گئی اور صوبوں کو خصوصی گرانٹس فراہم کی گئیں۔ اس ایوارڈ میں خالص ہائیڈل منافع، (گیس پر) ترقیاتی سرچارج اور خام تیل پر ایکسائز ڈیوٹی پر صوبوں کا حق تسلیم کیا گیا۔ دوسرا کامیاب قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ 1996ء کا تھا۔ اس میں بین الحکومتی مالیاتی منتقلیوں کے طریقہ کار کو بہتر بنایا گیا۔ قابل تقسیم پول میں تمام ٹیکسز، رائلٹی اور ترقیاتی سرچارج شامل کیے گئے جس سے مجموعی رقم بہت بڑھ گئی۔

2000ء اور 2006ء میں تشکیل دیے جانے والے قومی مالیاتی کمیشنوں میں کوئی متفقہ فارمولہ سامنے نہ آ سکا۔ چنانچہ صدر پاکستان نے 2006ء میں وسائل کی تقسیم کے لیے ایک آرڈیننس جاری کیا۔ اس آرڈیننس کے مطابق صوبوں کا حصہ بڑھا کر 45 فیصد کر دیا گیا جو ایک فیصد سالانہ کے اضافے سے 50 فیصد تک پہنچا تھا۔ سیلز ٹیکس کے چھٹے حصے کے برابر خالص آمدنی صوبوں کو دی گئی تاکہ وہ اسے ضلعی حکومتوں اور کنٹونمنٹ بورڈز کو منتقل کریں۔ اس میں پنجاب کو 50 فیصد، سندھ کو 34.85 فیصد، سرحد کو 9.93 فیصد اور بلوچستان کو 5.2 فیصد حصہ دیا گیا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ بقیہ رقم صوبوں کی آبادی کے تناسب سے ان میں تقسیم کر دی جائے۔

### قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ 2009ء

ساتویں قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ 2009ء میں وفاق کی تمام اکائیوں کی تسلی کے مطابق وسائل کی تقسیم کے طریقہ کار میں اہم تبدیلیاں کی گئیں۔

ایوارڈ کے تحت وفاقی حکومت نے اتفاق کیا کہ قابل تقسیم پول میں صوبوں کا حصہ پہلے سال بڑھا کر 56 فیصد، دوسرے سال 57.5 فیصد اور ایوارڈ کے بقیہ برسوں میں 47.5 فیصد رکھا جائے گا۔ وفاقی حکومت نے کلکشن چارجز کو بھی موجودہ پانچ فیصد سے گھٹا کر صرف ایک فیصد کرنے پر اتفاق کیا ہے جس سے قابل تقسیم پول میں صوبوں کو حقیقی منتقلی میں اضافہ ہو جائے گا۔

بلوچستان کو حصہ بڑھا کر 9.09 فیصد کرنے کی خاطر بقیہ تینوں صوبوں نے اپنے حصے کم کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ سرحد کو مجموعی قابل تقسیم پول میں اضافی ایک فیصد ملے گا کیونکہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن صوبہ ہے۔ یہ صوبائی پول کا 1.83 فیصد ہوگا۔ اسی طرح مرکز نے صوبوں کو خدمات پر سیلز ٹیکس اکٹھا کرنے کا اختیار بھی دیا۔

ایک اور قابل ذکر تبدیلی یہ تھی کہ صوبوں کے درمیان محاصل کی تقسیم کے لیے آبادی کے علاوہ دیگر پیمانے استعمال کرنے پر اتفاق رائے ہوا (جدول خ 2.2)۔ غربت اور پس ماندگی کو وزن دینے کے لیے قومی مالیاتی کمیشن نے تین اسٹڈیز کے اعداد و شمار استعمال کیے یعنی پاورٹی ریڈکشن اسٹریٹجی پیپر کی 1999-2000ء کی رپورٹ، 2003-2004ء کا انسانی ترقی کا اشاریہ اور وفاقی دفتر شماریات کا 2007-2008ء کا



انسانی ترقی کا اشاریہ۔ اسٹڈیز کے استعمال کے حوالے سے صوبوں کے درمیان تنازع کا تعفیہ کرنے کے لیے قومی مالیاتی کمیشن نے تینوں رپورٹوں کی اوسط استعمال کرنے پر اتفاق کیا۔<sup>2</sup>

محاصل کی پیداوار یا وصولی پر صوبوں کا حصہ طے کرنے کے لیے قومی مالیاتی کمیشن نے ودہولڈنگ ٹیکس کی وصولی پر بجلی کے خرچ کو استعمال کیا۔ 2.5 فیصد جی ایس ٹی کی تقسیم پر تنازعات سے بچنے کے لیے وفاقی حکومت نے اپنے خزانے سے سندھ کو 6 ارب روپے منتقل کرنے پر اتفاق کیا۔<sup>3</sup>

جدول نمبر 2.2: ساتویں قومی مالیاتی کمیشن (2009ء) کے لیے محاصل کی تقسیم کا فارمولا فیصد					
اظہاریے کے لحاظ سے صوبوں کا حصہ					
اظہاریہ	وزن	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان
آبادی کا حصہ (اسٹیٹ بینک کے تخمینے)*	82.0	57.36	23.71	13.82	5.11
غربت رپسماندگی**	10.3	23.16	23.41	27.82	25.61
محاصل کی پیداوار وصولی**	5.0	44.0	50.0	5.0	1.0
مکھوس گنجان آبادی (اسٹیٹ بینک کے تخمینے)*	2.7	4.34	7.21	6.54	81.92
<b>مجموعی حصہ</b>	<b>100.0</b>	<b>51.74</b>	<b>24.55</b>	<b>14.62</b>	<b>9.09</b>
* آبادی کی صوبہ دار تقسیم اور مکھوس گنجان آبادی وفاقی دفتر شماریات اسلام آباد کی شائع کردہ پاکستان اسٹیٹسٹیکل ایئر بک 2008ء سے حاصل کردہ اعداد و شمار سے نکالے گئے ہیں۔					
** غربت رپسماندگی اور محاصل کی پیداوار وصولی روزنامہ دی نیوز 14 دسمبر 2009ء سے لیے گئے ہیں۔					

<sup>2</sup> روزنامہ دی نیوز، 14 دسمبر 2009ء۔

<sup>3</sup> ایضاً۔

---

---

## فہرست اصطلاحات (انگریزی حروف تہجی کے لحاظ سے)

aggregate demand	مجموعی طلب
balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
consumer durable goods	پائیدار صارفی اشیا
consumer financing	صارفی مالکاری
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
core inflation	قوزی گرانی
credit	قرضہ
crushing	پکل کاری
current account	جاری حسابات
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
current transfer	جاری منتقلی
deposits	امانتیں
direct tax	بلا واسطہ ٹیکس
domestic debt	ملکی قرضہ
double digit	دو ہندسی
external balance	بیرونی توازن
financial account	مالی کھاتہ
fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
food inflation	غذائی گرانی
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
inflation	گرانی
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
liquidity	سیالیت

livestock	گلد بانی
monetary aggregates	زری مجموعے
monetization	تسلک
Net Domestic Assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
Net Foreign Assets (NFA)	خالص غیر ملکی اثاثے
Net Foreign Investment	خالص غیر ملکی سرمایہ کاری
nominal	نامیہ
Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ موثر شرح مبادلہ
non-food inflation	غیر غذائی گرانی
non-food non-energy	غیر غذائی غیر توانائی
non-performing loans	غیر ادا شدہ قرضے
portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
Real Effective Exchange Rate	حقیقی موثر شرح مبادلہ
real sector	حقیقی پیداوار کا شعبہ
Relative Price Index	نسبتی اشاریہ قیمت
revenue	محاصل
Sensitive Price Indicator	حساس قیمت انظہاریہ
services account	خدمات کا کھاتہ
subsidy	زرعانت
trade account	تجارتی کھاتہ
trade deficit	تجارتی خسارہ
trimmed mean	تراشیدہ اوسط
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
workers' remittances	کارکنوں کی ترسیلات
yield	یافت
YoY	سال بسال

فہرست اصطلاحات (اردو حروف تہجی کے لحاظ سے)

balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
deposits	امانتیں
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
direct tax	بلواسطہ ٹیکس
external balance	بیرونی توازن
consumer durable goods	پائیدار صارفی اشیاء
trade account	تجارتی کھاتہ
trade deficit	تجارتی خسارہ
trimmed mean	تراشیدہ اوسط
monetization	تسلیک
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
current account	جاری حسابات
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
current transfer	جاری منتقلی
portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
real sector	حقیقی پیداوار کا شعبہ
Real Effective Exchang Rate	حقیقی موثر شرح مبادلہ
Sensitive Price Indicator	حساس قیمت اظہاریہ
Net Domestic Assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
Net Foreign Assets (NFA)	خالص غیر ملکی اثاثے
Net Foreign Investment	خالص غیر ملکی سرمایہ کاری
services account	خدمات کا کھاتہ

double digit	دو ہندسی
subsidy	زراعت
monetary aggregates	زری مجموعے
YoY	سال بسال
liquidity	سیالیت
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
consumer financing	صارفی ماکاری
food inflation	غذائی گرانی
non-food inflation	غیرغذائی گرانی
non-food non-energy	غیرغذائی غیر توانائی
non-performing loans	غیر ادا شدہ قرضے
credit	قرضہ
core inflation	قوی گرانی
workers' remittances	کارکنوں کی ترسیلات
crushing	کچل کاری
inflation	گرانی
livestock	گلد بانی
financial account	مالی کھاتہ
fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
aggregate demand	مجموعی طلب
revenue	محاصل
domestic debt	ملکی قرضہ
nominal	نامیہ
Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ موثر شرح مبادلہ
Relative Price Index	نسبی اشاریہ قیمت
yield	یافت

## ایک غلطی کی تصحیح

بینک دولت پاکستان کی سالانہ رپورٹ 2008-09ء کے صفحہ 28 پر کہا گیا ہے

”یہ مشاہدہ اس حقیقت سے بھی تقویت پاتا ہے کہ واپسی کی شرح میں نمایاں اضافہ بینک الفلاح، بینک آف پنجاب، بینک الحیب اور سونیری بینک میں دیکھنے میں آیا۔ یہ وہ بینک ہیں جنہیں مہ 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیالیت کے بحران سے سخت ضرب پہنچی تھی۔“

رپورٹ میں بینکوں کی سیالیت کی کڑی کیفیت کا تذکرہ ان کی ری ڈسکاؤنٹ ونڈو کے استعمال کے حوالے سے کیا گیا تھا۔ تاہم اس کا سبب سیالیت کی بجائے آپریشنل وجوہات معلوم ہوتی ہیں۔ جہاں تک اسٹیٹ بینک میں رکھے گئے اضافی ذخائر کا تعلق ہے، بینک الفلاح اور بینک الحیب جیسے بینکوں کی سیالیت کی پوزیشن مناسب معلوم ہوتی تھی۔